☆ (۱) اعراب:

وَالثَّانِيَةُ مَوْضُوْعَةٌ لِمُجَرَّدِ ثُبُوْتِ الْمُسْنَدِ لِلْمُسْنَدِ اِلَيْهِ، نَحْوُ الشَّمْسُ مُضِيْئَةٌ وَقَدْ تُفِيْدُ الْاِسْتِمْرَارُ بِالْقَرَائِنِ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْ خَبَرِهَا فِعْلٌ، نَحْوُ: اَلْعِلْمُ نَافِعٌ، وَالْاَصْلُ فِي الْخَبَرِ ......

☆ (۲) الثانية سے مراد: اور دوسرا (جملہ اسمیہ) محض اس لیے وضع کیا گیا ہے کہ مسند مسند الیہ کے لیے ثابت ہو جیسے الشمس مضیئة آفتاب روشن ہے اور جملہ اسمیہ سیاق وسباق کی مناسبتوں یعنی قرائن سے استمرار ثبوتی کا بھی فائدہ دیتا ہے جب کہ جملہ کی خبر میں کوئی فعل نہ ہو جیسے العلم نافع علم نفع بخش ہے۔

☆ (۳) تشریح. والاصل فی الخبر سے مراد:

خبر دینے سے مخبر کے دو مطلب ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ سامع کو آگاہ کرنا ہے دوسرا یہ کہ اسے اپنی واقفیت کار ہونے کے بارے میں بتاتا ہے۔

(ب) ...... من المعلوم انه لا يمكن النطق باجزاء الكلام دفعة واحدة، بل لا بد من تقديم بعض الأجزاء وتاخير البعض، وليس شيء منها في نفسه أولى بالتقدم من الآخر لا شتراك جميع الألفاظ من حيث هي ألفاظ في درجة الاعتبار فلابد من تقديم هذا على ذاك من داع يوجبه......

الجواب الثاني (ب) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② دواعی تقدیم کی مثالیں چھ۔

☆ (۱) اعراب:

مِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّهُ لَا يُمْكِنُ النُّطْقُ بِاَجْزَاءِ الْكَلَامِ دَفْعَةً وَاحِدَةً، بَلْ لَابُدَّ مِنْ تَقْدِيْمِ بَعْضِ الْاَجْزَاءِ وَتَاْخِيْرِ الْبَعْضِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ مِنْهَا فِيْ نَفْسِهِ اَوْلٰى بِالتَّقَدُّمِ مِنَ الْاٰخَرِ لِاشْتِرَاكِ جَمِيْعِ الْاَلْفَاظِ مِنْ حَيْثُ هِيَ اَلْفَاظٌ فِيْ دَرَجَةِ الْاِعْتِبَارِ فَلَابُدَّ مِنْ تَقْدِيْمِ هٰذَا عَلٰى ذَاكَ مِنْ دَاعٍ يُوْجِبُهُ......

ترجمہ:

یہ بدیہی امور میں سے ہے کہ کلام کے جمیع اجزاء کو ایک ہی دفعہ میں منہ سے نکالنا ایک غیر ممکن

ہے اس لیے ضروری ہے کہ بعض اجزاء بعض پر مقدم ہوں نیز ان کے اجزاء میں سے کوئی جزء ایسا نہیں ہے جو کہ فی نفسہ دوسرے جزء پر مقدم ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہو کیونکہ تمام الفاظ بحیثیت الفاظ کے برابر ہیں اور درجہ اعتبار میں ہیں، بناء علیہ ایک جزء کا دوسرے جزء پر مقدم ہونا ضروری ہے کسی ایسے سبب سے جو تقدیم کو ضروری قرار دیتا ہو۔

(۲) دواعی تقدیم کی مثالیں:

① التشویق یعنی امر مؤخر کا شوق دلانا جبکہ امر مقدم کسی نادر اور حیرت انگیز چیز کی خبر دیتا ہو (تاکہ خبر مخاطب کے ذہن میں ٹھیک سے بیٹھ جائے) جیسے ابو العلاء معری کے قول میں والذی حارت البریة فیہ ... وہ چیز جس کے بارے میں مخلوق متحیر اور پریشان ہے وہ جانور ہے جو فنا کے بعد جماد یعنی بے جان چیز مٹی سے از سر نو پیدا ہو جانے والا ہے یہاں پہلا مصرعہ مقدم ہے اور یہی محل استشہاد ہے۔ ② خوش کن یا رنج دہ امر کو جلدی سے پیش کرنا مثلاً تیری معافی کا حکم صادر ہوا ... اس کا حکم قاضی نے ③ مسند مقدم کا انکار اور تعجب کے موقع پر ہونا مثلاً کیا اتنے ... تجربوں کے بعد بھی ان بناوٹی باتوں سے دھوکا کھاؤ گے؟ ④ ترقی کا راستہ چلنا یعنی پہلے ... عام لانا پھر خاص کو ذکر کرنا۔ اس لیے کہ عام جب خاص کے بعد ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے کسی ... کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا مثلاً تم جب کہتے ہو "هذا الكلام صحيح فصيح بليغ" تو اس ... میں تمہارے فصیح بلیغ کہنے سے صحیح کے ذکر کرنے کی بالکل ضرورت نہیں پڑتی (اس لیے کہ کلام اس وقت تک فصیح ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ صحیح نہ ہو) اسی طرح جب تم بلیغ کہتے ہو تو صحیح اور فصیح کہنے کی قطعاً ضرورت نہیں (اس لیے کہ کلام بلیغ اس وقت ہوگا جب وہ صحیح و فصیح ہو)۔ ⑤ ترتیب وجودی کا لحاظ۔ مثلاً خداوند قدوس کو نہ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند یہاں اونگھ کو نیند پر مقدم کیا گیا اس لیے کہ وجود کے اعتبار سے اونگھ نیند پر مقدم ہے۔

السوال الثالث (الف) ...... أما المضاف لمعرفة فيؤتى به إذا تعين طريقا لا حضار معناه أيضا ككتاب سيبويه وسفينة نوح أما إذا لم يتعين لذلك فيكون لأغراض أخرى.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کریں۔ (۲) اغراض اُخری کو مثالوں کے ذریعے واضح کریں۔

جواب الثالث (الف) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

(۱) اعراب وتشریح۔ ② اغراض اخری مثالوں کے ذریعہ۔

www.Bhalli.Info

☆ (۱) اعراب:

وَأَمَّا الْمُضَافُ لِمَعْرِفَةٍ فَيُؤْتَى بِهِ إِذَا تَعَيَّنَ طَرِيْقاً لِاِ حْضَارِ مَعْنَاهُ اَيضًا كَكِتَابِ سِيْبَوَيْهِ وَسَفِيْنَةِ نُوْحٍ أَمَّا إِذَا لَمْ يَتَعَيَّنْ لِذٰلِكَ فَيَكُوْنُ لِأَغْرَاضٍ أُخْرَى.

☆ (۲) اغراض:

اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض پر مقدم کرنے سے جو برے نتائج پیدا ہوتے ہیں اس سے بچنے کے لیے اضافت الی المعرفہ کا طریقہ استعمال کرتے ہیں جیسے مثال مذکور میں امراء الجند. سالاران لشکر یہاں اگر امیروں کے نام لیکر ذکر کیا جاتا تو موخر الذکر سالاروں میں ناراضی پھیل جانے کا احتمال تھا۔

اور کبھی تعظیم کی غرض سے مضاف کی تعظیم کے لیے اس کو معرفہ کی طرف اضافت کرتے ہیں جیسے کتاب السلطان حضر. بادشاہ کا خط آیا۔ یا مضاف الیہ کی تعظیم کے لیے جیسے هذا خادمی یہ میرا نوکر ہے یا ان دونوں کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کے لیے جیسے اخو الوزیر عندی. وزیر کا بھائی میرے پاس ہے۔

اور کبھی تحقیر کی غرض سے بھی اضافت استعمال کرتے ہیں مثلاً مضاف کی تحقیر کے لیے جیسے هذا ابن اللص یہ چور کا بیٹا ہے یا مضاف الیہ کی تحقیر کے لیے جیسے اخو اللص عند عمرو چور کا بھائی عمرو کے پاس ہے۔

تنگی مقام کی بنا پر بھی طریقہ اضافت مختصر ہے اور مناسب ہوتا ہے جیسے جعفر بن علبہ حماسی کے شعر مذکور میں هوای ہے جو الذی اهواه کے عوض میں ہے اور اس کی نسبت سے زیادہ مختصر ہے اور تنگی مقام کی بنا پر اس سے زیادہ مناسب بھی ہے (میری معشوقہ یعنی مسافروں کے ساتھ طفیلی (تابع) کی حیثیت سے جاری ہے اور اس طرح میری بے بسی کا یہ عالم ہے کہ میرا جسم مکہ میں محبوس اور اسیر ہے۔)

(ب)..... القصر تخصيص شى بشى بطريق مخصوص وينقسم الى حقيقى و اضافى

(۱) قصر حقیقی اور اضافی کی تعریف کرکے مثالوں سے واضح کریں۔ (۲) قصر اضافی کی قسمیں مثالوں سمیت بیان کریں۔ (۳) قصر کے طریقے بیان کریں۔

اس کا حل گذر چکا ہے پرچہ ۱۴۳۱ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

الورقة الخامسة ..... فى البلاغة ..... وفاق المدارس العربية باكستان ..... شعبان ۱۴۳۵ھ

ورقة الاختبار السنوى للمرحلة العالية ..... للبنات ..... مجموع الدرجات ۱۰۰ ..... الوقت ۳ ساعات

ملحوظه: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحى تستحق عشر درجات

السوال الأول (الف) والتعقيد أن يكون خفى الدلالة على المعنى المراد والخفاء إما من جهة اللفظ..... كقول المتنبى.

جفخت وهم لا يجفخون بها بهم　　شيم على الحسب الأغر دلائل

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر مطلب خیز ترجمہ کیجئے۔ (۲) تعقید کی لغوی و اصطلاحی تعریف کریں۔ (۳) تعقید کی اقسام بیان کرنے کے بعد بتائیے کہ مذکورہ شعر کس کی مثال ہے؟

اس کا حل گذر چکا ہے پرچہ ۱۴۱۹ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب)..... والثانية موضوعة لمجرد ثبوت المسند للمسند إليه نحو الشمس مضيئة وتفيد الاستمرار بالقرائن إذا لم يكن فى خبرها فعل نحو العلم نافع والأصل فى الخبر أن يلقىٰ لافادة المخاطب الحكم الذى تضمنه الجملة.....

عبارت پر اعراب لگا کر مطلب بیان کریں۔ (۲) اغراض خبر میں چار اغراض کو مثالوں کے ساتھ تحریر کیجئے۔

الجواب الاول (ب) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① اعراب و مطلب۔ ② اغراض خبر میں چار اغراض کی مثالیں۔

☆ (۱) اعراب: وَالثَّانِيَةُ مَوْضُوْعَةٌ لِمُجَرَّدِ ثُبُوْتِ الْمُسْنَدِ لِلْمُسْنَدِ إِلَيْهِ، نَحْوُ: اَلشَّمْسُ مُضِيْئَةٌ وَقَدْ تُفِيْدُ الْاِسْتِمْرَارُ بِالْقَرَائِنِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْ خَبَرِهَا فِعْلٌ، نَحْوُ: اَلْعِلْمُ نَافِعٌ، وَالْأَصْلُ فِي الْخَبَرِ اَنْ يُلْقىٰ لِاِفَادَةِ الْمُخَاطَبِ الْحُكْمَ الَّذِىْ تَضَمَّنَهُ الْجُمْلَةُ......

مطلب: اس کا حل گذر چکا ہے پرچہ ۱۴۲۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ (۲) اغراض خبر میں چار اغراض کی مثالیں:

① طلب رحم کے لئے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا رب انی لما انزلت الخ اے اللہ تو نے جو بھلائی میری طرف اتاری ہے میں اس کا محتاج ہوں۔ ② کمزوری کا اظہار جیسے حضرت زکریا علیہ السلام نے عرض کی رب انی وهن العظم منی اے میرے رب میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں۔ ③ اظہار افسوس جیسے حضرت عمران کی اہلیہ نے کہا رب انی وضعتها انثى الخ یا میری ہاں بچی پیدا ہوئی ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو پیدا ہوئی۔ ④ خوشی کا اظہار جیسے جاء الحق زهق الباطل حق آیا اور باطل چلا گیا۔

www.Bhalli.Info

السؤال الثاني (الف) ...... وأما التمني فهو طلب شی محبوب لا يرجی حصوله لكونه مستحيلا أو بعيد الوقوع كقوله.

ألا ليت الشباب يعود يوما　　فاخبره بما فعل المشيب

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ (۲) ادوات تمنی کیا کیا ہیں؟ مثالوں کے ساتھ تحریر کیجئے (۳) تمنی اور ترجی میں فرق واضح کیجئے۔

الجواب الثاني (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② ادوات تمنی۔ ③ تمنی وترجی میں فرق۔

☆ (۱) اعراب:

وَأَمَّا التَّمَنِّيْ فَهُوَ طَلَبُ شَيٍ مَحْبُوْبٍ لَا يُرْجٰى حُصُوْلُهُ لِكَوْنِهٖ مُسْتَحِيْلًا أَوْ بَعِيْدَ الْوُقُوْعِ كَقَوْلِهٖ.

أَلَا لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ يَوْمًا　　فَأُخْبِرَهُ بِمَا فَعَلَ الْمَشِيْبُ

ترجمہ:

تمنی، یہ کسی ایسی محبوب چیز کے طلب کرنے کو کہتے ہیں جس کے حصول کی امید دو وجوں سے نہ کی جاتی ہو ایک وجہ یہ ہے کہ اس کا حصول محال ہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کا وقوع خارج میں بعید ہو۔ پہلے کی مثال میں شعر مذکور ہے۔

اے کاش میری جوانی کسی روز لوٹ آتی تو میں اسے ان تمام جان گداز واقعات سے مطلع کرتا جو بڑھاپے نے میرے ساتھ برتے ہیں۔

☆ (۳،۲) ادوات تمنی، تمنی وترجی میں فرق:

اور تمنا کے لیے چار حروف مستعمل ہوتے ہیں ایک اصلی ہے اور وہ "لیت" ہے اور تین غیر اصلی ہیں ان میں سے ایک ہل ہے جیسے فهل لنا من شفعاء فيشفعوا لنا (کاش کہ ہمیں دنیا میں دوبارہ آنا نصیب ہوتا تو ہم ایمانداروں میں سے ہوتے۔ اور تیسرا حرف لعل ہے جیسے شاعر کے شعر میں یہ ہے۔ اے قطار کے جھنڈ! کیا کوئی ایسا ہے جو اس کا پر بطور عاریت دیدے توقع ہے کہ میں اس شخص کے پاس جس سے محبت رکھتا ہوں اس کے ذریعہ اڑ کر چلا جاؤں۔ اور ان حرفوں کا استعمال تمنی میں ہونے کی وجہ سے وہ فعل مضارع جو ان کے جواب میں واقع ہوتا ہے منصوب ہوتا ہے۔

توضیح:

کلمہ لیت تمنی کے لیے حقیقتاً مستعمل ہے اور باقی تینوں تمنی کے معنی میں مجازاً مستعمل ہیں کیونکہ ہل استفہام کے لیے موضوع ہے اور لعل ترجی اور توقع کے لیے اسی طرح عسی ترجی کے

لیے موضوع ہے۔

تمنی اور ترجی میں فرق یہ ہے کہ تمنی کا استعمال ممکنات اور ممتنعات دونوں قسموں میں ہوتا ہے اور ترجی کا استعمال صرف ممکنات میں ہوتا ہے۔

(ب) ......

(۱) قال لی كيف أنت قلت عليل　　سهر دائم وحزن طويل
(۲) نحن بما عندنا وأنت بما عند　　ك راض والرأی مختلف
(۳) قد طلبنا فلم نجدلك في السو　　دد والمجد والمكارم مثلا

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر واضح ترجمہ کیجئے۔ (۲) مندرجہ بالا اشعار میں محذوف اشیاء کی تعیین کرتے ہوئے ان کے دواعی حذف بیان کیجئے۔

الجواب الثاني (ب) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② محذوف اشیاء کی تعیین ودواعی حذف۔

☆ (۱) اعراب:

قَالَ لِيْ كَيْفَ أَنْتَ قُلْتُ عَلِيْلٌ　　سَهَرٌ دَائِمٌ وَحُزْنٌ طَوِيْلٌ
نَحْنُ بِمَا عِنْدَنَا وَأَنْتَ بِمَا عِنْدَ　　كَ رَاضٍ وَالرَّأْيُ مُخْتَلِفٌ
قَدْ طَلَبْنَا فَلَمْ نَجِدْلَكَ فِي السُّوْ　　دَدِ وَ الْمَجْدِ وَالْمَكَارِمِ مَثَلاً

بقیہ کا حل گذر چکا ہے پرچہ ۱۴۲۹ھ میں ملاحظہ فرمائیں

السؤال الثالث (الف) أما الضمير فيؤتى به لكون المقام للتكلم أو الخطاب أو الغيبة مع الاختصار نحو أنا رجوتك في هذا الأمر وأنت وعدتني بانجازه والأصل في الخطاب......

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کیجئے۔ (۲) والاصل فی الخطاب سے کیا کہنا چاہتے ہیں وضاحت کریں۔ (۳) اسم علم اور اسم ضمیر کے فوائد میں کیا فرق ہے؟

اس کا حل گذر چکا ہے پرچہ ۱۴۳۲ھ میں ملاحظہ فرمائیں

(ب) ...... ومنها الالتفات وهو نقل الكلام ...... ومنها التغليب وهو......

(۱) التفات کی تعریف کریں۔ (۲) التفات کی قسمیں مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔ (۳) تغلیب کی تعریف کرنے کے بعد اقسام بمعہ امثلہ تحریر کریں۔

اس کا حل گذر چکا ہے پرچہ ۱۴۳۲،۱۹ھ میں ملاحظہ فرمائیں

www.Bhalli.Info

الورقة الخامسة ...... فی البلاغة ...... وفاق المدارس العربية باكستان ...... شعبان ۱۴۳۶ھ
ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ...... للبنات ...... مجموع الدرجات۱۰۰ ...... الوقت۳ساعات
ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحى تستحق عشر درجات

السوال الاول (الف) ...... فصاحة الكلمة سلامتها من تنافر الحروف ومخالفة القياس والغرابة.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ (۲) فصاحت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کیجئے۔
(۳) تنافر حروف مخالفت قیاس اور غرابت کی تعریف کر کے ان کی مثالیں ذکر کیجئے۔

اس کا حل گذر چکا ہے پرچہ۱۴۳۱میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) ......الانشاء اما طلبی اوغیر طلبی فالطلبی مایستدعی مطلوبا غیر حاصل وقت الطلب وغیر الطلبی مالیس کذالك والاول یکون لخمسة اشیاء.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر مطلب خیز ترجمہ کیجئے۔ (۲) انشاء طلبی پانچ امور کے لیے آتی ہے ان پانچ امور کی تعریف ذکر کیجئے اور ہر ایک کی ایک ایک مثال ذکر کیجئے۔

الجواب الاول (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

①اعراب۔ ②ترجمہ۔ ③امور کی تعریف اور مثال۔

☆ **(۱) اعراب:**

اَلْاِنْشَاءُ اِمَّا طَلَبِیٌّ اَوْغَیْرُ طَلَبِیٍّ فَالطَّلَبِیُّ مَا یَسْتَدْعِی مَطْلُوْباً غَیْرَ حَاصِلٍ وَقْتَ الطَّلَبِ وَ غَیْرُ الطَّلَبِی مَا لَیْسَ کَذَالِكَ وَ الْاَوَّلُ یَکُوْنُ بِخَمْسَةِ اَشْیَاءَ.

☆ **(۲) ترجمہ:**

کلام انشاء کی دو قسمیں ہیں: طلبی اور غیر طلبی۔ طلبی وہ کلام ہے جو ایسے مطلوب کو چاہتا ہے جو طلب کے وقت حاصل نہ ہو اور غیر طلبی وہ کلام ہے جو کسی مطلوب کو نہیں چاہتا اور پہلی قسم پانچ چیزوں سے حاصل ہوتی ہے۔

☆ **(۳) امور کی تعریف اور مثال:**

کلام انشائی کی دو قسمیں ہیں (۱) طلبی (۲) اور غیر طلبی۔ طلبی وہ کلام ہے جو ایسے مطلوب کو چاہتا ہے جو طلب کے وقت حاصل نہ ہو اور غیر طلبی وہ کلام ہے جو کسی مطلوب کو نہیں چاہتا ہے اور پہلی قسم (کلام طلبی) پانچ چیزوں سے حاصل ہوتی ہے۔ (۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (۴) تمنی (۵) نداء۔

امر کے معنی ہیں فعل کو بطور استعلاء طلب کرنا (استعلاء کے معنی یہ ہیں کہ امر اپنے کو مخاطب کے مقابلہ میں عالی رتبہ سمجھے، خواہ وہ اصل میں عالی رتبہ سمجھے، خواہ وہ اصل میں عالی رتبہ ہو یا نہ ہو۔ امر کے لیے چار قسم کے صیغے ہیں۔

(۱) فعل امر جیسے خذ الکتاب بقوة (کتاب مضبوطی سے پکڑ) (۲) وہ فعل جو لام سے متصل ہو جیسے لینفق ذو سعة من سعته (صاحب مقدور اپنی مقدور کے مطابق خرچ کرے) (۳) اور اسم فعل جیسے حی علی الفلاح (بھلائی کی طرف آ) (۴) اور وہ مصدر جو فعل امر کا قائم مقام ہو جیسے سعیا فی الخیر (بھلائی کے کام میں کوشش کرو)

توضیح:

امر کے مذکورہ تمام صیغوں کی مزید مثالیں درج ذیل ہیں:

فعل امر کی مثال اجب غیرك ما تحب لنفسك مضارع مقرون باللام کی مثال فلیھو کل المؤمنون اسم فعل کی مثال علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم ای الزموا انفسکم فعل امر کے قائم مقام مصدر کی مثال وبالوالدین احساناً یہ احسنوا فعل امر کے قائم مقام ہے۔

اور کبھی کبھی امر کے مذکورہ صیغے اپنے اصلی معنی سے ہٹ کر ایسے دوسرے معنوں کی طرف نکل جاتے ہیں جو جملوں کے سیاس وسباق اور دیگر احوال کے قرینوں اور مناسبتوں سے سمجھے جاتے ہیں (۱) امر کے صیغے اصلی معنی کو چھوڑ کر مندرجہ ذیل معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں:

(۱) دعا کے معنی میں جیسے اے اللہ مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کر سکوں۔

(۲) التماس کے معنی میں جیسے تم اپنے برابر کے آدمی سے کہتے ہو کہ مجھے کتاب دیجئے۔

(۳) تمنا کے معنی میں جیسے امراء القیس کے اس شعر الا ایھا الخ ترجمہ شعر: میں اے بجر کی لمبی رات! تو صبح بن کر روشن ہو جا (کاش کہ تیری درازی ختم ہو جائے اور تو صبح بن کر روشن ہو جائے) اور میں اس حقیقت سے واقف ہوں کہ صبح بھی تجھ سے بہتر نہیں ہے۔ شاعر شب فراق کی درازی سے تنگ کر بیہوشی کے عالم میں رات (ایک غیر ذوی العقول شئ) سے خطاب کر کے کہتا ہے کہ کاش تیری درازی ختم ہو جائے اور صبح نمودار ہو جائے پھر ہوش میں آتا ہے اور کہتا ہے اے رات صبح تجھ سے افضل اور بہتر نہیں ہے کیوں کہ پھر دن کو بھی انہی مصائب شب (فراق یار) سے دو چار ہونا پڑے گا رات میں سمع وطاعت کی صلاحیت نہیں ہے اس لیے جب اسے مخاطب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ معنی حقیقت پر محمول نہیں ہے بلکہ صیغہ امر سے یہاں پر تمنی مراد ہے تمنی ایک ایسے فعل محبوب کی طلب ہوتی

www.Bhalli.Info

ہے جس کی تحصیل پر مامور کو قدرت ہونا ضروری نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مطلوب کبھی ممکن بعید الوقوع ہوتا ہے اور کبھی محال۔

نوٹ:

یہاں انجلی میں جو یا ہے وہ واحد مؤنث حاضر کی نہیں ہے بلکہ یہ یاء اشباع ہے جو کسرہ کو کھینچ کر پڑھنے سے پیدا ہوتی ہے جس طرح فتحہ کھینچ کر پڑھنے سے الف پیدا ہوتا ہے مگر بوقت اشباع یا پڑھنے میں آئے گی لکھنے میں نہیں۔ لہٰذا کھڑے زیر سے اشباع کرے جیسے مذکورہ شعر میں انجل اذا بامثل پڑھیں یہاں کتاب میں تسامح ہوا ہے ملاحظہ ہو (دسوقی)

(۴) ارشاد رہنمائی کرنے کے معنی میں جیسے اللہ تعالیٰ کے اس قول اذا تداینتم الآیۃ کی جب تم آپس میں کسی وقتِ مقررہ تک ادھار کا کاروبار کرو تو اس کو لکھ لیا کرو۔ نیز کوئی لکھنے والا انصاف سے لکھ دے (تاکہ آئندہ جھگڑا نہ ہو)

(۵) تہدید یعنی دھمکی دینے کے معنی میں جیسے جو تمہارا جی چاہے کرو۔

(۶) تعجیز یعنی کسی کو عاجز کر دینے کے معنی میں جیسے شاعر کے اس شعر یالبکر الخ میں ترجمہ شعر: اے قبیلہ بکر! میرے لیے کلیب کو دوبارہ زندہ کر دو! اے بکر کے خاندان والو! فرار کہاں بھاگتا ہے۔

(۷) اہانت یعنی ذلیل کرنے کے معنی میں جیسے تم پتھر ہو جاؤ یا لوہا۔

(۸) اباحت یعنی اجازت دینے کے معنی میں جیسے کھاؤ اور پیو۔

(۹) امتنان یعنی احسان جتانے کے معنی میں جیسے خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے کھاؤ۔

(۱۰) تخییر یعنی دو چیزوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے معنی میں جیسے یہ لو یا وہ۔

(۱۱) اکرام یعنی عزت کرنے کے معنی میں جیسے جاؤ ان میں سلامتی سے بے کھٹکے۔

توضیح:

امر کے غیر اصلی معنی مذکورہ کی مزید مثالیں درج ذیل ہیں:

دعا کے واسطے:

ربنا امنا فاغفرلنا وارحمنا وانت خیر الراحمین

اردو میں اقبال کا دعائیہ شعر ہے۔

یا رب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے

جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

اردو میں تہدید کی مثال

مل نہ مل، پاس میرے بیٹھ نہ بیٹھ، آ کہ نہ آ
جس نے بہکایا ہے تجھ کو تو اسی کے گھر جا

تعجیز کی مثال: فاتو بسورة من مثله

اباحت کی مثال: سرالی دلهی او الی بومهانی

اہانت کی مثال: ذق إنك أنت العزيز الكريم

تسویہ کی مثال: واسروا قولکم او اجهروا به

اردو میں ذوق کا شعر

اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات
رو کر گذار یا اسے ہنس کر گذار دے

السوال الثانی (الف) ...... و اما العلم فیؤتی به لا حضار معناه فی ذهن السامع باسمه الخاص نحو واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت واسماعیل وقد یقصد به مع ذالك اغراض اخری.

(۱) عبارت کا سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کیجئے۔ (۳) علم دوسری اغراض کے لیے بھی آتا ہے مذکورہ غرض کے علاوہ ان اغراض کو مثالوں کے ساتھ ذکر کیجئے۔

الجواب الثانی (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② اعراب۔ ③ اغراض کی مثالیں۔

☆ (۱) **ترجمہ:** علم اس کو اس لیے لایا جاتا ہے تاکہ اس معنی کو سننے والے کے ذہن میں مخصوص نام کے ساتھ حاضر کیا جائے۔ مثلاً واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت واسماعیل اور اے پیغمبر! اس وقت کو یاد کیجئے جب ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام بیت اللہ کی بنیاد اٹھا رہے تھے (یہاں ابراہیم اور اسماعیل علم ہیں)

☆ (۲) **اعراب:** وَ اَمَّا الْعَلَمُ فَیُؤْتٰی بِهٖ لِاِحْضَارِ مَعْنَاهُ فِیْ ذِهْنِ السَّامِعِ بِاِسْمِهِ الْخَاصِ نَحْوُ وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمَاعِیْلُ وَ قَدْ یُقْصَدُ بِهٖ مَعَ ذَالِكَ اَغْرَاضٌ اُخْرٰی.

www.Bhalli.Info

☆ (۳) اغراض کی مثالیں:

اور کبھی علم سے غرض مذکورہ کے ساتھ ساتھ دیگر اغراض کا بھی قصد کیا جاتا ہے مثلاً کبھی تعظیم کی غرض سے علم کے ذریعہ معرفہ لایا جاتا ہے جیسے رکب سیف الدولۃ یعنی الدولہ سوار ہوئے اور کبھی اہانت کی غرض سے جیسے ذھب صخر صخر چلا گیا۔ صخر کا خاتمہ ہوگیا۔ اور کبھی ایسے معنی سے کنایہ کرنے کے لیے جس کے لیے لفظ علم ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ مثلاً تبت یدا ابی لهب ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ گئے (دیکھئے الہب کے معنی شعلہ کے ہیں چونکہ حقیقی شعلہ جہنم کا شعلہ ہے اس لیے ابو لہب یعنی شعلہ والا کہہ کر اس کے مسمی کو جہنمی سے کنایہ کیا)

(ب) ...... وقد تخرج الفاظ الاستفهام عن معناها الاصلی لمعان اخر تفهم من سياق الكلام كالتسوية نحو سواء عليهم انذرتهم ام لم تنذرهم.

(۱) عبارت کا سلیس ترجمہ کیجئے اور اعراب لگایئے۔ (۲) استفہام کے الفاظ جن دوسرے معانی کے لیے آتے ہیں ان میں سے چھ الفاظ کو مثالوں کے ساتھ ذکر کیجئے۔

الجواب الثانی (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب۔ ② ترجمہ۔ ③ استفہام کے الفاظ جو دوسرے معانی کے لیے آتے ہیں ان میں سے چھ الفاظ کی مثالیں۔

☆ (۱) اعراب: وَ قَدْ تُخْرَجُ اَلْفَاظُ الْاِسْتِفْهَامِ عَنْ مَعْنَاهَا الْاَصْلِيِّ لِمَعَانٍ اُخَرَ تُفْهَمُ مِنْ سِيَاقِ الْكَلَامِ كَالتَّسْوِيَةِ نَحْوُ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ.

☆ (۲) ترجمہ: اور حروف استفہام کبھی اپنے حقیقی معنوں سے نکل کر ایسے دوسرے معنوں میں استعمال کئے جاتے ہیں جو اسلوب بیان سے خود معلوم ہو جایا کرتے ہیں مثلاً (۱) تسویہ کے معنی میں مثال مذکور فی المتن، ترجمہ۔ ان کے لیے برابر ہے کہ آپ انہیں عذاب الٰہی سے ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔

☆ (۳) استفہام کے الفاظ دوسرے معانی کے لیے:

اور حروف استفہام کبھی اپنے حقیقی معنوں سے نکل کر ایسے دوسرے معنوں میں استعمال کئے جاتے ہیں جو اسلوب بیان سے خود معلوم ہو جایا کرتے ہیں مثلاً (۱) تسویہ کے معنی میں مثال مذکور فی المتن، ترجمہ۔ ان کے لیے برابر ہے کہ آپ انہیں عذاب الٰہی سے ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔ (۲) نفی کے معنی مثال مذکور فی المتن ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ احسان کا معاوضہ احسان کے سوا کچھ نہیں (۳)

انکار کے معنی میں مثال مذکور ہے ترجمہ یہ ہے کہ کیا تم اللہ کے غیر کی پرستش کرو گے؟ یعنی ایسا نہ کرو اللہ ہی کی عبادت کرو۔ یہاں غیر کی عبادت کا انکار کیا گیا اسی طرح انکار کی دوسری مثال میں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے کافی نہیں ہے؟ لیس کلمہ نفی کا انکار کیا گیا اور قاعدہ یہ ہے کہ نفی کی نفی اثبات ہو جاتی ہے مطلب یہ ہوا کہ اللہ سبحانہ کافی ہے۔ (۴) امر کے معنی میں مثلاً مثال مذکور فی المتن۔ کیا تم باز آنے والے ہو؟ کیا تم اسلام لے آئے ہو؟ اس کے یہ معنی ہوئے کہ تم باز آؤ اور اسلام لے آؤ۔ (۵) نہی کے معنی میں مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

ترجمہ: کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو حالانکہ اللہ سب سے زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ تم ان لوگوں سے نہ ڈرو۔ (۶) مخاطب کو رغبت اور شوق دلانے کے معنی میں مثلاً کیا تم لوگوں کو ایسا کاروبار بتلاؤں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے رہا کرے؟

(السوال الثالث (الف)) ...... واما الموصول فيوتى به اذا تعين طريقا لاحضار معناه كقولك الذى كان معنا امس مسافر اذا لم تكن اسمه اما اذالم يتعين طريقا لذالك فيكون لاغراض اخرى.

(۱) عبارت پر اعراب لگایئے۔ (۲) عبارت کا معنی خیز ترجمہ کر کے تشریح کیجئے۔ (۳) موصول دیگر اغراض کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے ان اغراض میں سے تین کا ذکر کیجئے مثالوں کے ساتھ۔

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب۔ ② ترجمہ وتشریح۔ ③ موصول کی دیگر اغراض کے ساتھ مثالیں۔

☆ (۱) اعراب:

واما الموصول فيوتى به اذا تعين طريقا لاحضار معناه كقولك الذى كان معنا امس مسافر اذا لم تكن اسمه اما اذالم يتعين طريقا لذالك فيكون لاغراض اخرى.

☆ (۲) ترجمہ و تشریح:

اسم موصول۔ معرفہ اسم موصول کے ساتھ اس وقت لایا جاتا ہے جبکہ شی معین کو سامع کے ذہن میں مستحضر کرنے کے لیے اسم موصول ہونا متعین ہو جائے مثلاً تم کہتے ہو کہ "الذى كان معنا امس مسافر (یعنی جو شخص کل ہمارے ساتھ تھا وہ ایک مسافر ہے)۔

جبکہ آپ نے یہ جملہ اس وقت استعمال کیا جب کہ آپ اس مسافر کے نام سے واقف نہ تھے۔ اور جب اسم موصول احضار معنی کے لیے متعین نہ ہو تو وہ دوسری بہت سی غرضوں کے لیے استعمال کیا جاتا

www.Bhalli.Info

ہے۔

☆ (۳) موصول کی دیگر اغراض کے ساتھ مثالیں:

(۱) اظہار علت کے لیے جیسے قرآن شریف میں ہے ان الذین امنوا و عملوا الصالحات كانت لهم جنت الفردوس نزلا (بلاشبہ جو لوگ مومن ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں ان کے لیے مہمانی کے طور پر فردوس کے باغ ہیں (جنت کا اعلیٰ درجہ ہے) دیکھیے! یہاں ایمان اور عمل صالح کو حصول جنت کے لیے علت قرار دیا گیا۔

(۲) واقعہ کو غیر مخاطب سے چھپانے کے لیے جیسے واخذت ما جاد الخ ترجمہ شعر: اس نے جو کچھ دیا میں نے اسے لے لیا اور میں نے اپنی ضرورتوں کو اسی طرح پورا کر لیا جس طرح کہ میں چاہتا تھا (دیکھیے! یہاں دی ہوئی چیز کا نام نہیں لیا گیا)

(۳) سامع کو غلطی پر تنبیہ کرنا۔ مثلاً ان الذین ترونهم اخوالهم الخ ترجمہ شعر: بے شک تم جن لوگوں کو سمجھتے ہو کہ وہ تمہارے بھائی ہیں (حقیقت یہ ہے کہ وہ تمہارے دشمن ہیں) ان کے سینوں کی دشمنیوں کو یہی چیز دور کر سکتی ہے کہ تم سب کے سب ہلاک کر دیے جاؤ۔ کیا خوب کہا شاعر نے

جس کو تم دوست سمجھتے تھے وہ دشمن نکلا

ب ...... الايجاز اما ان يكون بتضمن العبارة القصيرة معانى كثيرة واما ان يكون بحذف كلمة اوجملة او اكثر مع قرينة تعين المحذوف.

(۱) عبارت کا ترجمہ کیجیے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگائیے۔ (۳) عبارت میں ایجاز کی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ ایجاز کی اقسام مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔ (۴) ایجاز کی تعریف تحریر کیجیے۔

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② اعراب۔ ③ ایجاز کی اقسام مع امثلہ۔ ④ ایجاز کی تعریف۔

☆ (۱) ترجمہ: ایجاز کلام میں اختصار کرنے کو کہتے ہیں یا تو اس طرح ہو کہ ایک چھوٹی سی عبارت کے تحت بہت سے معانی ہوں اور یا وہ ایجاز ایک کلمہ یا ایک جملہ یا بہت سے کلموں اور جملوں کے حذف سے کسی ایسے قرینے کے ساتھ جو محذوف کو معین کر سکے۔

☆ (۲) اعراب: اَلْاِيْجَازُ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ بِتَضَمُّنِ الْعِبَارَةِ الْقَصِيْرَةِ مَعَانِيَ كَثِيْرَةً وَ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ بِحَذْفِ كَلِمَةٍ اَوْ جُمْلَةٍ اَوْ اَكْثَرَ مَعَ قَرِيْنَةٍ تُعَيِّنُ الْمَحْذُوْفَ.

بقیہ کا حل گذر چکا ہے پرچہ ۱۴۱۹ میں ملاحظہ فرمائیں۔

الورقة الخامسة ...... فى البلاغة ...... وفاق المدارس العربية باكستان ...... شعبان ۱۴۲۷ھ
ورقة الاختبار السنوى للمرحلة العالية ...... للبنات ...... مجموع الدرجات ۱۰۰ ...... الوقت ۳ ساعات
ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحى تستحق عشر درجات

السوال الاول (الف) ...... و التعقيد ان يكون الكلام خفى الدلالة على المعنى المراد و الخفاء امامن جهة اللفظ بسبب تقديم اوتاخير اوفصل و يسمى تعقيدا لفظيا و اما من جهة المعنى.

(۱) عبارت کا سلیس ترجمہ کیجیے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگائیے۔ (۳) عبارت کی تشریح کیجیے اور تعقید لفظی اور معنوی کو مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

الجواب الاول (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب۔ ② ترجمہ۔ ③ تشریح۔

☆ (۱) اعراب: پرچہ ۱۴۲۳ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ (۲) ترجمہ: تعقید کے معنی یہ ہیں کہ کلام متکلم کے معنی مرادی پر خفی الدلالۃ ہو اور یہ خفا یا تو لفظی خلل کے اعتبار سے ہوگا مثلاً تقدیم یا تاخیر یا دو لفظوں میں فصل ہونے کی بنا پر اور اس خفا کا نام تعقید لفظی رکھا جاتا ہے یا خفا معنوی خلل کے اعتبار سے ہوگا۔

☆ (۳) تشریح: تعقید کا مطلب یہ ہے کہ مرادی معنی پر کلام کی دلالت پوشیدہ ہو اور یہ پوشیدگی یا تو لفظی اعتبار سے ہوگی جیسے تقدیم یا تاخیر یا فصل کے سبب سے ہو تو اسے تعقید لفظی کہتے ہیں جیسے متنبی کا قول جفخت و هم لا يجفخون بها بهم الخ اس شعر میں دیکھیے شاعر نے سب سے پہلے جفخت فعل اور اس کے فاعل شيم کے درمیان و هم يجفخون بها بهم سے فصل کیا اس کے بعد شیم موصوف اور اس کی صفت دلائل کے درمیان على الحسب الاغر سے فصل کیا اسی طرح بهم، جفخت کے متعلق ہے تو یہ تعقید لفظی ہے۔ تعقید معنوی یہ ہے کہ مجاز اور کنایہ کے استعمال سے معنی میں پوشیدگی ہو اور مراد سمجھ نہ آئے جیسے نشر الملك السنته فى المدينة بادشاہ نے شہر میں اپنی زبانیں پھیلا دیں تو زبانوں سے اس کے جاسوس مراد ہیں حالانکہ واضح عبارت یہ ہے کہ نشر عيونه اس نے اپنے مددگار پھیلا دیے۔

السوال الاول (ب) ...... كل كلام فهو اما خبر او انشاء و الخبر ما يصح ان يقال لقائله انه صادق فيه او كاذب كسافر محمد و على مقيم

(۱) عبارت کا عمدہ ترجمہ کر کے اعراب لگائیے۔ (۲) عبارت کی تشریح کیجیے خبر کی تین مثالیں لکھ کر ان پر خبر کی تعریف کو منطبق کیجیے۔ (۳) کلام انشائی کی تعریف کر کے مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

www.Bhalli.Info

(۴) صدق خبر اور کذب خبر سے کیا مراد ہے۔

الجواب الاول (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① ترجمہ و اعراب۔ ② تشریح، خبر کی تین مثالیں۔ ③ کلام انشائی کی تعریف۔ ④ صدق خبر اور کذب خبر سے مراد۔

☆ (۱) **ترجمہ:** وہ کلام خبر ہوگا یا انشاء، اور خبر وہ کلام ہے جس کے کہنے والے کو یہ کہنا صحیح ہو کہ وہ اس کلام میں سچا ہے یا جھوٹا ہے جیسے سافر محمد محمد نے سفر کیا علی مقیم علی مقیم ہے۔ ان مثالوں میں سافر کی اسناد محمد کی طرف اور مقیم کی اسناد علی کی طرف کی گئی ہے۔

اعراب: كُلُّ كَلَامٍ فَهُوَ إِمَّا خَبَرٌ أَوْ إِنْشَاءٌ وَ الْخَبَرُ مَا يَصِحُّ أَنْ يُقَالَ لِقَائِلِهِ إِنَّهُ صَادِقٌ فِيْهِ أَوْ كَاذِبٌ كَسَافَرَ مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ مُقِيْمٌ.

☆ (۲) **تشریح، خبر کی تین مثالیں:**

① متکلم اپنی خبر سے حاصل شدہ معنی کی حکایت کرتا ہے اور یہ ایسی چیز ہے جس میں متکلم کو صفت صدق یا کذب کے ساتھ متصف کیا جا سکتا ہے جیسے سافر محمد ﷺ (محمد ﷺ نے سفر کیا) یہ ایسی چیز ہے جو صدق و کذب دونوں کا احتمال رکھتی ہے اسی طرح متکلم کو بھی صادق یا کاذب کہنا درست ہے اگر یہ حکایت نفس الامر کے مطابق ہے تو خبر صادق ورنہ کاذب۔

② مخاطب کو اس بات کی خبر دینا جس پر جملہ مشتمل ہے اسے فائدہ خبر کہتے ہیں جیسے حضر الامیر امیر حاضر ہوا۔

③ اگر خبر واقع اور اعتقاد دونوں کے مطابق ہو تو وہ خبر صادق ہے اگر واقع کے خلاف ہو اور متکلم بھی سمجھے تو وہ خبر کاذب ہے اور ان کے ماسوئی جو خبریں ہیں وہ نہ صادق ہیں نہ کاذب مثلاً: کسی نے کہا زید شجاع کہ بیج زید بہادر ہے لیکن اس کا خیال ہے کہ زید بہادر نہیں تو یہ قول نہ صادق ہوا نہ کاذب۔ الغرض جاحظ کے نزدیک جملہ خبریہ کی تین صورتیں ہیں: صادق، کاذب اور نہ صادق ہو نہ کاذب۔

☆ (۳) **کلام انشائی کی تعریف:** انشاء وہ کلام ہے کہ جس کے کہنے والے کے لیے یہ کہنا درست نہ ہو کہ وہ ایسا ہے یعنی صادق ہے یا کاذب جیسے سافر یا محمد! (اے محمد تو سفر کر) اور اقم یا علی! (اے علی تو قیام کر) اور صدق خبر سے مراد یہ ہے کہ وہ واقع کے مطابق ہو اور کذب خبر سے مراد یہ ہے کہ وہ واقع کے مطابق نہ ہو تو جملہ "علی مقیم" سے جو نسبت مفہوم ہوتی ہے اگر وہ خارج کے مطابق ہو تو صادق ہے ورنہ کاذب۔

☆ (۴) **صدق خبر اور کذب خبر سے مراد:**

خبر کا صدق یا کاذب ہونا خبر کا صدق و کذب میں منحصر ہونا یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے جمہور اہل علم انحصار کے قائل ہیں یعنی خبر صادق ہوگی یا کاذب ان دو کے علاوہ کوئی تیسری شق نہیں ہے۔ جب کہ امام جاحظ واسطہ کا قائل ہے ان کے ہاں خبر صادق اور کاذب کے علاوہ ایک تیسری قسم بھی ہے جو نہ صادق ہے نہ کاذب بلکہ بین بین ہے۔

السوال الثانی (الف) ...... و اما النهي فهو طلب الكف عن الفعل على وجه الاستعلاء و له صيغة واحدة و هي المضارع لا الناهية كقوله تعالى و لا تفسدوا في الارض بعد اصلاحها و قد تخرج صيغته عن معناها الاصلي.

(۱) عبارت کا ترجمہ کرکے اعراب لگائیے۔ (۲) عبارت کی تشریح کرتے ہوئے مثالوں کو اس پر منطبق کیجئے۔ (۳) نہی کا صیغہ دوسرے معانی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے ان معانی کو مثالوں کے ساتھ قلم بند کیجئے۔

الجواب الثانی (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ و اعراب۔ ② تشریح و مثالوں کو اس پر منطبق کیجئے۔ ③ نہی کا صیغہ دوسرے معانی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

☆ (۱) **ترجمہ:** اور نہی بطور استعلاء ترک فعل کو طلب کرنے کو کہتے ہیں (طلب فعل کو روکنا نہیں ہے) اور اس کے لئے ایک ہی صیغہ مخصوص ہے اور وہ لائے نہی کے ساتھ والا مضارع ہے جیسے ولا تفسدوا فى الارض بعد اصلاحها (فساد برپا نہ کرو زمین میں اس کی اصلاح کے بعد) اور کبھی نہی کا صیغہ اپنے حقیقی معنی سے نکل کر ایسے دوسرے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔

اعراب: وَ أَمَّا النَّهْيُ فَهُوَ طَلَبُ الْكَفِّ عَنِ الْفِعْلِ عَلَى وَجْهِ الْاِسْتِعْلَاءِ وَ لَهُ صِيْغَةٌ وَاحِدَةٌ وَ هِيَ الْمُضَارِعُ لَا النَّاهِيَةِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَ قَدْ تَخْرُجُ صِيْغَتُهُ عَنْ مَعْنَاهَا الْأَصْلِيِّ.

☆ (۲) **تشریح:** حل گذرا پرچہ ۱۴۳۱ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ (۳) **نہی کا صیغہ دوسرے معانی کے لئے:**

① دعاء کے معنی میں مثلاً (اے خدا) میری تکلیف پر دشمنوں کو ہنسنے کا موقع مت دیجئے۔

② التماس کے معنی میں مثلاً تم اپنے برابر کے آدمی سے کہتے ہو کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا جب تک میں تمہارے پاس لوٹ کر نہ آ جاؤں۔ ③ تمنی کے معنی میں مثلاً "لا تطلع" روشن نہ ہو۔

السوال الثانی (ب) ...... واما المضاف المعرفة فيؤتى به اذا تعين طريقا لا حضار

www.Bhalli.Info

معناه ایضا ککتاب سیبویه و سفینة نوح اما اذالم یتعین لذلك فیکون لاغراض اخری کتعذر التعداد.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ (۲) مضاف الی المعرفہ کو دوسرے مقاصد کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے تعذر تعداداور خروج من تبعته تقدیم البعض علی البعض تعظیم مضاف وتحقیر مضاف اور اختصار، ان تمام مثالوں کی روشنی میں تحریر کیجئے۔

الجواب الثانی (ب) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① اعراب و ترجمہ۔ ② مضاف الی المعرفہ کا استعمال۔

☆ (۱) اعراب: پرچہ ۱۴۲۳ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

ترجمہ: مذکورہ معارف میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہونا یہ اس وقت لایا جاتا ہے جب کہ سامع کے ذہن میں مضاف کے معنی کو مستحضر کرانے کے لئے اضافت کا طریقہ ہی متعین ہو یعنی معرفہ کی طرف اضافت کئے بغیر مضاف کے پہچاننے کا کوئی دوسرا طریقہ نہ ہو مثلاً کتاب سیبویہ و سفینة نوح یعنی سیبویہ کی کتاب اور نوح کی کشتی لیکن جب احضار معنی کے لئے یہ طریقہ متعین نہ ہو تو یہ طریقہ اضافت الی المعرفہ بہت سی دوسری غرضوں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے جن میں سے بعض اغراض درج ذیل ہیں۔

☆ **(۲) مضاف الی المعرفه کا استعمال:**

① مثلاً کبھی تنگی کی مجبوری اور دشواری کی بناپر طریقہ اضافت کو استعمال کرتے ہیں۔

② اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض پر مقدم کرنے سے جو برے نتائج پیدا ہوتے ہیں اس سے بچنے کے لئے اضافت الی المعرفہ کا طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے مثال مذکور مین امراء الجند۔ سالاران لشکر۔ یہاں اگر امیروں کا نام لیکر ذکر کیا جاتا ہے تو مؤخر الذکر سالاروں میں ناراضی پھیل جانے کا احتمال تھا۔

③ اور کبھی تعظیم کی غرض سے مضاف کی تعظیم کے لئے اس کو معرفہ کی طرف اضافت کرتے ہیں۔ جیسے کتاب السلطان حضر. بادشاہ کا خط آیا۔ یا مضاف الیہ کی تعظیم کے لئے جیسے هذا خادمی. یہ میرا نوکر ہے یا ان دونوں کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کے لئے جیسے اخو الوزیر عندی۔ وزیر کا بھائی میرے پاس ہے۔

④ اور کبھی تحقیر کی غرض سے بھی اضافت استعمال کرتے ہیں مثلاً مضاف کی تحقیر کے لئے جیسے هذا ابن اللص یہ چور کا بیٹا ہے یا مضاف الیہ کی تحقیر کے لئے جیسے اللص رفیق هذا چور اس کا ساتھی ہے یا ان دونوں کے علاوہ کسی اور کی تحقیر کے لئے جیسے اخو اللص عند عمرو چور کا بھائی عمر

و کے پاس ہے۔

⑤ تنگی مقام کی بنا پر یہی طریقہ اضافت مختصر اور مناسب ہوتا ہے جیسے جعفر بن علبہ حماسی کے شعر مذکور میں ھوای ہے جو الذی اھواہ کے عوض میں ہے۔ اور اس کی نسبت سے زیادہ مختصر ہے اور تنگی مقام کی بنا پر اس سے زیادہ مناسب بھی ہے۔ ترجمہ شعر میری معشوق یعنی مسافروں کے ساتھ سوار (تابع) کی حیثیت سے جارہی ہے اور اس طرح میری بے بسی کا یہ عالم ہے کہ میرا جسم مکہ میں محبوس اور اسیر ہے۔

السوال الثالث (الف) ...... یجب الفصل فی خمسة مواضع الاول ان یکون بین الجملتین اتحاد تام بان تکون الثانیة بدلا من الاولی او بان تکون بیانا لها او بان تکون مؤکدة لها و الثانی ان یکون بین الجملتین تباین تام.

(۱) عبارت کا ترجمہ کرکے اعراب لگایئے۔ (۲) فصل اور وصل کی تعریف ذکر کیجئے۔ (۳) عبارت میں کمال اتصال بین الجملتین کی تین صورتیں ذکر کی گئی ہیں ان میں سے دو مثالیں ذکر کیجئے۔ (۴) الثانی ان یکون بین الجملتین تباین تام الی آخرہ میں کمال انقطاع بین الجملتین کی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں مثالوں کے ساتھ ان کو تحریر کیجئے۔

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① ترجمہ و اعراب۔ ② فصل اور وصل کی تعریف۔ ③ عبارت میں کمال اتصال بین الجملتین کی صورتیں۔ ④ عبارت میں کمال انقطاع بین الجملتین کی صورتیں۔

☆ (۱) ترجمہ: فصل پانچ جگہوں میں ضروری ہے۔ پہلی جگہ یہ ہے کہ دونوں جملوں کے درمیان کامل اتحاد ہو اس طرح کہ دوسرا جملہ پہلے جملے کا بدل واقع ہو یا دوسرا جملہ پہلے جملے کا بیان واقع ہو یا دوسرا جملہ پہلے جملہ کی تاکید واقع ہو۔ دوسری جگہ یہ ہے کہ دو جملوں کے درمیان مکمل تباین ہو۔

اعراب: یَجِبُ الْفَصْلُ فِیْ خَمْسَةِ مَوَاضِعَ اَلْاَوَّلُ اَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَ الْجُمْلَتَیْنِ اِتِّحَادٌ تَامٌّ بِاَنْ تَکُوْنَ الثَّانِیَةُ بَدَلًا مِنَ الْاُوْلٰی اَوْ بِاَنْ تَکُوْنَ بَیَانًا لَّهَا اَوْ بِاَنْ تَکُوْنَ مُؤَکِّدَةً لَّهَا وَ الثَّانِیْ اَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَ الْجُمْلَتَیْنِ تَبَایُنٌ تَامٌّ.

☆ **(۲) فصل وصل کی تعریف:**

الوصل۔ لغت میں وصل بمعنی ملانا اور فصل بمعنی جدا کرنا اور اہل معانی کی اصطلاح میں چند جملوں میں بعض کو بعض کے ساتھ بذریعہ عطف ملانا اور فصل ترک عطف کو کہتے ہیں۔

☆ **(۳) کمال اتصال بین الجملتین کی صورتیں:**

① دوسرا جملہ پہلے جملے کی تاکید واقع ہو جیسا کہ فمهل الکافرین امهلهم رویدا یہاں

www.Bhalli.Info

دوسرا جملہ امدھم پہلے جملے کی تاکید ہے اور کہا جاتا ہے کہ ایسی جگہ میں دو جملوں کے درمیان کمال اتصال ہے۔

② دوسرا جملہ پہلے جملے سے بدل ہو جیسے امدکم بانعام و بنین یہاں امدکم الخ بدل ہے اور دونوں جملوں کے درمیان مکمل اتحاد ہے لہٰذا واو عطف کا چھوڑنا ضروری ہوا۔

③ دوسرا جملہ پہلے جملے کا بیان ہو جیسے یسوس الیہ الشیطن الخ یہاں قال ادم سے آخر تک پہلے جملے یسوس کا بیان ہے کہ شیطان کا یہی قول وسوسہ تھا۔

☆ (۲) **کمال انقطاع کی صورتیں:**

فصل کی صورتوں میں سے دوسری قسم کمال انقطاع بین الجملتین ہے یعنی ہر دو جملے لفظاً ومعنیً خبریت وانشائیت میں مختلف ہوں یعنی ان میں سے ایک لفظاً ومعنیً خبر ہو اور دوسرا انشاء جیسے شعر میں ہے قولہ ارسو: صیغہ امر ہے لفظاً ومعنیً انشاء ہے جبکہ نزاولھا خبر ہے لہٰذا ما بین الجملتین کمال انقطاع ہے اس لئے عطف نہیں ہے۔

یا دونوں جملوں کے درمیان کوئی معنوی مناسبت نہ ہو جیسے العلی کاتب، الحمام طائر یہاں علی کی کتابت اور کبوتر کے اڑنے میں کوئی معنوی مناسبت نہیں ہے، اس موقع پر کہا جاتا ہے کہ دونوں جملوں کے درمیان کمال درجہ کا انقطاع ہے۔

السوال الثالث (ب) ...... و الاطناب و هو تادية المعنى بعبارة زائدة عنه مع الفائدة فاذا لم تكن فى الزيادة فائدة سمى تطويلا ان كانت الزيادة غير متعينة وحشوا ان تعينت.

(۱) عبارت کا ترجمہ کر کے اعراب لگائیے۔ (۲) مذکورہ عبارت میں اطناب، تطویل اور حشو کا ذکر ہے ان کو مثالوں سے واضح کیجئے۔ (۳) مساوات اور ایجاز کی تعریف کر کے ہر ایک کی ایک ایک مثال ذکر کیجئے۔

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ واعراب۔ ② اطناب، تطویل اور حشو کی مثالیں۔ ③ مساوات اور ایجاز کی تعریف ومثال۔

☆ (۱) **ترجمہ:** اطناب کہتے ہیں معنی مقصود کو اپنی عبارت سے ادا کرنے کو جو اس معنی کی نسبت سے زائد ہو اور مفید بھی ہو اگر زیادت عبارت میں کسی طرح کا فائدہ نہ ہو تو اس اطناب کو تطویل کے نام سے پکارا جائے گا بشرطیکہ زیادت متعین نہ ہو اور اس اطناب کو حشو کے نام سے موسوم کیا جائے گا اگر زیادت متعین ہو۔

اعراب: وَ الْاِطْنَابُ وَ هُوَ تَادِيَةُ الْمَعْنٰى بِعِبَارَةٍ زَائِدَةٍ عَنْهُ مَعَ الْفَائِدَةِ فَاِذَا لَمْ تَكُنْ فِى الزِّيَادَةِ فَائِدَةٌ سُمِّىَ تَطْوِيْلًا اِنْ كَانَتِ الزِّيَادَةُ غَيْرَ مُتَعَيِّنَةٍ وَحَشْوًا اِنْ تَعَيَّنَتْ.

☆ (۲) **اطناب، تطویل اور حشو کی مثالیں:**

اطناب کی مثال آیت کریمہ رب انی وھن العظم منی واشتعل الراس شیبا (اے میرے پروردگار میرے جسم کی ہڈیاں ڈھیلی ہو چکی ہیں اور سر کے بال بھی سفید ہو چکے ہیں) یعنی میں بوڑھا ہو چکا ہوں دیکھئے یہاں اظہار مطلب کے لیے بہت سے الفاظ بڑھا دیئے گئے ہیں تا کہ ضعف اچھی طرح سے ثابت اور متحقق ہو جائے۔

تطویل کی مثال والفی قولھا کذبا ومینا اس نے اس کے قول کو بالکل غلط اور سفید جھوٹ پایا۔ دیکھئے اس میں کذب کے جو معنی ہیں وہی معنی مین کے ہیں لہذا دونوں میں کوئی ایک لفظ لاعلی التعیین زائد بلا فائدہ ہے۔

حشو کی مثال و اعلم علم الیوم و الامس قبلہ میں آج کا علم بھی رکھتا ہوں اور گزشتہ کل کا بھی تو یہاں قبلہ زائدہ ہے۔

☆ (۳) **مساوات اور ایجاز کی تعریف و مثال:**

مساوات کہتے ہیں معنی مراد کو ایسی عبارت سے ادا کرنے کو جو اس معنی کے برابر ہو۔ اس طرح پر کہ وہ عبارت اس معیار کی ہو جس پر اوسط درجے کے لوگوں کا عرفی محاورہ جاری ہے اوسط الناس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نہ اتنے اوپر کے ہیں کہ انہیں بلیغ کہا جائے اور نہ اتنے گرے ہوئے ہیں کہ بھجنے کے درجے سے بالکل ہی عاجز ہیں۔ مثال: واذا رایت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنھم (اور جب آپ ایسے لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیتوں میں میکھ نکالتے رہتے ہیں تو آپ ان سے منہ پھیر لیا کریں۔

ایجاز کلام میں اختصار کرنے کو کہتے ہیں ایجاز کہتے ہیں معنی مقصود کو ایسی عبارت سے ادا کرنے کو جو اس معنی کی نسبت سے اگرچہ کم ہو لیکن غرض اس سے پوری ہو جاتی ہے جیسا کہ شعر کے پہلے مصرعہ میں ایجاز کا طریقہ جاری ہے قفانبك من ذكرى حبيب ومنزل. بسقط اللوى بين الدخول فحومل. (اے میرے دونوں دوستو! ذرا توقف کرو تا کہ ہم اپنی محبوبہ اور اس کی اس منزل کو یاد کر کے رولیں جو دخول اور حومل وغیرہ مقامات کے درمیان ریت کے تودوں کے کنارے پر واقع ہے) دیکھئے پہلا مصرعہ معنی کے اعتبار سے ناقص العبارت ہے لیکن مقصود پورا ہو جاتا ہے اس میں عبارت اس طرح تھی من ذکری حبیبنا ومنزلہ اس میں مضاف الیہ محذوف کر دیا گیا ہے۔

www.Bhalli.Info

الورقة الخامسة ...... فی البلاغة...... وفاق المدارس العربية باكستان ...... شعبان ۱۴۲۸ھ
ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ...... للبنات ...... مجموع الدرجات ۱۰۰ ...... الوقت ۳ ساعات
ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحى تستحق عشر درجات

السوال الاول (الف) ...... فبلاغة الكلام مطابقته لمقتضی الحال مع فصاحته و الحال يسمی بالمقام هو الامر الحامل للمتكلم علی ان يورد عبارته علی صورة مخصوصة.

(۱) بلاغت کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگائیے۔ (۳) حال اور مقتضی حال دونوں کی تشریح مثالوں کے ساتھ کیجئے۔

الجواب الاول (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① بلاغت کا لغوی اور اصطلاحی معنی۔ ② اعراب۔ ③ حال اور مقتضی حال دونوں کی تشریح۔

☆ (۱) بلاغت کی تعریف:

لغوی معنی پہنچنا اور انتہاء ہے کہا جاتا ہے بلغ فلان مرادہ کہ فلاں اپنی مراد کو پہنچا۔ اصطلاحی طور پر بلاغت کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے کلمہ کی صفت نہیں ہوتی۔

☆ (۲) اعراب: فَبَلَاغَةُ الْكَلَامِ مُطَابَقَتُهٗ لِمُقْتَضَی الْحَالِ مَعَ فَصَاحَتِهٖ وَ الْحَالُ يُسَمّٰی بِالْمَقَامِ هُوَ الْاَمْرُ الْحَامِلُ لِلْمُتَكَلِّمِ عَلٰی اَنْ يُّوْرِدَ عِبَارَتَهٗ عَلٰی صُوْرَةٍ مَخْصُوْصَةٍ.

☆ (۳) حال اور مقتضی حال کی تشریح:

بلاغت الکلام، کلام کا مقتضائے حال کے مطابق ہونا اس کے فصیح ہونے کے ساتھ ساتھ یعنی کلام فصیح بھی ہو اور مقتضائے حال کے مطابق بھی ہو اور حال جس کا نام مقام بھی رکھا جاتا ہے وہ ایسا امر ہے جو متکلم کو اس بات پر ابھارتا ہے کہ وہ اپنی عبارت کو ایک مخصوص صورت پر لائے اور مقتضی جس کا نام اعتبار مناسب بھی رکھا جاتا ہے، وہ وہی صورت مخصوصہ ہے جس پر متکلم کی عبارت لائی جاتی ہے مثلاً: مدح ایک حالت ہے جو تقاضا کرتی ہے کہ عبارت بصورت اطناب وارد ہو اور اسی طرح مخاطب کی ذکاوت وذہانت ایک حالت ہے جو تقاضا کرتی ہے کہ عبارت مختصر اور ایجاز کی صورت میں وارد ہو لہٰذا مدح اور ذہانت دو حالتیں ہیں اور اطناب وایجاز میں سے ہر ایک مقتضی ہیں اور کلام کا اطناب اور ایجاز کی صورت پر لانا مقتضی کی مطابقت ہے۔

بلاغت المتکلم ایسا ملکہ ہے کہ جس کے ذریعہ متکلم بلیغ کلام کے ساتھ مقصود کو بیان کرنے پر قادر ہو کسی بھی غرض میں کیوں نہ ہو۔

السوال الاول (ب) ...... الانشاء اما طلبی فالطلبی مایستدعی مطلوبا غير حاصل

وقت الطلب وغير الطلبی ما ليس كذالك.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت کی تشریح کیجئے۔ انشاء طلبی پانچ امور کے لئے آتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی ایک ایک مثال تحریر کیجئے۔

اس کا حل پرچہ ۱۴۲۶ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

السوال الثانی (الف) ...... و اما الاستفهام فهو طلب العلم بشیء و ادواته الهمزة و هل و ما و من و متی و ايان و كيف و اين و انی و كم و ای.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ (۲) ادوات استفہام میں سے ہر ایک کی صرف ایک ایک مثال بیان کیجئے۔

الجواب الثانی (الف) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② ادوات استفہام میں سے ہر ایک کی مثال۔

☆ (۱) اعراب: وَ اَمَّا الْاِسْتِفْهَامُ فَهُوَ طَلَبُ الْعِلْمِ بِشَيْءٍ وَ اَدَوَاتُهُ الْهَمْزَةُ وَ هَلْ وَ مَا وَ مَنْ وَ مَتٰی وَ اَيَّانَ وَ كَيْفَ وَ اَيْنَ وَ اَنّٰی وَ كَمْ وَ اَیٌّ.

ترجمہ: اور بہر حال استفہام کسی چیز کے بارے میں حال دریافت کرنا اور اس کے ادوات (حروف) ہمزہ، ھل، ما، من، متیٰ، ایان، کیف، این، انی، کم اور ای ہیں۔

☆ (۲) ادوات استفہام کی مثالیں:

اعلی مسافر ام خالد کیا علی سفر پر گیا یا خالد۔ ھل جاء صدیقک کیا تیرا دوست آیا۔ ما العسجد ؟ او اللجین ؟ تو اس کا جواب مشہور لفظ سے دیا جاتا ہے مثلاً سونا، چاندی سے یا ترتیب اگر تو یہ کہے من فتح مصر تو جواب دیا جائے گا تعیین شخص کے ساتھ جیسے عمرو۔ اور "متی" اس کے ذریعہ صرف زمانہ کی تعیین مطلوب ہوتی ہے خواہ وہ ماضی ہو یا مستقبل جیسے متی جئت تو کب آیا؟ اور متی تذھب تو کب جائے گا اول کے جواب میں کہا جائے گا۔ صباحاً مثلاً اور ثانی کے جواب میں کہا جائے گا۔ بعد شھر مثلاً۔ "ایان" اس کے ذریعہ خاص طور پر زمانہ مستقبل کی تعیین مطلوب ہوتی ہے اور کسی ہولناک اور عظیم الشان موقعہ پر استعمال ہوتا ہے جیسے قولہ تعالیٰ یسال ایان یوم القیمة (سوال کرتا ہے قیامت کب ہوگی؟)

اور "این" اس کے ذریعہ مکان کی تعیین مطلوب ہوتی ہے جیسے این تذھب تو کہاں جائیگا۔ اور "انی" اس کا استعمال تین معنوں میں ہوتا ہے کبھی کیف کے معنی میں ہوتا ہے جیسے انی یحیی هذه

www.Bhalli.Info

الله بعد موتها ۔(کیسے زندہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے مرجانے کے بعد) اور کبھی من این کے معنی میں جیسے یامریم انی لک ھذا (اے مریم کہاں سے تجھے یہ بے موسم پھل ملا؟) اور کبھی متی کے معنی میں جیسے زرانی شئت جب تیرا جی چاہے ملاقات کر۔

اور" کم " اس کے ذریعہ عدد مبہم کی تعیین مطلوب ہوتی ہے جیسے کم لبثتم کس قدر ٹھہرے یعنی کتنے دن یا کتنے سال یا کئی گھنٹے تم ٹھہرے؟۔ اور " ای " اس کے ذریعہ ایسی دو چیزوں میں سے ایک کی تمیز مطلوب ہوتی ہے جو کسی امر میں باہم شریک ہوں۔ جیسے ای الفریقین خیر مقاما۔

السوال الثانی (ب) ...... و اما العلم فیوتی به لا حضار معانه فی ذهن السامع باسمه الخاص نحو و از یرفع ابراهیم القواعد من البیت و اسماعیل و قد یقصد به مع ذلک اغراض اخری.

(۱) عبارت کا سلیس ترجمہ کرکے تشریح کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگائیے۔ (۳) علم بھی کن دوسرے مقاصد اور اغراض کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے مثالوں کے ساتھ تحریر کیجئے۔

اس کا حل گذرا پرچہ ۱۴۲۶ھ میں ملاحظہ فرمائیں

السوال الثالث (الف) ...... القصر تخصیص شئی بشئی بطریق مخصوص وینقسم الی حقیقی و اضافی.

(۱) قصر حقیقی اور اضافی کی تعریف و مثال لکھئے۔ (۲) قصر حقیقی اور اضافی میں سے ہر ایک کی دو قسمیں مع مثالوں کے لکھئے۔ (۳) قصر اضافی کی تین اقسام کو ذکر کیجئے۔

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① قصر حقیقی اور اضافی کی تعریف۔ ② قصر حقیقی اور اضافی دو دو قسمیں۔ ③ قصر اضافی کی تین اقسام

☆ (۱) **قصر کی تعریف:**

ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ایک مخصوص طریقہ پر خاص کرنے کو قصر کہا جاتا ہے اور وہ قصر حقیقی اور اضافی کی طرف منقسم ہوتا ہے۔

قصر کی دو قسمیں ہیں۔ ① قصر حقیقی۔ ② قصر اضافی۔

قصر حقیقی:

وہ ہے کہ جس میں اختصاص واقع اور حقیقت کے لحاظ سے ہو نہ کہ کسی دوسری چیز کی طرف

نسبت کرنے کے اعتبار سے جیسے لا کاتب فی المدینة الا علی (شہر میں علی کے علاوہ کوئی کاتب نہیں ہے) یہ جملہ اس وقت کہنا صحیح ہے جبکہ علی کے سوا شہر میں کوئی دوسرا کاتب موجود نہ ہو۔

قصر اضافی:

وہ ہے جس میں اختصاص کسی معین چیز کی طرف نسبت کرنے کے اعتبار سے ہو جیسے ما علی الا قائم (علی نہیں ہے مگر قائم)۔ یعنی علی کے لیے قیام کی صفت ہے قعود کی صفت نہیں یہاں نفی سے یہ مطلب نہیں ہے کہ علی سے قیام کی صفت کے سوا اس کے تمام اوصاف منتفی ہوگئے۔

(۲) **قصر حقیقی کی دو قسمیں:**

① قصر صفت علی موصوف حقیقی جیسے لا فارس الا علی (نہیں ہے کوئی گھوڑ سوار مگر علی)

② قصر موصوف علی صفت حقیقی جیسے وما محمد الا رسول (نہیں ہیں محمد (ﷺ) مگر ایک رسول)۔ چونکہ اس آیت میں موصوف یعنی محمد ﷺ کو صفت پر مقصور اور منحصر کر دیا گیا ہے۔ لہذا ان پر موت کا واقع ہونا ممکن ہے ناممکن نہیں۔

قصر اضافی کی دو قسمیں:

① قصر صفت علی موصوف اضافی جیسے ما امین الا مرغوب (نہیں امین مگر پسندیدہ)

② قصر موصوف علی صفت اضافی جیسے انما مرغوب امین (یقیناً امین مرغوب ہے)

(۳) **قصر اضافی کی تین اقسام**

مخاطب کے حال کے اعتبار سے قصر اضافی تین قسموں پر منقسم ہوتا ہے (۱) قصر افراد۔ (۲) قصر قلب۔ (۳) قصر تعیین۔

(۱) **قصر افراد:**

یہ اس وقت ہوتا ہے جب مخاطب دو چیزوں کو کسی ایک امر میں شریک سمجھے۔

(۲) **قصر قلب:**

یہ اس وقت ہوتا ہے جب مخاطب متکلم کے حکم کے خلاف مطلب سمجھتا ہو۔

(۳) **قصر تعیین:**

یہ اس وقت ہوتا ہے جب مخاطب کسی امر غیر معین کا عقیدہ رکھتا ہو۔

اور قصر کے چند طریقے ہیں ان میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ نفی اور استثناء ہو جیسے ان هذا الا ملک کریم. (نہیں ہے یہ مگر ایک قابل قدر فرشتہ دوسرا طریقہ انما کا استعمال ہے جیسے انما الفاهم

www.Bhalli.Info

علی (سمجھ دار تو علی ہی ہیں) تیسرا طریقہ لا یا بل یا لکن کے ذریعہ عطف کرتا ہے جیسے انا ...
ناظم (میں نثر کہنے والا ہوں نظم کہنے والا نہیں) ما انا حاسب بل کاتب (میں حساب ...
نہیں ہوں بلکہ کاتب ہوں) چوتھا طریقہ یہ ہے کہ جس چیز کو کلام میں مؤخر ہونا چاہیے اس کو ...
جیسے ایا نعبد (ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں)

السوال الثالث (ب) ...... و الایجاز هو تادية المعنى بعبارة ناقصة عنه مع ... بالغرض فان لم تف بالغرض سمي اخلالا.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ (۲) ایجاز اور اخلال کی مثالیں تحریر کیجئے۔ (۳) مساوات کی تعریف و مثال لکھئے۔

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب و ترجمہ۔ ② ایجاز اور اخلال کی مثالیں۔ ③ مساوات کی تعریف و مثال۔

☆ (۱) اعراب: وَ الْاِیْجَازُ هُوَ تَادِیَةُ الْمَعْنٰی بِعِبَارَةٍ نَاقِصَةٍ عَنْهُ مَعَ وَفَائِهَا بِالْغَرَضِ ... لَمْ تَفِ بِالْغَرَضِ سُمِّیَ اِخْلَالًا.

ترجمہ: ایجاز کہتے ہیں معنی مقصود کو ایسی عبارت سے ادا کرنا جو اس معنی کی نسبت سے ... ہو لیکن اس سے غرض پوری ہو جاتی ہو اگر ناقص عبارت متکلم کی غرض پوری نہ کر سکے تو اس کو اخلال کہتے ہیں۔

☆ (۲) ایجاز اور اخلال کی مثالیں:

اخلال: جب ناقص عبارت متکلم کی غرض پوری نہ کر سکے تو اس کو اخلال کہتے ہیں جیسا ... شاعر کا قول والعیش الخ (اور خوش حال زندگی جو نا سمجھی کے سایوں میں ہو اس کی تکلیف ... سے زیادہ بہتر ہے جو سمجھ اور عقل کے سایوں میں ہو) شاعر کا مطلب اس شعر میں یہ ہے کہ فراخی ... عیش کی زندگی حماقت کے زیر سایہ بہتر ہے اس زندگی سے جو مشقت سے بھر پور عقل کے سایہ میں ...

بقیہ کا حل گذر چکا پرچہ ۱۴۲۷ھ میں ملاحظہ فرمائیں

الورقة الخامسة ...... في البلاغة ...... وفاق المدارس العربية باكستان ...... شعبان ۱۴۲۹ھ
ورقة الاختبار السنوي للمرحلة العالية ...... للبنات ...... مجموع الدرجات ۱۰۰ ...... الوقت ۳ ساعات
ملحوظه: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحى تستحق عشر درجات

السوال الاول (الف) ...... وبلاغة المتكلم ملكة يقتدر بها على التعبير عن المقصود بكلام بليغ في اى غرض كان.

(۱) عبارت کا ترجمہ و اعراب لگائیے۔ (۲) عبارت کی تشریح کرتے ہوئے قیود کا فائدہ ذکر کیجئے۔ (۳) تنافر، مخالفت، قیاس، ضعف تالیف، تعقید لفظی اور تعقید معنوی کن کن علوم سے معلوم کیے جائیں گے؟

الجواب الاول (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ و اعراب۔ ② تشریح۔ قیود کا فائدہ۔ ③ تنافر، مخالفت، قیاس، ضعف تالیف، تعقید لفظی اور تعقید معنوی کن علوم سے معلوم کیے جائیں گے؟

☆ (۱) ترجمہ: بلاغت المتکلم ایسا ملکہ ہے کہ جس کے ذریعہ متکلم بلیغ کلام کے ساتھ مقصود کو بیان کرنے پر قادر ہو کسی بھی غرض میں کیوں نہ ہو۔

اعراب پرچہ ۱۴۲۳ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ (۲) تشریح، قیود کا فائدہ: فصیح و بلیغ کے درمیان عام خاص مطلق کی نسبت ہے۔ بلیغ خاص ہے اور فصیح عام ہے لہٰذا کل بلیغ فصیح کہنا تو ٹھیک ہے لیکن کل فصیح بلیغ کہنا ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی متکلم اپنے مقصود کو کلام فصیح سے تعبیر کرنے کی قدر رکھتا ہو لیکن مقتضی حال کے مطابق کلام لانے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔

☆ (۳) کا حل پرچہ ۱۴۲۳،۲۱ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

السوال الاول (ب) ...... اما الامر فهو طلب الفعل على وجه الاستعلاء، و له اربع صيغ فعل الامر و المضارع المقرون باللام و اسم فعل الامر و المصدر النائب عن فعل الامر.

(۱) عبارت پر اعراب و ترجمہ۔ (۲) امر کے لئے چار صیغے ہیں مثالوں کے ساتھ لکھئے۔ (۳) کبھی کبھی امر اصلی معنی کے علاوہ دوسرے معنوں میں آتا ہے مثالوں کی روشنی میں تحریر کیجئے۔

الجواب الاول (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب و ترجمہ۔ ② امر کے چار صیغے مع مثال۔ ③ امر اصلی معنی کے علاوہ دوسرے معنوں میں۔

☆ (۱) اعراب: اَمَّا الْاَمْرُ فَهُوَ طَلَبُ الْفِعْلِ عَلٰی وَجْهِ الْاِسْتِعْلَاءِ، وَ لَهٗ اَرْبَعُ صِیَغٍ فِعْلُ الْاَمْرِ وَ الْمُضَارِعُ الْمَقْرُوْنُ بِاللَّامِ وَ اِسْمُ فِعْلِ الْاَمْرِ وَ الْمَصْدَرُ النَّائِبُ عَنْ فِعْلِ الْاَمْرِ.

ترجمہ: امر کے معنی ہیں فعل کو بطور استعلاء طلب کرنا اور اس کے چار صیغے ہیں: فعل امر مضارع

www.Bhalli.Info

جو لام سے متصل ہو اور اسم فعل امر اور وہ مصدر جو فعل امر کا قائم مقام ہو۔

☆ (۳،۲) کا حل گذر چکا پرچہ ۱۴۳۰ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

السوال الثانی (الف) ...... اذا ريد افادة السامع حكما فاى لفظ يدل على معنى فيه فالا صل ذكره و اى لفظ علم من الكلام لدلالة باقية عليه فالاصل حذفه و اذا تعارض هذان الاصلان فلا يعدل عن مقتضى احدهما الى مقتضى الاخر الا لداع فمن دواع الذكر.

(۱) عبارت کا ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگائیے۔ (۳) دواعی ذکر میں سے صرف تین کو مثالوں کے ساتھ ذکر کیجئے۔

الجواب الثانی (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② اعراب۔ ③ دواعی ذکر میں سے تین کا ذکر مع امثلہ۔

☆ (۱) __ترجمہ:__ جب سامع کو کسی حکم کا افادہ پیش نظر ہو تو جو لفظ بھی اس معنی پر دلالت کرتے ہوں ان میں اصل ذکر ہے اور کلام سے جس لفظ کے بارے میں معلوم ہو جائے اس لفظ پر دلالت کرنے والا موجود ہے تو اصل یہ ہے کہ اس سے حذف کر دیا جائے اور جب

بقیہ حل گذر چکا پرچہ ۱۴۳۰ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

السوال الثانی (ب) ...... واما اسم الاشارة فيؤتى به اذا تعين طريقا الا حضار معناه كقولك بعنى هذا مشير الى شيئى لا تعرف له اسما ولا وصفا اما اذا لم يتعين طريقا لذلك فيكون لا غراض اخرى.

(۱) عبارت کا معنی خیز ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگائیے۔ (۳) اسم اشارۃ مذکورہ غرض کے علاوہ دوسرے اغراض کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اظہار استغراب، کمال عنایت، بیان حالت فی القرب والبعد ان کو مثالوں کے ساتھ لکھیے۔

الجواب الثانی (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② اعراب۔ ③ اسم اشارہ دوسری اغراض کے لئے۔

☆ (۲،۱) پرچہ ۱۴۳۱ھ میں ملاحظہ فرمائیں

☆ __(۳) اسم اشارہ دوسری اغراض کے لئے:__

اظہار استغراب: کسی نادر یا حیرت انگیز واقعہ یا حکم کو ظاہر کرنے کے لیے۔ جیسا کہ اس شعر میں۔ کم عاقل عاقل الخ۔ ترجمہ شعر۔ کتنے بڑے بڑے دانشمند ہیں جن کے وسائل اور طرق معاش ٹھپ ہو کر رہ گئے اور کتنے نادان ہیں جن سے تم اس حال میں ملتے ہو کہ وہ خوش حال اور دولت مند ہیں۔ یہ ایسا واقعہ ہے جس نے انسان کے نظریات اور خیالات کو منتشر اور تتر بتر کر دیا اور

دولت سے زبردست مذہبی عالم کو بھی لامذہب اور بے دین بنا کر چھوڑ دیا ہے۔

کمال عنایت اور غایت توجہ کے لئے۔ جیسا کہ فرزدق کے اس شعر میں اسم اشارہ استعمال کیا گیا۔ هذا الذى الخ۔

ترجمہ شعر۔ یہ (یعنی امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما) وہ شخص ہے جس کی رفتار و روش کو عرب کی پتھریلی زمین اچھی طرح پہچانتی ہے اور جس سے خانہ خدا اور حل وحرم کے سارے علاقے واقف ہیں۔

شیٔ معین یعنی مشارالیہ کی نزدیکی اور دوری کی حالت بیان کرنا۔ مثلاً هذا يوسف اشارہ قریب کے لئے ذالك اخوه اشارہ متوسط کے لئے۔ ذلك غلامه اشارہ بعید کیلئے۔

السوال الثالث (الف) ...... مواضع الوصل بالواو و يجب الوصل فى موضعين، الاول اذا اتفقت الجملتان خبرا او انشاء او كان بينهما جهة جامعة اى مناسبة تامة و لم يكن مانع من العطف.

(۱) عبارت کا دل نشین ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگائیے۔ (۳) وصل کے مذکورہ پہلے مقام کی مثالیں تحریر کیجئے۔ (۴) وصل کے دوسرے مقام کی تعریف کر کے مثال ذکر کیجئے۔

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② اعراب۔ ③ وصل کے مذکورہ پہلے مقام کی مثالیں۔ ④ وصل کے دوسرے مقام کی تعریف و مثال۔

☆ (۱) __ترجمہ:__ وصل بالواو کے مواضع۔ وصل بحرف الواو دو جگہوں میں واجب ہے۔ (۱) پہلی جگہ جب دونوں جملے خبری یا انشائی ہونے میں موافق ہوں اور ان دونوں کے درمیان کوئی وجہ جامع ہو یعنی ان میں مناسبت تامہ ہو اور ان دونوں میں عطف سے مانع کوئی چیز نہ ہو۔

☆ (۲) __اعراب:__ مَوَاضِعُ الْوَصْلِ بِالْوَاوِ وَ يَجِبُ الْوَصْلُ فِىْ مَوْضِعَيْنِ. اَلْاَوَّلُ اِذَا اتَّفَقَتِ الْجُمْلَتَانِ خَبَرًا اَوْ اِنْشَاءً اَوْ كَانَ بَيْنَهُمَا جِهَةٌ جَامِعَةٌ اَىْ مُنَاسَبَةٌ تَامَّةٌ وَ لَمْ يَكُنْ مَانِعٌ مِنَ الْعَطْفِ.

☆ __(۳) وصل کے مذکورہ پہلے مقام کی مثالیں:__ وجہ جامع کے معنی یہ ہیں کہ دونوں جملوں کے مسند الیہ اور مسند میں باہمی تعلق اس طرح سے ہو کہ پہلے جملے کے مسند الیہ میں لگاؤ ہو۔ مثلاً ان الابرار لفى نعيم وان الفجار لفى جحيم. میں وجہ جامع موجود ہے مذکورہ آیت میں دو جملے ہیں اور دونوں کو حرف عطف سے ملا دیا گیا ہے دیکھئے یہاں دونوں جملے خبری ہونے کے لحاظ سے متحد ہیں۔ ابرار اور فجار جو الگ الگ مسند الیہ ہیں ان دونوں میں تضاد کی نسبت وجہ جامع ہے

www.Bhalli.Info

اسی طرح ان کے تعیم اور تجیم میں ہونا دو علیحدہ علیحدہ مسند ہیں ان دونوں میں بھی تضاد کی نسبت
اسی طرح فلیضحکو اور فلیبکوا میں بھی تضاد کی نسبت ہے خواب سمجھ لیجئے۔

☆ **(۴) وصل کے دوسرے مقام کی تعریف و مثال:**

دوسری جگہ جب کہ ترک عطف سے خلاف مقصود کا وہم ہو جیسے تم جب کہو لا وشفاہ اللہ اس شخص کے جواب میں جو تم سے یہ پوچھتا ہے کہ کیا علی بیماری سے ٹھیک ہو چکا ہے؟ تو یہاں واؤ ترک کر دینے سے یہ وہم ہوتا ہے کہ تم علی کے لئے بددعا کر رہے ہو۔ حالانکہ تمہاری مراد اس قول سے علی کے لئے دعا کرنی ہے۔

السوال الثالث (ب) ...... و منها التذييل و هو تعقيب الجملة باخرى تشتمل على معناها تاكيدا لها و هو اما ان يكون جاريا مجرى المثل لاستقلال معناه و استغنائه عما قبله و اما ان يكون غير جار مجرى المثل لعدم استغنائه عما قبله.

(۱) عبارت کا مطلب خیز ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگا دیجئے۔ (۳) عبارت کی تشریح مثالوں کی روشنی میں کیجئے۔

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② اعراب۔ ③ تشریح مثالوں کی روشنی میں۔

☆ **(۱) ترجمہ:** تذییل ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک جملہ کے بعد دوسرا ایسا جملہ لایا جائے جو پہلے جملہ کے معنی پر مشتمل ہو اور اس کی تاکید ہو (اور وہ دو قسم پر ہے) پہلی قسم یہ ہے کہ جملہ ثانیہ ضرب المثل کے قائم مقام ہو اس سبب سے کہ اس کے معنی مستقل ہیں اور وہ اپنے ماقبل سے مستغنی ہے

☆ **(۲) اعراب:** وَ مِنْهَا التَّذْيِيْلُ وَ هُوَ تَعْقِيْبُ الْجُمْلَةِ بِاُخْرٰى تَشْتَمِلُ عَلٰى مَعْنَاهَا تَاكِيْدًا لَهَا وَ هُوَ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ جَارِيًا مَجْرَى الْمَثَلِ لِاسْتِقْلَالِ مَعْنَاهُ وَ اسْتِغْنَائِهِ عَمَّا قَبْلَهُ وَ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ غَيْرَ جَارٍ مَجْرَى الْمَثَلِ لِعَدَمِ اسْتِغْنَائِهِ عَمَّا قَبْلَهُ.

☆ **(۳) تشریح:** جیسا اللہ تعالیٰ کا قول۔ جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهو قا. یہاں جملہ ثانیہ یعنی ان الباطل کان زھو قا۔ جملہ اولیٰ کی تاکید ہے۔ ترجمہ آیت حق ظاہر ہوا اور باطل مٹ گیا اور یقیناً باطل مٹنے والی چیز ہی ہے۔ (اس سے ایک مستقل عام فائدہ کی طرف اشارہ کر دی گئی کہ باطل کی بقا نہیں ہے دیر سویر آخر کار مٹ کر ہی رہے گا) دوسری قسم یہ ہے کہ جملہ ثانیہ ضرب المثل کے قائم مقام نہ ہو اس لیے کہ وہ اپنے ماقبل سے بے نیاز نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ذلك جزينهم بما كفروا وهل نجازى الا الكفور۔ یہاں جملہ اپنے معنی کے لحاظ سے مستغنی نہیں ہے (یعنی یہ مشہور جملہ نہیں ہے جس طرح ان الباطل کان زھو قا۔ مشہور ہے اور ضرب کا خاص بدلہ ایسے لوگوں کو دیا کرتے ہیں جو کافر اور ناشکرے ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

الورقة السادسة

الادب العربی

مقاماتِ حریری (۵ مقامات)

www.Bhalli.Info

الورقة السادسة..... فی الادب العربی..... وفاق المدارس العربية باكستان..... شعبان ۱۴۲۹ھ
ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ..... للبنات ..... مجموع الدرجات۱۰۰ ..... الوقت ۳ساعات
ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحی تستحق عشر درجات

السؤال الأول (الف) ..... فدخلتها خاوی الوفاض بادی الانفاض الخ۔

عبارت مذکورہ پر اعراب لگایئے اور مخطوط کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کرتے ہوئے سلیس ترجمہ کیجئے۔

الجواب الاول (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب۔ ② مخطوط کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق۔ ③ ترجمہ۔

☆ **(۱) اعراب:** فَدَخَلْتُهَا خَاوِیَ الْوِفَاضِ بَادِیَ الْاِنْفَاضِ لَا اَمْلِكُ بُلْغَةً وَلَا اَجِدُ فِیْ جِرَابِیْ مُضْغَةً فَطَفِقْتُ اَجُوْبُ طُرُقَاتِهَا مِثْلَ الْهَائِمِ وَاَجُوْلُ فِیْ حَوْمَاتِهَا جَوَلَانَ الْحَائِمِ وَاَرُوْدُ فِیْ مَسَارِحِ لَمَحَاتِیْ وَمَسَائِحِ غَدَوَاتِیْ وَرَوْحَاتِیْ كَرِیْمًا اُخْلِقُ لَهٗ دِیْبَاجَتِیْ وَاَبُوْحُ اِلَیْهِ بِحَاجَتِیْ اَوْ اَدِیْبًا تُفَرِّجُ رُؤْیَتُهٗ غُمَّتِیْ وَتُرْوِیْ رِوَایَتُهٗ غُلَّتِیْ۔

☆ **(۲) مخطوطه کلمات:** خاوی: صیغہ اسم فاعل بمعنے خالی ماخوذ ہے از ضرب جو چیز جس کی وجہ سے آباد تھی اس کے چلے جانے کے بعد حیران اور پریشان ہو جائے جیسے کہ خوت الدار عن أهلها یہاں پر دار اهل دار کی وجہ سے آباد تھا لیکن اهل دار دار کو چھوڑ کر چلے گئے تو دار ویران ہوجائے گا بخلاف خالی کے اگر وہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جائیں تو اس کو خالی نہ کہا جائے جیسے خلا المفازة عن الاسد تو اگر شیر جنگل چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جائیں تو اس کو خالی نہ کہا جائے کہ وہ جنگل اس کے جانے کی وجہ سے ویران ہوگیا خاوی اور خالی میں فرق ہے اور ضرب سے معنے پیٹ خالی ہونے اور بھوکا ہونے کے آتے ہیں از سمع

الوفاض یہ وفضة کی جمع بمعنے چمڑے کا تیر دان اور چمڑے کا تھیلا جس کا اسفل حصہ مستوی ہو اور وہ تھیلہ جس میں چرواہے اپنا سامان اور کھانا رکھتے ہیں (توشہ دان) وفاض مصدر بھی مفاعلت کا ہے اس کے معنے جھاڑ دینے اور بستر کے برابر کرنے کے ہیں جس پر بیٹھا جائے اور وفاض اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں پانی ٹھہرا ہو اور اس کھال کو بھی جو چکی کے نیچے بچھاتے ہیں اور ضرب سے اس کے معنے جلدی کرنے اور دوڑنے کے آتے ہیں جیسے قوله تعالیٰ كانهم الی نصب یوفضون یہاں توشہ دان کے معنے ہیں۔ الانفاض: بمعنے جھاڑ دینا انفض الرجل اذا فنی زاده وماله اس کا مجرد نصر سے آتا ہے اور یہ لازمی متعدی دونوں طرح سے آتا ہے۔ بلغة: ایسا تھوڑا سا توشہ کہ جس سے آدمی اپنی زندگی بسر کر سکے او قلیل مابه الكفاف از نصر۔ جرابی: توشہ دان خواہ لکڑی کا ہو یا چمڑے کا جمع اجربة وفاض اور جراب میں عام خاص کا فرق ہے وفاض خاص ہے یعنی وہ توشہ دان جو خاص چمڑے کا ہو اور جراب عام ہے خواہ چمڑے کا ہو یا لکڑی کا اور سفط بمعنے چھوٹا صندوقچہ ڈبہ۔ سنگھار دان، عطردان اور محض تھیلا اور سفط بمعنے زنبیل چمڑے کا تھیلا پٹارہ اور جراب کے معنے تلوار کے میان کے اور چمڑے کے برتن اور کنویں کے جوف کے بھی آتے ہیں۔

مضغة وہ گوشت کا ٹکڑا جو چبایا ہوا ہو جمع مضغ ومضغات قرآن میں ہے فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما۔

اجوب: اجوف واوی از نصر مصدر جوبا شہروں کو قطع کیا اور شہروں کا سفر کیا باب افعال اس کے معنے جواب دینے کے ہوں گے اس کی وجہ مناسبت ظاہر ہے چونکہ جواب بھی سوال کو قطع کر دیتا ہے اس لیے جواب میں قطعت کے معنے موجود ہیں۔

اجول: اجوف واوی از نصر طواف کیا اور گھوما جول فی الارض بمعنے بہت زیادہ گھوما طواف کیا معظم حوما تھا زمین کے معظم حصہ کو کہتے ہیں یہ عام ہے جسے وسط بھی کہتے ہیں اور اس کے معنے گھومنے کے بھی آتے ہیں حام علی الشی وحوله حوما وحومانا بمعنے گھوما۔

مسارح: یہ مسرح کی جمع ہے بمعنے چراگاہ اور مصدر میمی چراگاہ چرنے کے لیے چھوڑ دینے کے معنے میں آتا ہے از باب فتح مصدر سرحاً وسروحاً بمعنے چرنا متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

لمحاتی: لمحة کی جمع ہے اصلی معنے گوشہ چشم سے دیکھنے کے ہیں اور یہ فتح سے آتا ہے بمعنے جھپا کے سے دیکھنا اور فقہ اللغة میں یہ ہے جب انسان کسی شئ کو پوری آنکھ سے دیکھے اس کو عنہ کہتے ہیں گوشہ چشم سے دیکھے اس کو لحظ کہتے ہیں جلدی سے دیکھے تو لمحة کہتے ہیں۔

مسائح مسیح جمع چال کو بھی مسیح اس لیے کہتے ہیں کہ وہ زمین پر بہت پھرے گا اور حضرت عیسیٰ کو مسیح اس واسطے کہتے کہ آپ بہت سیر کرتے تھے آپ کا کوئی مکان نہ تھا از ضرب مصدر سیاحة بمعنے چلنا پھرنا اور بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ فعائل کے وزن پر ہے مسیحة کی جمع بروزن فعیلة بمعنے مسیح کیا گیا اب یہ چرنے، چرانے یا چراگاہ کے معنے میں مستعمل ہے بعض کے نزدیک یہ مفاعل کے وزن پر ہے مسیحة کی جمع بروزن مفعلة سیاحت سے بمعنی سیر کرنا۔

غدواتی غداة کی جمع ہے بمعنے سویرا ورتڑکا اور قرآن شریف میں ہے بالغدو الآصال غدو کے معنے صبح کے وقت چلنے کے ہیں اور یہ رواح کی نقیض ہے غدوة کی جمع غدی آتی ہے اور غدیة کی جمع غدایا آتی ہے جیسے عشية وعشایا اور اسی سے غداء ہے وہ کھانا جو صبح کو اول دن میں کھایا جائے اور یہ عشاء کی نقیض ہے اور اس کی جمع اغدية آتی ہے اور مجرد نصر سے آتا ہے وروحاتی روحة کی جمع بمعنے ایک مرتبہ جانا اور شام کے وقت جانا اور یہ ضد صباح کی ہے مجرد نصر

www.Bhalli.Info

سے آتا ہے بمعنے آنا جانا آخر دن میں آنا و آخر دن میں جانا اس کا اطلاق سورج ڈھلنے سے رات تک ہوتا ہے اور شام کے وقت کام کرنا اس کا مصدر رواحاً اور روحا آتا ہے جو غدا یغدو کی ضد ہے۔

اخلق: اس کا مصدر اخلاق ہے بمعنے پرانا کرنا اور یہاں اول معنے مراد ہیں لازم متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے از باب کرم واخلق الثوب پرانا کپڑا ہوگیا واخلق الشباب جوانی ڈھل گئی اور اس کے معنے چکنا کر دینے کے بھی آتے ہیں نصر سے مجرد کے معنی پیدا کرنے کے ہیں۔

دیباجتی: یہ دیباچہ کا معرب ہے جس کے معنے اول کل شی وخیار کل شی کے ہیں لیکن یہاں اس سے مراد چہرہ ہے یا رخسار ہے اور اس کی وجہ مناسبت ظاہر ہے دیباج اصل میں اس کپڑے کو کہتے ہیں جس کا تانا بانا خالص ریشم کا ہو چونکہ اس سے مقصد عمدہ ہے اس لیے اب اس کے معنے اول کل شی وخیار کل شی کے ہوگئے اور اسی لیے رخسارہ کو بھی کہتے ہیں کہ چونکہ پہلی ملاقات میں اس کی نظر رخ پر پڑتی ہے اس میں من وجہ اولیت موجود ہے اسی وجہ سے کتاب کے دیباچہ کو دیباچہ کہتے ہیں کہ اس میں بھی اولیت موجود ہے کیونکہ وہ بھی چہرہ کی طرح دیکھتی ہے اور صاحب اقرب الموارد نے یہ کہا ہے کہ اخلق کا استعمال اس وقت ہوسکتا ہے کہ جب کوئی اپنا حال زار کسی کو سنائے یہاں کنایہ سوال اور ذات سے ہے

ابوح واحد متکلم کا صیغہ ہے اور یہ اجوف واوی ہے ہے از نصر اور یہ باء کے ذریعہ سے متعدی ہوجاتا ہے اس کا مصدر بوحا آتا ہے۔

غمتی: بمعنے اندوہ وغم وشتباہ امر از نصر۔

تروی یہ اراوہ سے مشتق ہے از باب افعال بمعنے سیراب کرنا یہ سمع سے آتا ہے اور ضرب سے اس کے معنے روایت کرنے اور نقل کرنے کے آتے ہیں غلتی غلته اور غل اور "غلل" ان سب کے معنے سخت پیاس وشدت تشنگی کے آتے ہیں اور یہ سمع سے آتا ہے اول جو پیاس کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے اس کو عطش کہتے ہیں اس کے بعد ظماء اس کے بعد صدی اس کے بعد غلة اس کے بعد لهبة اس کے بعد هیام اس کے بعد ادام اس کے بعد جوا (یہ اخیر درجہ ہے جو انسان کے لیے قاتل ہے) اور غلہ بالفتح کے معنے ماحصل اور پیداوار کو کہتے ہیں جمع غلات وغلل اور بالکسر بمعنے طوق جو قیدیوں کے گردن میں ڈالا جائے۔

☆ (۳) ترجمہ: چنانچہ میں وہاں اس حال میں داخل ہوا کہ میرا زادراہ (توشہ دان) ختم ہوچکا تھا اور اس کے جھاڑنے کا وقت ظاہر ہونے والا تھا (یعنی بالکل خالی ہوگیا تھا) اور میں قوت مایہ الکفاف کا بھی مالک نہ تھا اور میں اپنے توشہ دان (جھولی) میں ایک نوالہ بھی نہ پاتا تھا تو میں نے سرگردان عاشق کی طرح اس کے راستوں کو طے کرنا اور پیاسے جانور کی طرح اس کے میدان میں

گشت کرنا شروع کیا اور اپنے پیش نظر (سوالوں) نظر کی چراگاہوں اور اپنے صبح شام چلنے پھرنے کی جگہوں میں کسی ایسے سخی داتا کو تلاش کرنے لگا جس کے سامنے میں اپنی آبرو کو پرانا کروں اور میں اس کی طرف اپنی حاجت لے جاؤں اور دست سوال دراز کروں یا کسی ایسے ادیب کی تلاش میں جس کا دیدار میرا غم دور کردے اور جس کا بیان اور بات چیت میری پیاس بجھائے۔

(ب) ...... ولم یزل یحملق الی حتی خفت ان یسطو الخ.

مذکورہ عبارت اور اشعار پر اعراب لگایئے اور خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کرتے ہوئے سلیس ترجمہ کیجئے اور بتایئے مذکورہ اشعار کا پس منظر کیا ہے؟

الجواب الاول (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

(۱) اعراب۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔ (۳) ترجمہ۔ (۴) اشعار کا پس منظر۔

☆ (۱) اعراب: وَلَمْ يَزَلْ يُحَمْلِقُ اِلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ يَّسْطُوَ عَلَيَّ فَلَمَّا اَنْ خَبَتْ نَارُهٗ وَتَوَارٰى اُوَارُهٗ اَنْشَدَ.

لَبِسْتُ الْخَمِيْصَةَ اَبْغِي الْخَبِيْصَةَ ... وَاَنْشَبْتُ شِصِّيْ فِيْ كُلِّ شِيْصَةٍ

وَصَيَّرْتُ وَعْظِيْ اُحْبُوْلَةً ... اُرِيْغُ الْقَنِيْصَ بِهَا وَالْقَنِيْصَةَ

وَاَلْجَاَنِيَ الدَّهْرُ حَتّٰى وَلَجْتُ ... بِلُطْفِ احْتِيَالِيْ عَلَى اللَّيْثِ عِيْصَهٗ

خط کشیدہ کی تحقیق:

یحملق: از بعثر اس کا مصدر حملاق حملوق آتا ہے بری اور تیز نظر سے دیکھنے کے اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کے معنے آتے ہیں۔ یسطو: یہ سطوۃ سے ماخذ ہے از نصر بمعنے حملہ کرنا، قصد ہونا، غالب ہونا یعنی وہ اس پر کودا اور اس پر حملہ کیا اور اس پر زبردستی کی ان خبت ان زائدہ ہے خبت بمعنے سکنت از نصر خبا یخبو خبواً بمعنے آگ بجھ گئی خبالہ یعنی اس کی تیزی ختم ہوگئی۔

اوارہ: بالضم گرمی پیاس اور سورج کی گرمی اور اس کی لپیٹ۔ الخميصة: یہ خمیص کا مؤنث ہے بمعنے منقش چوکور سیاہ کمبل جمع خمائص الخبیصة بمعنے لطیف حلوا یہ فعلیۃ کے وزن پر ہے مفعولۃ کے معنے میں یعنی وہ حلوا جس میں چھوہارے وغیرہ ملا دیے گئے ہوں اور خود گھی ملا کر کھاتے ہوں از ضرب انشبت اس کا مصدر انشاب ہے اس کے معنے پنجہ گاڑھ دینے، مضبوط کرنے اور لٹکانے کے آتے ہیں اس کا مجرد سمع سے آتا ہے اور یہ نشب سے ماخوذ ہے جس کے معنے پنجہ گاڑھ دینے کے آتے ہیں اور اس کے معنے جال کے بھی آتے ہیں۔ شصی شص بالفتح وہ ٹیڑھا لوہا جس سے چھوہارے توڑے جائیں اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ مچھلی کے کانٹے کو کہتے ہیں جمع شصوص اور اس کے معنے چور کے بھی آتے ہیں اور بالکسر وہ لوہا جو لکڑی میں لگا ہو اور اس سے پھل وغیرہ توڑا جائے۔

www.Bhalli.Info

وعظ: مصدر بمعنے نصیحت از ضرب اُحبولة یہ حبل سے ماخذ ہے بمعنی رسی اور مراد جال ہے جمع حبائل من از نصر اربع اس کا مصدر اراغة ہے اور یہ راغ یروغ روغا وروغانا سے مشتق ہے از نصر بمعنے طلب کرنا مائل ہونا اور اراغة کے معنے مائل کرنے اور طلب کرنے کے آتے ہیں قرآن میں ہے فراغ علیهم ضربا بالیمین القنیص شکار از ضرب قیص زشکار کو کہتے ہیں۔ اور قنیصة مادہ شکار کو اس میں تصریح ہے یا مطلق شکار کو کہتے ہیں یا مخصوص ہے بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ مطلق ہے مچھلی کے شکار کو کہتے ہیں اور یہ مذکر ومؤنث دونوں کے لیے مستعمل ہے اور یہ اضداد میں سے ہے بہا اس کی ضمیر احبولة کی طرف راجع ہے۔ ولجت: اس کا ولوج مصدر ہے بمعنے داخل ہونا مثال واوی ہے از ضرب احتیالی یہ حیلہ سے مشتق ہے بمعنے تدبیر وحیلہ سازی اور یہ نصر سے آتا ہے۔

عیصه: اس میں ہا ضمیر کی ہے اور عیص کے معنے شیر کی جھاڑی کے ہیں اور اس کے اصلی معنے الکثیر الملتف من الشجر کے ہیں (جہاں درخت جنگل میں بہت ہوں اور وہ پاس ہوں) اس سے مراد شیر کے رہنے کی جگہ کے ہیں جمع عیصان واعیاص۔

☆ (۳) ترجمہ: اور وہ مجھے مسلسل گھورتا رہا یہاں تک کہ میں ڈر گیا کہ وہ مجھ پر حملہ نہ کردے۔ جب اس کے غصہ کی آگ بجھ گئی اور شدت حرارت چھپ گئی تو اس نے یہ شعر پڑھے:

میں نے دھاری دار چادر پہنی ہے	اور میں نے اپنا پنجہ گاڑ دیا ہر شکار میں
اور میں نے بنایا اپنے وعظ کو پھندا	جس سے میں نر اور مادہ کا شکار کرتا ہوں
اور مجھے مجبور کیا زمانے نے حتیٰ کہ میں گھس گیا	حسن تدبیر سے شیر کی کچھار میں

☆ (۴) پس منظر: جب بوڑھے نے تقریر ختم کی اور چلنے لگا تو سب لوگوں نے اسے نذرانے دیے پھر اس نے سب کو رخصت کیا اور چلا آیا میں بھی اس کے پیچھے ہو آیا آخر کار وہ ایک غار میں داخل ہو گیا میں بھی کچھ توقف کے بعد غار کے اندر گیا تو کیا دیکھا کہ بوڑھے کے سامنے ایک شاگرد ہے اور ان کے آگے میدے کی روٹی اور بکری کا بھنا ہوا بچہ اور شراب کا مٹکا رکھا ہے یہ دیکھ کر میں نے اس سے پوچھا ارے ظاہر ویسا باطن ایسا اس پر اس کو بہت غصہ آیا پھر جواب دیا کہ واقعی میں نے کمانے کے لئے سارا ڈھونگ رچا رکھا ہے اس کے بعد اس نے مجھے کہا کہ کھانا کھاؤ، وگرنہ کچھ کہو میں نے اس کے شاگرد کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا یہ بوڑھا کون ہے؟ اس نے جواب دیا ابو زید مروجی ہے مجھے اس پر تعجب ہوا اس کے بعد وہاں سے واپس لوٹ آیا۔

السوال الثانی (الف) ——— ولبثنا علی ذلك برهة ينشی لی كل يوم نزهة الخ۔
مذکورہ بالا عبارت پر اعراب لگانے کے بعد مخطوط الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کرتے ہوئے سلیس ترجمہ کیجئے۔

الجواب الثانی (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں
(۱) اعراب۔ (۲) مخطوطہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔ (۳) ترجمہ۔

☆ (۱) اعراب: وَلَبِثْنَا عَلَى ذٰلِكَ بُرْهَةً يُنْشِئُ لِيْ كُلُّ يَوْمٍ نُزْهَةً وَيَدْرَأُ عَنْ قَلْبِيْ شُبْهَةً إِلَى أَنْ جَذَحَتْ لَهُ يَدُ الْإِمْلَاقِ كَأْسَ الْفِرَاقِ وَأَغْرَاهُ عَدَمُ الْعُرَاقِ بِتَطْلِيْقِ الْعِرَاقِ وَلَفَظَتْهُ مَعَاوِزُ الْإِرْفَاقِ إِلَى مَفَاوِزِ الْآفَاقِ وَنَظَمَهُ فِيْ سِلْكِ الرِّفَاقِ خُفُوْقُ رَايَةِ الْإِخْفَاقِ۔

☆ (۲) مخطوطه الفاظ کی تحقیق: برهة: بالضم یا بالفتح مشہور یہ ہے کہ اس کے معنے زمانہ قلیل کے ہیں لیکن تحقیق یہ ہے اس کے معنے مدت طویل کے آتے ہیں جمع برہ برهات۔ نزهة: بمعنے دور ہونا فلاں نزہ یعنی وہ بری عادتوں سے دور ہے اب اسکے معنے فائدے اور پاکیزگی کے ہو گئے ہیں اور تنزہ بھی اس سے مشتق ہے اور یہ مشہور ہے کہ تنزہ کے معنے سیر کے نہیں آتے ہیں لیکن ابن سکیت نے تصریح کی ہے کہ تنزہ کے اصلی معنے باغ میں جانے کے ہیں پھر اس کے معنے مطلق سیر کے ہو گئے یدراہ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف از فتح اس کا مصدر درء بمعنے دفع کرنا قرآن میں ہے ویدرء عنها العذاب ان تشهد الخ۔

الاملاق: بمعنے تنگدست ہونا محتاج ہونا قرآن میں ہے خشية املاق مجرد اس کا ملقه ہے بمعنے سخت پتھر چونکہ مفلس بھی گویا سخت پتھر کا صاحب بن گیا ہے اور اس سے کسی کو فیض نہیں یا یہ ملق بفتح لام سے ماخذ ہے بمعنے کشادہ زمین چونکہ مفلس بھی زمین پر پڑا رہتا ہے اور خود ملقة کے معنے چکنے پتھر کے بھی آتے ہیں اور اس کے دوسرے معنے مرد کا غصہ میں آجانا اور اس کے معنے حریص کے بھی آتے ہیں اور اس کے دوسرے معنے کتے کو شکار پر بھڑکا دینا۔ الفراق: مصدر بمعنی جامد مفرق مانند فرقة ٹولی جماعت اغراہ مصدر اغرا ہے از افعال بمعنی برانگیختہ کرنا الغر بمعنی چمٹ جانا سمع کے بمعنی حوض کا سرد ہونا۔

العراق: جامد بضم العین یہ عرق کی جمع ہے وہ ہڈی جس پر گوشت نہ رہا ہو اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ عرق کی جمع اس وزن پر نہیں آتی ہے یہ ان کا کہنا درست نہیں اس لیے کہ اس کے وزن پر جمع بہت پائی جاتی ہے جیسے رب کی جمع رباب اور توام کی جمع توام اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ عرق وہ ہڈی جس پر گوشت ہو بخلاف عظم کے جس پر گوشت نہ ہو۔

عراق بکسر العین یہ شہر کا نام ہے معاوز مصدر یا یہ معوز کی جمع ہے اس کے معنے ضرورت کے وقت نہ ملنا یا یہ معوز مصدر میمی کی جمع ہے بمعنے مطلق ناکامیابی اور سمع سے آتا ہے اس کے معنے معدوم ہونے کے آتے ہیں۔

الارفاق مصدر بمعنی جامد یہ رفیق سے ماخوذ ہے بمعنے نفع دینا اور اٹھانا یا رفیق بنانا اور رفق

www.Bhalli.Info

عنف کی ضد ہے۔

خفوق جاد بمعنی حرکت کرنا از ضرب الاخفاق یہ مصدر ہے بمعنی محروم ہو اور نقصان میں رہنا۔

☆ (۳) ترجمہ: اور میں ایک زمانے تک اسی حالت پر رہا وہ ہر روز میرا دل بہلاتا اور میرے دل سے شبہوں کو دور کرتا رہتا تھا یہاں تک کہ تنگدستی نے اس کے منہ سے فراق کا پیالہ ملا دیا اور ایک بڑی تنگ کے نہ ہونے (محتاجگی) نے اسکو عراق چھوڑنے پر آمادہ کر دیا اس کی تھیدستی (سہولت کے نہ ہونے) نے اسکو دنیا کے جنگلوں کی طرف پھینکا۔

اور اس کی نامرادی (بدبختی) نے ہمسفروں کے رشتے میں اس کو پرو دیا لہذا اس نے کوچ کیلئے اپنے ارادے کی تلوار پر باڑ دھر رکھی۔

(ب)...... فلبثنا نرقبه رقبة الاعياد ونستطلعه بالطلائع والرواد الخ.

مذکورہ عبارت پر اعراب لگائیے اور خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کے بعد سلیس ترجمہ کیجئے۔

الجواب الثانی (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب۔ ② خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔ ③ ترجمہ۔

☆ (۱) اعراب: فَلَبِثْنَا نَرْقُبُهُ رَقْبَةَ الْاَعْيَادِ وَنَسْتَطْلِعُهُ بِالطَّلَائِعِ وَالرُّوَّادِ اِلٰى اَنْ هَرِمَ النَّهَارُ وَكَادَ جُرُفُ الْيَوْمِ يَنْهَارُ فَلَمَّا طَالَ اَمَدُ الْاِنْتِظَارِ وَلَاحَتِ الشَّمْسُ فِى الْاَطْمَارِ قُلْتُ لِاَصْحَابِىْ قَدْ تَنَاهَيْنَا فِى الْمُهْلَةِ وَتَمَادَيْنَا فِى الرِّحْلَةِ اِلٰى اَنْ اَضَعْنَا الزَّمَانَ وَبَانَ اَنَّ الرَّجُلَ قَدْ مَانَ.

☆ (۲) خط کشیدہ کی تحقیق:

نرقبه: صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معروف بمعنے انتظار کرنا از نصر رقبة مصدر بکسر الراء بمعنی انتظار کرنا الاعیاد یہ عید کی جمع ہے اور عید کو عید اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ ہر سال میں لوٹ کر آتی ہے۔ بالطلائع: یہ طلیعہ کی جمع ہے جمع مؤنث مکسر صفت مشبہ وہ چھوٹا طائفہ جو باقی لشکر سے آگے بڑھ گیا ہو انتقام کے لیے اور اس لیے کہ تاکہ دشمن کے حالات معلوم ہو جائیں اور اس کو مقدمة الجیش بھی کہتے ہیں انکی تعداد ہزاروں بھی اور بعض نے تین چار آدمی کی تحدید کی ہے اور یہ واحد اور جمع دونوں میں مستعمل ہے۔ والرواد: یہ رائد کی جمع ہے وہ طائفہ جو لشکر کے لیے گھاس اور پانی طلب کرنے کے لیے گیا ہو اب مطلق آگے بڑھنے کے آتے ہیں

هرم از سمع واحد مذکر غائب فعل ماضی موصوف جمع مذکر مکسر اسم فاعل جس کے معنے بوڑھا ہونے اور کمزور ہونے کے ہیں یہ صفت کا صیغہ ہے جمع هرمون وهرمى اور اس کا مونث هرمة آتا ہے جمع هرمات، وهرمى۔ جرف: جاد بضم الجیم والراء وسکون الراء دریا کا وہ کنارہ جسے پانی نے کاٹ دیا ہو

اور گرنے کے قریب ہو جمع اجراف وجروف از نصر قرآن میں ہے علی شفا جرف هار ينهار واحد مذکر غائب مضارع معروف اور جامد از انفعال بمعنے منہدم ہونا۔

لاحت: واحد مؤنث غائب فعل ماضی معلوم بمعنی غایت اخری حد جمع اخر از نصر لاح الشی اور وہ ظاہر ہو ولاح البرق جبکہ بجلی چمکے ولاح النجم جبکہ ستارہ نکلے از نصر۔ الاطمار جامد اس کا واحد طمر بمعنے پرانا کپڑا یا پرانی چادر لاحت الشمس فی اطمار یعنی آفتاب زرد رنگ کا ہو گیا اور اس کی روشنی جاتی رہی اور یہ ضرب المثل ہے اور اطمار شمس سے حال واقع ہے۔ تمادینا: صیغہ جمع متکلم فعل ماضی معروف از تفاعل مدی سے مشتق ہے بمعنے مدت اور غایت کے ہیں مداة جبکہ اس کو مہلت دی جائے والداہ فلانا جبکہ اس کو مہلت دے۔

اضعنا: صیغہ جمع متکلم فعل ماضی معروف از افعال یقال اضاعه اس کو ضائع کیا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔ مان: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف اس کا مصدر مین ہے از ضرب مان الرجل مينا جبکہ وہ جھوٹ بولے جمع مئین متون۔

(۳) ترجمہ: ہم عید کے چاند کی طرح بہت دیر اس کے منتظر رہے اور دشمن کو تلاش کرنے والی اور آب وگیاہ ڈھونڈنے والی نظروں سے اس کو تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ دن بوڑھا ہوا اور قریب تھا کہ وہ غائب ہو جائے پس جب مدت انتظار بہت طویل ہو گئی اور آفتاب پھٹے کپڑوں میں ظاہر ہوا (غروب ہونے لگا) تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اب تو انتظار کی حد ہو گئی اور کوچ کرنے میں بڑی تاخیر ہو چلی ہم نے اتنا وقت بیکار ضائع کیا اور اب یہ ظاہر ہے کہ جھوٹ بول گیا۔

السوال الثالث (الف)...... ولا اسم العالي بمرعاتي ولا اصافي من يابى التصافي الخ.

مذکورہ بالا عبارت پر اعراب لگانے کے بعد مخطوط الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کرتے ہوئے سلیس ترجمہ کیجئے۔

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب۔ ② مخطوط الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق۔ ③ ترجمہ۔

(۱) اعراب: وَلَا اَسِمُ الْعَالِيَ بِمُرَاعَاتِيْ وَلَا اُصَافِيْ مَنْ يَاْبَى التَّصَافِيْ وَلَا اُوَاخِيْ اِلَّا الْاَوَاخِيْ وَلَا اُمَالِيْ مَنْ يُخَيِّبُ آمَالِيْ وَلَا اُبَالِيْ مَنْ صَرَمَ حِبَالِيْ وَلَا اُدَارِيْ مَنْ جَهِلَ مِقْدَارِيْ وَلَا اُعْطِيْ زِمَامِيْ مَنْ يُخْفِرُ ذِمَامِيْ وَلَا اَبْذُلُ وِدَادِيْ لِاَضْدَادِيْ وَلَا اَدَعُ اِيْعَادِيْ لِلْمُعَادِيْ وَلَا اَغْرِسُ الْاَيَادِيْ فِيْ اَرْضِ الْاَعَادِيْ وَلَا اَسْمَحُ بِمُوَاسَاتِيْ لِمَنْ يَفْرَحُ بِمَسَاءَتِيْ وَلَا اَرَى الْتِفَاتِيْ اِلٰى مَنْ يَشْمَتُ بِوَفَاتِيْ وَلَا اَخُصُّ بِحِبَائِيْ اِلَّا اَحِبَّائِيْ.

www.Bhalli.Info

☆ (۲) مخطوطہ الفاظ کی تحقیق:

لاأسم: صیغہ واحد متکلم فعل نہی بلا یہ وسم سے ماخوذ ہے از ضرب بمعنے علامت اور داغ لگانا اور یہاں خیر اور کرم کا ظاہر کرنا مراد ہے العاقی اسم فاعل از نصر اس کا مصدر عتو ہے جمع عداۃ بمراعاتی مصدر متکلم کی طرف مضاف باب مفاعلت کا مصدر ہے بمعنے محافظت ورعایت کرنا۔ اصافی از صیغہ واحد متکلم نفی بلا مادہ مفاعلت اس کا مصدر مصافات ہے بمعنے خالص دوستی کرنا۔ لاامالی: واحد متکلم نفی بلا از مفاعلہ اس کا مصدر ممالات ہے بمعنی مدد کرنا یخیب صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف از تفعیل محروم کرنا۔ حبالي جامد: یہ حبل کی جمع ہے بمعنے رسی۔ لا اداری: صیغہ واحد متکلم نفی بلا اس کا مصدر مدارات ہے از مفاعلہ بمعنے نرمی کرنا از ضرب۔ مقدار بمعنے توانائی و اندازہ و پیمانہ جمع مقادیر اور یہاں مراد اس سے قدر و مرتبہ اور عزت ہے۔ زمامی بالکسر جس سے کوئی چیز باندھی جائے مہار، باگ، نکیل، لگام جمع ازمۃ اور زمام النعل کے جوتے کے تسمہ کے آتے ہیں اور زمام قومہ کے معنے سردار کے آتے ہیں اور ذال سے اس کے معنے وعدہ کے آتے ہیں اور بالضاد والمعجمۃ وہ چیز جو چیزوں کو آپس میں ملادے یخفر اخفار مصدر از افعال بمعنے وعدہ کو توڑنا از نصر وضرب ذمامی بمعنے عہد و امان و تاوان اور حق و حرمت جمع ذمم۔ ودادی: اس کے معنے محبت اور دوستی کے آتے ہیں اور یہ مصدر ہے جو سمع سے آتا ہے ومودۃ بمعنے خواہش کرنا اور محبت کرنا۔ لاضدادی جامد یہ ضد کی جمع ہے بمعنے مخالف و دشمن از نصر۔ للمعادی: از مفاعلہ اس کا مصدر معاداۃ آتا ہے واحد معد جس کے معنے ظاہر اور باطن دونوں طرح سے دشمنی کرنے کے آتے ہیں عادی فلانا جبکہ وہ جھگڑا کرے اور وہ اس کا دشمن بھی ہو۔ الایادی ایدی کی جمع ہے اور ایدی ید کی جمع ہے لیادی کا اکثر استعمال نعمت کے معنے میں ہوتا ہے۔ الطماعی (باب افتعال کا مصدر ہے بمعنی جھگڑنے کے۔ یشمت: اس کا مصدر شماتت ہے جس کے معنے دشمن کی کسی مصیبت پر خوش ہونے کے ہیں از سمع۔ بحباتی: بالکسر یہ مصدر ہے جمع مذکر مکسر صفت ہے اس کے معنے عطا کے ہیں از نصر۔ احبالی یہ حبیب کی جمع ہے بمعنے دوست، عاشق معشوق اور حبیب کی جمع احبۃ اور احباب بھی آتی ہیں۔

ترجمہ: اور اپنے رعایت کا داغ اور مہر و مہربانی بھی اپنے دشمن پر صرف نہیں کرتا اور جو شخص میرے دینے سے انکار کرے میں اس سے خالص محبت نہیں رکھتا اور جو شخص اسباب ذرائع عزت کو چھوڑ دے تو میں اس سے کبھی بھائی چارہ نہیں کرتا اور جو شخص میری امیدیں پوری نہ کرے تو میں کبھی اس کی مدد نہیں کرتا جس نے میرا رشتہ محبت توڑ دیا میں اس کی کبھی پرواہ نہیں کرتا اور جو شخص میری قدر و منزلت نہ پہچانتا ہو تو میں اس سے کبھی نرمی نہیں کرتا اور جو آدمی میرا عہد و پیمان توڑ دے تو میں اس کو

کبھی اپنی مہار نہیں بخشتا اور میں اپنے دشمنوں پر اپنی محبت کبھی صرف نہیں کرتا اور میں اپنے دشمنوں کو دھکا تا رہتا ہوں اور میں اعداد (دشمنوں) کی زمین میں کبھی نعمتوں کا درخت نہیں لگاتا اور جو شخص میری برائی سے خوش ہو میں اس کی کبھی غم خواری نہیں کرتا اور جو آدمی میری موت سے خوش ہو میں اس کو کبھی نظر عنایت سے نہیں دیکھتا میں سوائے اپنے احباب کے کسی کے ساتھ اپنی بخشش کو مخصوص نہیں کرتا۔

(ب) ...... حییتم یا اهل هذ المنزل الخ

مذکورہ اشعار پر اعراب لگائیے اور خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کرتے ہوئے سلیس ترجمہ کیجئے اور دوسرے اور تیسرے شعر کی ترکیب نحوی کیجئے۔

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

(۱) اعراب۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق۔ (۳) ترجمہ۔ (۴) دوسرے تیسرے شعر کی ترکیب۔

☆ (۱) اعراب:

حُيِّيْتُمْ يَا أَهْلَ هٰذَا الْمَنْزِلِ ... وَ عِشْتُمْ فِيْ خَفْضِ عَيْشٍ خَضِلِ

حَيَّاكُمْ لِابْنِ سَبِيْلٍ مُرْمِلٍ ... نِضْوِ سُرًى خَابِطِ لَيْلٍ أَلْيَلِ

طَوَى الْحَشٰى عَلَى الطَّوٰى مُشْتَمِلٍ ... مَا ذَاقَ مُذْ يَوْمَيْنِ طَعْمَ مَأْكَلٍ

وَ لَا لَهٗ فِيْ أَرْضِكُمْ مِنْ مَوْئِلٍ ... وَ قَدْ دَجَا جُنْحُ الظَّلَامِ الْمُسْبِلِ

☆ (۲) خط کشیدہ کی تحقیق:

حییتم: صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل ماضی مجہول اس کا مصدر تحیت ہے یعنی السلام علیکم یا حیاکم الله کہنا (یعنی تمہیں زندہ رکھے) وفی التنزیل واذا حییتم بتحیة الخ۔ عشتم: اس کا مصدر عیش ہے بمعنے زندہ رہنا عاش یعیش عیشاً وعیشة ذا حیاة از ضرب خفض اس کے اصل معنے نرمی اور فراخی حال کے ہیں اب اس کا استعمال عیش اور سہولت میں ہونے لگا ہے اور اس کے معنے آرام اور پستی کے بھی آتے ہیں خضل: مصدر بکسر بمعنی تر و تازہ از سمع۔ مرمل اسم فاعل وہ شخص جس کا توشہ ختم ہو جائے رمل رایت اجل رمل محتاج آدمی۔ نضو: جامد وہ لاغر حیوان جو رات کے چلنے سے بہت دبلا ہو جائے۔ جمع انضاء سرے مصدر ھدی کے وزن پر یہ مصدر ہے بمعنے رات کا سفر اور عرب کا قول ہے عند الصباح یحمد والقوم السرایے یہ مثال ایسے وقت بولتے ہیں کہ تکلیف برداشت کرنے میں آرام کی امید ہو اور ابن السرایے رات کا مسافر۔ خابط اسم فاعل لیل از ضرب یعنی یہ چال کی قسم ہے جو ٹھیر کر چلے۔ الیل جامد بمعنے سخت کالی طویل رات جیسے لیل لائل اور لیل الیل یہ تاکید کے لیے استعمال کیا گیا ہے جیسے عوب العربا یعنی خالص عرب۔ جوی یہ

www.Bhalli.Info

جاد مصدر ہے عشق سوزش غم وعشق۔ الحشی جاد مقصور بمعنے انتڑیاں حشو الطوی مصدر بمعنے اس کے معنی مجازی بھوک کے ہیں از سمع مشتمل۔

طعم: مصدر بالفتح بمعنے مزہ جمع طعوم اور کھانے کی خواہش رجل ذو طعم یعنی وہ صاحب عقل اور تجربہ والا ہے۔

مومل اسم فاعل بمعنے جائے از ضرب دجا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف از دجا اللیل یعنی جبکہ رات تاریک ہو۔

المسبل از افعال بمعنے لٹکانے والا اسبل الستر جبکہ وہ پردہ لٹکائے واسبل الدمع جبکہ وہ آنسو بہائے واسبل الماء جبکہ وہ پانی گرائے واسبل الطریق جبکہ وہ آمد ورفت والا ہو واسبل السماء جبکہ پانی برسے واسبل الدمع جبکہ بکثرت آنسو بہے یا بکثرت بارش ہو واسبل الزرع جبکہ خوشہ نکلے واسبل علی فلان جبکہ وہ کسی کے خلاف بہت گفتگو کرے۔

☆ (۳) ترجمہ: اس گھر کے رہنے والوتم زندہ رہو اور تم عیش وعشرت میں بسر کرو کیا تمہارے پاس ایسے مسافر کے لیے کچھ ہے جو محض محتاج ہے اور رات کو وہ چلتے چلتے بہت تھک گیا اور بھوک کی وجہ سے سوزش اندرونی (باطنی) میں جلتا ہے جس نے دور دراز سے کچھ کھانے کا مزہ چکھا تک نہیں ہے اور ہر طرف چھائی ہوئی اندھیری رات میں اس کے واسطے تمہاری زمین میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

☆ (۴) **دوسرے شعر کی نحوی ترکیب:**

ما استفہامیہ عند لفظا منصوب مضاف کم ضمیر محلا مجرور مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا کائن کا۔ ل حرف جار ابن مضاف السبیل مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف متعلق ہوا کائن کے مرمل صفت اول نضو صفت ثانی سری صفت ثالث خابط مضاف لیل موصوف الیل اس کی صفت موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا خابط کا خابط اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت ہوئی ابن کی ابن اپنی چاروں صفت سے مل کر جار ہوا مجرور کا جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائن کا اسم فاعل اپنے موصوف سے مل کر متعلق ہوا خبر مقدم کے مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تیسرے شعر کی نحوی ترکیب:

جوی مضاف الحشی مضاف الیہ مضاف مضاف مل کر ابن سبیل کی چوتھی صفت علی الطوی متعلق مقدم ہے مشتمل علی الطوی پانچویں صفت ما ذاق جملہ فعلیہ ابن سبیل کی طرف ضمیر راجع مذ خبر مقدم یومان مبتدا مؤخر ما ذاق فعل سے متعلق ہوگا طعم ماکل ذاق کے لئے مفعول ہے۔

الورقة السادسة......فی الادب العربی......وفاق المدارس العربیة باکستان......شعبان ۱۴۳۰ھ

ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالیة ...... للبنات ...... مجموع الدرجات۱۰۰ ...... الوقت ۳ساعات

ملحوظہ: اجب عن احد الشقین من کل سوال فقط ان اجبت بالعربیة الفصحی تستحق عشر درجات

السؤال الأول (الف) ...... وارجوان لا اکون فی هذا الهذر الخ.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں۔ (۲) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

الجواب الاول (الف) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

(۱) اعراب وترجمہ۔ (۲) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق۔

☆ (۱) **اعراب:** وَاَرْجُوَانْ لَا اَكُوْنَ فِيْ هٰذَا الْهَذَرِ الَّذِيْ اَوْ رَدْتُهٗ وَالْمَوْرِدِ الَّذِيْ تَوَرَّدْتُهٗ كَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهٖ بِظُلْفِهٖ وَالْجَادِعِ مَارِنَ اَنْفِهٖ بِكَفِّهٖ فَاَلْحَقُ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا الَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا علی انی وَاِنْ اَغْمَضَ لِيَ الْفَطِنُ الْمُتَغَابِيْ وَنَضَحَ عَنِّي الْمُحِبُّ الْمُحَابِيْ لَا اَكَادُ اُخْلَصُ بِنْ غُمْرٍ جَاهِلٍ اَوْذِيْ غِمْرٍ مُتَجَاهِلٍ،

ترجمہ:

اور مجھے امید ہے کہ میں اس بے ہودہ گوئی میں جس کو میں نے خود لکھا ہے نہ ہوں گا اور اس گھاٹ میں جس میں میں اتر چکا ہوں اس شخص کی مانند ہوں گا جو اپنے کھر سے موت تلاش کرنے والا ہو اور اپنے ناک کے نتھنے کو اپنے ہاتھ سے ہی کاٹنے والا ہو تو میں ملحق کر دیا جاؤں ان لوگوں کے ساتھ جو اعمال کے اعتبار سے نقصان میں ہیں اور دنیاوی زندگی میں ان کی کوشش گمراہ ہوگئی ہے درآنحالیکہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں۔ علاوہ بریں اگرچہ چشم پوشی کرے مجھ سے وہ زیرک جو خود کو بے وقوف سمجھتا ہے اور مخلص دوست میری جانب سے مدافعت کرے اور میں نادان جاہل اور کینہ ور انجان بننے والے شخص سے نہیں بچ سکتا۔

☆ (۲) **خط کشیدہ کی تحقیق:**

الهذر مصدر بکواس، بیہودہ گفتگو (س) بیہودہ ہونا

اوردتہ صیغہ واحد متکلم باب افعال بمعنی لانا۔

توردتہ صیغہ واحد متکلم باب تفعل بمعنی وارد ہونا اترنا۔

حتف موت ج حتوف

جادع کاٹنے والا صیغہ واحد مذکر باب فتح اسم فاعل۔

www.Bhalli.Info

اغمض صیغہ واحد مذکر غائب باب افعال بمعنی چشم پوشی کرنا۔

غمر بہت پانی، سمندر کا حصہ، ناتجربہ کار، جاہل۔

و (ب) انظن ان استنفعك حالك اذ ان ارتحالك اوينقذك مالك حين توبقك اعمالك او يغنى عنك ندمك الخ.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ (۲) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

الجواب الأول (ب) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق۔

☆ (۱) اعراب: اَتَظُنُّ اَنْ سَتَنْفَعُكَ حَالُكَ اِذْ اَنَى ارْتِحَالُكَ اَوْيُنْقِذُكَ مَالُكَ حِيْنَ تُوْبِقُكَ اَعْمَالُكَ اَوْ يُغْنِيْ عَنْكَ نَدَمُكَ اِذَا زَلَّتْ قَدَمُكَ اَوْ يَعْطِفُ عَلَيْكَ مَعْشَرُكَ يَوْمَ يَضُمُّكَ مَحْشَرُكَ، هَلَّا انْتَهَجْتَ مَحَجَّةَ اهْتِدَائِكَ وَ عَجَّلْتَ مُعَالَجَةَ دَائِكَ وَفَلَلْتَ شَبَاةَ اعْتِدَائِكَ وَ قَدَعْتَ نَفْسَكَ فَهِيَ اَكْبَرُ اَعْدَائِكَ.

ترجمہ:

کیا تونے یہ خیال کرلیا ہے کہ جب تیری موت آئے گی تو یہ تیری حالت (مال وعزت) تجھ کو کچھ نفع پہنچائے گی؟ یا جب تیرے اعمال وافعال تجھ کو ہلاک کریں گے تو تیرا مال تجھ کو رہائی دے گا۔ یعنی چھڑائے گا یا خلاصی دلائے گا۔ یا جب تیرے قدم لڑکھڑانے (پھسلنے) لگیں تو تیری پشیمانی تجھ کو کچھ نفع دے گی یا جس روز تجھے محشر جمع کرے گا تو کیا تیری قوم تیرے ساتھ مہربانی سے پیش آئے گی تو اپنے ہدایت کے رستہ کو کیوں نہیں اختیار کرتا اور تو اپنے مرض کے علاج میں کس لئے جلدی نہیں کرتا اور تو اپنے ظلم کی تیز (دھار) کو کس لیے کند نہیں کرتا اور تو اپنے نفس سے کیوں نہیں بچتا (رکتا) کیوں کہ وہ تیرا بڑا دشمن ہے۔

☆ (۲) خط کشیدہ کی تحقیق:

ينقذك انقاذ اس کا مصدر ہے از باب افعال بمعنے چھٹکارا پانا وچھڑا دینا اور اس کا ثلاثی مجرد نصر سے آتا ہے بمعنے جانور یا درندہ سے کوئی چیز چھڑا لینا۔ ينقذ نقذا بمعنے نجا (یعنی نجات دلائی) توبقك اس کا مصدر ایباق ہے اور یہ وبق وبقا سے مشتق ہے بمعنے ہلاک ہونا اور یہ ضرب اور حسب سے آتا ہے۔ زلّت مصدر زلل وزلة بمعنے پھسلنا۔ زل عن الحق والصواب یعنی وہ منحرف ہوا۔ يضمك ضم يضم از نصر بمعنے ملنا۔ هلا یہ کلمہ تحضیض ہے اور یہ ابھارنے اور

[ترغیب] دینے کے لیے آتا ہے یہ ہل اور لا سے مرکب ہے جب یہ ماضی پر داخل ہوتا ہے تو اس سے [اس] فعل پر ملامت مقصود ہوتی ہے جیسے هلا آمنت تو کیوں ایمان نہیں لایا اور جب یہ مضارع پر [داخ]ل ہوتا ہے تو یہ ابھارنے کے لیے ہوتا ہے جیسے هلا تؤمن تو کیوں ایمان نہیں لاتا اور بعض یہ [کہ]تے ہیں کہ یہ اسم برائیہ ہے

انتهجت یہ انتہاج سے ماخوذ ہے بمعنے چلنا وقصد کرنا اور ثلاثی مجرد نہج یہ فتح سے آتا ہے [ن]هج الطريق والامر یعنی واضح اور آشکارا ہوا۔ محجة یہ حجت سے ماخوذ ہے بمعنے مقصد اور [ثلاث]ی مجرد نصر سے آتا ہے۔ فللت یہ فلول سے مشتق ہے بمعنے کند کردینا وتوڑنا از نصر فل السيف [ت]لوار کو کند کیا۔ اور فل وفلل کے معنے تلوار کی دھار کے کند ہونے کے ہیں۔

[السؤ]ال الثاني (الف) ......

اكرم به اصفر راقت صفرته	جواب آفاق ترامت سفرته
ما ثورة سمعته و شهرته	قد اودعت سرالغنى اسرته
و قارنت نجح المساعى خطرته	و جبيت الى الانام غرته
كانما من القلوب نقرته	به يصول من حوته صرته

[(۱)] اشعار کا سلیس ترجمہ کرنے کے بعد ان کا پس منظر تحریر کریں۔ (۲) پہلے دو شعروں کی نحوی ترکیب [ک]ریں۔

[الج]واب الثاني (الف) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

[①] اشعار کا ترجمہ پس منظر۔ ② پہلے دو شعروں کی نحوی ترکیب۔

[☆] (۱) ترجمہ:

[و]ہ ان کی نظم میں تعریف کرے تو بلاشک وشبہ یہ تیری ہے یہ ین کر وہ اپنے شعر پڑھتا ہے یہ اشرفی [ا]چھی ہے جس کی زردی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے اور وہ اطراف دنیا میں بڑے لمبے لمبے سفر طے [کئے ہ]وئے ہے اس کی اچھائی اور خوبی تمام دنیا میں مشہور ہے اور اس کے نقوش میں مالداری کے بھید [...] رکھے گئے ہیں۔ اس کے قدم (رکھنے) کے ساتھ کوششوں کا پورا ہونا متصل (ملا ہوا) ہے اور [اس کا] چہرہ تمام زمانے کو محبوب اور پسند ہے۔ اس کا پگھلا ہوا ٹکڑا گویا ایک دل کا ٹکڑا ہے جس کو جو شخص [پا]لے وہ ہر چیز پر غالب آجاتا ہے۔

www.Bhalli.Info

<u>پس منظر:</u>

حارث بن ہمام روایت کرتا ہے کہ میں اور میرے دوست ایک مجلس میں بیٹھے شعر و شاعری اور قصے کہانیوں میں مصروف تھے کہ اچانک ہمارے سامنے ایک شخص بوسیدہ لباس اور لنگڑا آ کر ہمیں سلام کیا اور دعا دی پھر کہنے لگا۔ میں ایک شخص (ایسا) ہوں جو دولت مند اور خوش حال تھا میرے اوپر اتنی مصیبتیں آئیں کہ اب میرا مال و متاع سب برباد ہو گیا ہے اور آج میں اتنا فقیر و مسکین ہو چکا ہوں کہ دشمنوں کو بھی مجھ پر ترس آنے لگا ہے لہٰذا تم میری امداد کرو حارث بن ہمام کہتا ہے میں نے اس کی فصیح و بلیغ باتیں سنیں تو مجھے اس کی حالت پر رحم آیا اس لئے میں نے ایک دینار نکالا اور اس سے کہا اس دینار کی تعریف میں کچھ اشعار کہو تو میں یہ تمہیں دے دوں گا اس پر اس نے چند اشعار پڑھے جن میں اس نے دینار کی خوب تعریف کی کہ دینار زرد رنگ بہت خوبصورت ہے سیاح ہے اور مشہور ہے اس سے تمام مسائل حل ہوتے ہیں اس میں دولت مندی کا راز ہے اس سے حکومتوں کا قیام ہوتا ہے اس سے شکست و فتح کے فیصلے ہوتے ہیں اس سے کئی قصے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور قیدی آزاد ہو جاتے ہیں الغرض اللہ تعالیٰ نے اس کو بہت قدر عطا کی ہے جب شعر ختم کئے تو ہاتھ پھیلایا اور کہا شریف آدمی ضرور ایفائے عہد کرتا ہے، میں نے حسب وعدہ دینار دے دیا جب دینار لے کر واپس جانے لگا تو مجھے اس کے عمدہ کلام کو سننے کا مزید شوق ہوا تو میں نے دوسرا دینار نکال کر کہا اب تم دینار کی مذمت میں اشعار کہو میں یہ بھی تمہیں دے دوں گا اس پر بھی اس نے بلا تاخیر چند اشعار کہے جن میں دینار کی خوب مذمت کی کہ اس کا زرد رنگ پیلا رنگ ہے منافق کی طرح دو رخا ہے اس کا وجود اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہے اسی کے سبب سے بہت سے لٹتے ہیں گناہ ہوتے ہیں۔ اذیتیں پہنچتی ہیں اور اللہ والے اس سے نفرت کرتے ہیں اور اس کو اپنے آپ سے دور کر دیتے ہیں۔ جب اس نے اشعار سنائے تو میں نے اس کی علمیت پر تعجب کیا اور اس کو دوسرا دینار بھی دے دیا اس نے دوسرا دینار بھی پہلے دینار کی طرح منہ میں ڈال دیا اور میری سخاوت کی تعریف کرتے ہوئے واپس جانے لگا حارث بن ہمام کہتا ہے مجھے خیال ہوا کہ یہ شخص تو ابوزید سروجی ہے لنگڑا پن تو اس نے مکر کے لئے اختیار کر رکھا ہے لہٰذا میں نے اسے کہا تم اپنی قابلیت سے پہچانے گئے ہو کہ تم ابوزید ہو اب بغیر لنگڑاہٹ کے سیدھے چلو، پھر میں نے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا کبھی تنگی میں گذارتا ہوں اور کبھی نرمی میں غرض یہ کہ ہر قسم کے حالات میں گذارہ کر رہا ہوں۔ پھر میں نے اس سے پوچھا تم نے لنگڑے پن کا کیا ڈھونگ رچا رکھا ہے؟ اس سوال سے اس کا روشن چہرہ کھل گیا اور اس نے کچھ اشعار پڑھے جن کا مفہوم یہ تھا کہ لنگڑا پن تو صرف دولت حاصل کرنے کیلئے اختیار کر رکھا ہے کیونکہ جب کوئی مجھ پر اعتراض کرے گا تو میں کہہ سکوں گا کہ میں لنگڑا ہوں اور لنگڑے پن میں کوئی حرج نہیں۔

☆ <u>(۲) نحوی ترکیب:</u>

اکرم بمعنے اکرم فعل ماضی مبنی بر فتح با جار ھو ضمیر مجرور جار مجرور متعلق اکرم کے اصغر لفظا مرفوع اکرم کا فاعل اکرم متعلق و فاعل سے مل کر جملہ تعجبیہ ہوا واقت فعل ماضی صفرة مضاف ھو ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہوا واقت کا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال ہوا اکرم کا اکرم کی بہ ضمیر سے جواب لفظا مرفوع مضاف آفاق مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر محذوف ھو ضمیر محذوف کی ھو ضمیر ذوالحال قلدتہ امت فعل سفرة مضاف ھو ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہوا قراءت کا فعل اپنے فاعل سے مل کر حال ھو ضمیر سے ذوالحال حال سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ماثورة اسم مفعول سمعت مضاف ہو ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ واؤ حرف عاطفہ شہرت مضاف ھو ضمیر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر نائب فاعل ماثورة کا ماثورة اپنے نائب فاعل سے مل کر ذوالحال قد تحقیقیہ اودعت مضاف الغنی مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ اودعت کا اسرة مضاف ھو ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہوا اودعت کا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال ہوا ذوالحال حال سے مل کر مبتدا ماثورة اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

و (ب) ......ولينا على ذلك برهة يتشى لى كل يوم نزهة ويدر ان قلبى شبهة الى ان حدحت له يد الاملاق كاس الفراق واغراه عدم العراق بتطليق العراق ولفظه معاوز الارفاق الى مفاوز الآفاق ونظمه فى مسلك الرفاق خفوق راية الاخفاق فشحذ للرحلة غرار عزمته وظعن يقتاد القلب بازمته.

(۱) عبارت مذکورہ کا واضح ترجمہ کریں۔ (۲) خط کشیدہ کلمات کے صیغے اور ابواب تحریر کریں۔

اس سوال کا حل پرچہ ۱۴۱۹ میں گذر چکا ہے۔

السؤال الثالث (الف) ......

حييتم يا اهل هذا المنزل وعشتم فى خفض عيش خضل

ماعندكم لابن سبيل مرمل نضو سرى خابط ليل اليل

www.Bhalli.Info

جوی الحشی علی الطوی مشتمل　　ماذاق مذ یومین طعم ماکل
ولا له فی ارضکم من موئل　　وقد دجا جنح الظلام المسبل

(۱) مذکورہ اشعار کا سلیس ترجمہ کریں۔ (۲) پہلے دو شعروں کی نحوی ترکیب کریں۔

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② ترکیب۔

☆ (۱) ترجمہ: اس کا حل گذر چکا ہے پرچہ ۱۴۱۹ھ میں ملاحظہ فرمائیں

☆ (۲) **ترکیب نحوی:**

حییتم فعل مجہول تم ضمیر نائب فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر تم ضمیر نائب فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف الیہ واؤ حرف عاطفہ عشتم فعل مجہول تم ضمیر نائب فاعل فی جار خفض مضاف عیش موصوف خضل صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ خفض کا خفض مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا جار اپنے جار مجرور مل کر ظرف لغو ہو کر متعلق ہوا عشتم کے فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف معطوف علیہ ہوا معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جواب ندا مقدم یا حرف ندا قائم مقام ادعوا فعل محذوف کے ادعو فعل انا ضمیر فاعل اھل لفظاً منصوب مضاف ھذا اسم اشارہ موصوف المنزل صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ اھل کا اھل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ادعوا کا ادعوا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر ندا ندا جواب ندا سے مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

دوسرے شعر کی ترکیب پرچہ ۱۴۱۹ھ میں ملاحظہ فرمائیں

و (ب) ...... ولم نخل الله عزو طلب المفر فلبثنا نرقبه رقبة الاعياد ونستطلعه بالطلائع والرواد الى ان هرم النهار وكاد جرف اليوم ينهار فلما طال امد الانتظار ولاحت الشمس فی الاطمار قلت لاصحابی قد تناهینا فی المهلة وتمادینا فی الرحلة الی ان اضعنا الزمان وبان ان الرجل قدمان فتأهبوا للظعن ولاتلووا علی خضراء الدمن

(۱) عبارت مذکورہ کا ترجمہ کریں۔ (۲) عبارت میں جمع کا مفرد اور مفرد کی جمع تحریر کریں۔

اس سوال کا حل پرچہ ۱۴۱۹ میں ملاحظہ فرمائیں۔

الورقة السادسة...... فی الادب العربی...... وفاق المدارس العربية باكستان...... شعبان ۱۴۲۱ھ

ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ...... للبنات ...... مجموع الدرجات ۱۰۰ ...... الوقت ۳ ساعات

الملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحی تستحق عشر درجات

السوال الاول (الف) ...... وبعد فانه قد جری ببعض اندية الأدب الذی ركدت فی هذا العصر ريحه الخ.

(۱) ترجمه العبارة ترجمة سلسلة. (۲) اشرحی الكلمات المخطوطة لغة وصرفا. (۳) من هو بديع الزمان.؟

الجواب الاول (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

(۱) ترجمہ۔ ② کلمات مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔ ③ بدیع الزمان کون ہیں۔

وبعد فَاِنَّهُ قَدْ جَرٰی بِبَعْضِ اَنْدِيَةِ الْاَدَبِ الَّذِیْ رَكَدَتْ فِیْ هٰذَا الْعَصْرِ رِيْحُهُ وَخَبَتْ مَصَابِيْحُهُ ذِكْرُ الْمَقَامَاتِ الَّتِیْ اِبْتَدَعَهَا بَدِيْعُ الزَّمَانِ وَعَلَّامَةُ هَمَذَانَ وَعَزَا اِلٰی اَبِی الْفَتْحِ الْاِسْكَنْدَرِیْ نَشْاَتَهَا وَاِلٰی عِيْسٰی بْنِ هِشَامٍ رِوَايَتَهَا وَكِلَاهُمَا مَجْهُوْلٌ لَايُعْرَفُ وَنَكِرَةٌ لَاتَتَعَرَّفُ.

☆ (۱) **ترجمہ:**

اور اس کے بعد بے شک بعض مجالس ادبیہ میں جاری کیا جس کی اس زمانے میں ہوا ساکن ہوگئی ہے اور جس کے چراغ بجھ گئے ہیں ان مقامات کا تذکرہ چل نکلا ہے اس کو بدیع الزمان نے ایجاد کیا ہے علامہ ہمدانی نے اور ابوالفتح اسکندری کی طرف اس کی انشاء کی اور عیسیٰ بن ہشام کی طرف اس کی روایت کو منسوب کیا ہے یہ دونوں نامعلوم شخص ہیں اور ایسے نکرہ جن کی تخصیص نہیں ہوسکتی۔

☆ (۲) **كلمات مخطوطه کی تحقيق:**

جری صیغہ واحد مذکر فعل ماضی معروف باب ضرب بمعنی چلنا جاری ہونا اندية واحد ندا اسم وہ مجلس بلانا دعوت دینا۔ رکدت صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف ٹھہرنا خبت صیغہ واحد مؤنث غائب بمعنی قصور، نقصان مصابیح واحد مصباح اسم چراغ ابتدعها صیغہ واحد مذکر فعل ماضی معروف باب افتعال ایجاد کرنا۔ عزا صیغہ واحد مذکر ماضی معروف منسوب کیا نشاۃ صیغہ واحد ماضی معروف انشا نشوۃ پرورش بڑھنا۔

☆ (۳) **بديع الزمان کون هيں؟**

اس کا اصل نام ابوالفضل احمد بن حسین ہے یہ اپنے زمانہ کا عظیم ادیب، شاعر، انشاء پرداز تھا۔

(ب) ...... فرأيت فی بهرة الحلقة شخصا شخت الخلقة عليه اهبة السياحة وله رنة

www.Bhalli.Info

النياحة وهو يطبع الاسجاع بجواهر لفظه ويقرع الأسماع بزواجر وعظه وقد احاطت به اخلاط الزمر احاطة الهالة بالقمر والاكمام بالثمر.

(١) ترجمي العبارة وشكليها. (٢) اشرحي الكلمات المخطوطه لغة وصرفا. (٣) من المراد بهذا الشخص؟

الجواب الاول (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② تشریح الفاظ مخطوط۔ ③ اس شخص سے مراد۔

☆ (٢،١) کا حل آگے پرچہ ١٤٢٧ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ (٣) <u>اس شخص سے مراد:</u> ابوزید سروجی ہے۔

السوال الثاني (الف)...... فابتدر احد من حضرو قال: اعرف بيتالم ينسج على منواله ولا سمحت قريحة بمثاله فإن آثرت اختلاب القلوب فانظم على هذا الأسلوب.

فامطرت لؤلؤامن نرجس وسقت ... ذا وعضت على العناب بالبرد

الجواب الثانی (الف) اس سوال میں دوامور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② کلمات مخطوط کی لغوی وصرفی تحقیق۔

☆ <u>(١) ترجمہ:</u>

یہ سن کر فوراً ایک شخص حاضرین جلسہ میں سے اٹھا اور کہنے لگا مجھے ایک ایسا شعر یاد آیا ہے کہ (آج تک) اس جیسا شعر نہیں کہا گیا اور اس وقت تک کسی طبیعت نے اس کے مانند کہنے پر دلیری (جرأت) نہیں کی ہے اگر آپ لوگوں کے دلوں کو فریفتہ کرنا چاہتے ہیں تو اس طرح پر شعر کہئے پھر اُس نے شعر پڑھا اس معشوقہ نے نرگس (آنکھ) سے موتی (اشک) برسا کر گلاب ورخسار کو سیراب کیا۔ اور اس نے اولوں سے (دانتوں) سے عناب (سرانگشت) کو کاٹا (یہ افسوس کی حالت میں ہوتا ہے) اس کے بعد ایک سیکنڈ بھی نہ گزرا تھا کہ اس نے یہ نادر اشعار پڑھے۔

☆ <u>(٢) مخطوطه الفاظ کی تحقیق:</u>

فابتدر: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف از افتعال اس کا مصدر ابتدار ہے بمعنے جلدی کرنا اور سبقت کرنا اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔ لم ینسج: یہ نسج سے ماخذ ہے جس کے معنے کپڑا بننے کے آتے ہیں از نصر وضرب النساج کپڑا بننے والا یعنی جولاہا۔ منوالا منوال اس میں تین لغت ہیں منوال منول، نول. منوال واحد جامد وہ لکڑی جس سے جولاہے کپڑا لپیٹتے ہیں ہندی میں بین یا تا کہتے ہیں اور نول حبشیوں میں ایک ذلیل قوم ہوتی ہے اور جولاہے بھی ہندوستان

میں ایک قوم ذلیل بھی جاتی تھی منوال مناول اور مناویل آتی ہے اور نول کی جمع انوال آتی ہے سمحت صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف یہ سماح اور سماحت سے ماخذ بمعنے بخشش کرنا فتح اور کرم سے سمح صار کے معنے میں آتا ہے۔

آثرت: ایثار اس کا مصدر ہے از افعال بمعنے ترجیح دینا واختیار کرلینا از نصر۔ اختلاب: یہ افتعال کا مصدر ہے اور اس کا مجرد خلب اور خلابت ہے از نصر تو خلابت کے معنے میں دھوکا دینے اور اچھے قول سے فریفتہ کرنے کے آتے ہیں اور خلب بکسر الخاء وسکون اللام وہ کیچڑ جو دل میں ہوتی ہے۔

نرجس: یہ نرگس کا معرب ہے نرگس سفیدی مائل بزردی یا مطلق زردی اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ نرگس زرد ہوتی ہے اور زرد آنکھ مذموم ہوتی ہے تو یہ تشبیہ درست نہ ہوئی اس کا جواب یہ ہے کہ تشبیہ میں یہ ضروری نہیں کہ مشبہ اور مشبہ بہ من کل الوجوہ تمام اوصاف میں برابر ہوں جیسے زید کالاسد. یہاں آنکھوں کو مستی کے ساتھ تشبیہ دی ہے نرجس نون کے زیر کے ساتھ بھی مستعمل ہے اس کا واحد نرجسة ہے سقت صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف اس کا مصدر سقی ہے بمعنے سیراب کرنا از ضرب سقا کا استعمال اہل جنت کی شراب کے لیے ہے جیسے وسقاهم ربهم شرابا طهوراً اور اسقاء کا دنیا کے پانی کے لیے جیسے واسقيناه ماء غدقا اور ابن سیدة فرماتے ہیں کہ سقاؤاور اسقاه کے ایک ہی معنے ہیں۔

عضت صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی از سمع وقیل از نصر وفتح دانت سے کاٹنا اور دانتوں سے کاٹنا یہ افسوس سے کنایہ ہے اور اس کے بعد علے آتا ہے عض پہ وعض علیہ عضا وعضا عضا جبکہ وہ دانت سے کاٹے العناب جامد یہ دوا کا نام ہے اس کا واحد عنابة ہے اور عناب عنب کے بائع کو بھی کہتے ہیں اور عناب بضم العين المهملة وتخفيف النون مرد طويل الانف کو کہتے ہیں اور اسکے معنے اونچے ونیچے پہاڑ کے بھی آتے ہیں اس شعر میں پانچ تشبیہیں ہیں آنسو کو موتی سے تشبیہ دی ہے اور آنکھوں کو نرگس سے اور رخساروں کو گلاب کے پھول سے اور مہندی لگی ہوئی انگلیوں کے سروں کو عناب سے اور دانتوں کو اُولے سے بالبرد جامد محرکۃ بمعنے اولہ یہ دانتوں سے کنایہ ہے۔

السوال الثاني (ب)...... فحين ملّنا السرى وملنا الى الكرى صادفنا ارضا مخضلة الربا معتلة الصبا فتخيرناها الخ.

(١) شكلي العبارة ثم ترجميها. (٢) اشرحي الكلمات المخطوطه لغه وصرفاً.

الجواب الثانی (ب) اس سوال میں دوامور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② کلمات مخطوط کی لغوی وصرفی تحقیق۔

☆ <u>(١) اعراب:</u> فَحِيْنَ مَلِلْنَا السُّرى وَمِلْنَا إِلَى الْكَرى صَادَفْنَا اَرْضًا مُخْضَلَّةَ الرُّبَا

www.Bhalli.Info

مُعْتَلَّةَ الصَّبَا فَتَخَيَّرْنَاهَا مُنَاخًا لِلْعِيْسِ وَمُحَطًّا لِلتَّعْرِيْسِ فَلَمَّا حَلَّهَا الْخَلِيْطُ وَهَدَأَ الْأَطِيْطُ وَالْغَطِيْطُ سَمِعْتُ صَيِّتًا مِنَ الرِّجَالِ يَقُوْلُ لِسَمِيْرِهٖ فِي الرِّحَالِ كَيْفَ حُكْمُ سِيْرَتِكَ مَعَ جِيْلِكَ وَجِيْرَتِكَ.

ترجمہ:

جب رات کے سفر اور چلنے نے ہم کو پریشان کر دیا اور سونے کی طرف مائل ہوئے تو ہم نے ایک سرسبز ٹیلہ پایا جس میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آرہی تھی اس کو ہم نے رات گذارنے اور سواریوں کو چھوڑنے کے لیے اختیار کیا پس جبکہ ہمراہی اسی جگہ پر اتر چکے اور اونٹوں اور سونے والے آدمیوں کی آوازیں (اور خراٹے) رک گئے۔

تو میں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو اپنے افسانہ گو (ساتھی) سے کہہ رہا تھا تیرا اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہے۔

☆ (۴) مخطوطہ الفاظ کی تشریح:

مللنا: صیغہ جمع متکلم فعل ماضی معروف یہ مل یمل سے ہے از سمع جبکہ تھک جائے اور طبیعت کو تنگی ہو مل الشی ومن الشی جبکہ وہ اس سے طول ہو اور اس کا دل تنگ ہو اور اداس اور غمگین ہو۔ السری: مصدر رات کو چلنا از ضرب۔ الکرای: جامد بمعنے اونگھ ونیند از سمع صادفنا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی معروف از مفاعلت بمعنے پایا صادفہ وہ اس کے مقابل ہوا خواہ بہ ارادہ یا بغیر ارادہ اور اس کا مجرد ضرب اور نصر سے آتا ہے صدف صدفا وصدوفا بمعنے لوٹا وپھرا از ضرب صدف عنہ یعنی اس نے اعراض کیا اور وہ رکا وصدف فلانا یعنی پھیر دیا اور لوٹا دیا۔ مخضلۃ: ظرف از افعال بمعنے تروتازہ وسبز ہونا اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے واخضوضل بمعنے تر ہونا ونمناک عیش خضل بمعنے شاداب زندگی۔ الربا: جامد یہ بالحرکات الثلث کی جمع ہے بمعنے ٹیلہ اور اس کی جمع ربی مثل حلی آتی ہے از نصر۔ معتلۃ مفعول از افتعال اس کا مصدر اعتلال ہے آہستہ سے ہوا کا چلنا اور بیمار ہونا اول معنے لینے کی صورت میں کوئی استعارہ نہ ہوگا اور دوسرے معنے کی صورت میں صبا کو بیمار سے تشبیہ دی تو یہ اشارہ بالکنایہ ہوا یا یہ ماخوذ علل سے جس کے معنے سیراب کرنے کے ہیں تو معتلۃ کے معنے سیراب کیا ہوا ٹیلہ یعنی ہوا خوشگوار اور بھیگی بھیگی ہے۔ الصبا: بکسر الصاد بمعنے جوش جوانی بفتح الصاد بمعنے پروا ہوا اور اس کا مقابل دبور ہے پچھوا ہوا جمع صبوات واصباء۔ مناخا: یہ ظرف ہے باب افعال کا بمعنے جائے اقامت اور اونٹ بیٹھ جانے کی جگہ اور غیر پسندیدہ جگہ کے لیے کہا جاتا ہے اس کا ثلاثی مجرد مستعمل نہیں ہوتا۔

للعیس: سفید اونٹ جس میں خفیف سی سیاہی ہو اور بھورے رنگ کا اونٹ اور خاکی رنگ کے

اونٹ کو بھی کہتے ہیں اس کا واحد مذکر اعیس ہے اور اس کا واحد مونث عیساء آتا ہے یہ اجوف یائی ہے اور العیس عمدہ قسم کے اونٹ کو کہتے ہیں۔ اور وادی نصر سے آتا ہے جس کے معنے حال بیان کرنے کے آتے ہیں اور عیس اسی سے ہے اور یہ اعوس تھا واؤ کو خلاف قیاس یاء سے بدل لیا اور اعیس چونکہ اپنی رفتار میں اچھا ہوگا اس لیے اس کا اچھا حال بیان کریں گے۔ محطات: از نصر محط اور محطۃ کے معنے اترنے کی جگہ اور قیام کی جگہ کے آتے ہیں جمع محاط اور امحطات آتی ہے للتعریس باب تفعیل کا مصدر ہے مطلق اترنے یا رات کے اخیر حصہ میں آرام کے لیے اترنا یہ ماخوذ عرس سے ہے جس کے معنے دلہن کے ہیں از نصر وسمع بمعنی خوش ہونا۔ الخلیط: صفت مشبہ بمعنے شریک ساجھی وپڑوسی وشوہر وساتھی ودوست وچچازاد بھائی اور چیز جو کسی غیر سے مل جائے اور وہ قوم جو کسی امر پر جمع ہو جائیں اور اتفاق کر لیں اور اس کے معنے شریک فی الملک کے بھی آتے ہیں یعنی کسی مملوک چیز میں شریک ہوں جمع خلط وخلطا اور اس کے معنے بھوسہ ملی ہوئی مٹی کے بھی آتے ہیں قرآن میں ہے وان کثیراً من الخلطاء هدا واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف از فتح بمعنے آرام کرنا اور بچہ کو تھپکا کر سلانا هدا یعنی سکون ہونا (حرکت وآواز وغیرہ میں) هدا بالمکان جبکہ اقامت کرے اور هدا الصبی جبکہ بچہ کو سلانے کے لیے تھپکی دیں وہ آواز جو دو جسم غیر ذی روح کے ملنے سے نکلے جیسے پتھر کو پتھر مارنے سے آواز پیدا ہو اب اس کے معنے اونٹنی کے اوپر جو کجاوہ ہو اس کی آواز چرچراتی کو کہتے ہیں۔ از ضرب: آلاطیط صفت مشبہ (یعنی سوتے خراٹے لینا اور خرخر کرنا غطہ البعیر جبکہ اونٹ بلبلائے از ضرب۔ صیتا: جامد سخت آواز والے کو کہتے ہیں صات یصوت صوتا بمعنے صاح وندا داے از نصر اور یہ صیت سے مشتق ہے جس کے معنے آواز کے ہیں اور یہ اصل میں صوت تھا اس میں واؤ کو یاء سے بدل دیا اب اس کے معنے بلند آواز والے کے ہیں۔ لسمیرہ: صفت مشبہ وہ شخص جو رات میں باتیں کرے از نصر اور اس کے معنے رات کو باتیں سنانے والے اور رات کے قصہ گو کے بھی آتے ہیں اور ابنا سمیر کے معنے رات اور دن کے آتے ہیں اور جو جمع سے آتا ہے اس کے معنے گندم گون ہونے کے آتے ہیں تو یہ سمرۃ سے ماخوذ ہوگا اس لیے کہ رات کی روشنی گندم گوں ہوتی ہے جب چاند چڑھا ہوا ہو الرحال: جامد یہ رحل کی جمع ہے بمعنے کجاوہ وسواری اور اس کی تصغیر رحیل آتی ہے جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ رحیل پر کلام مجید رکھا جائے وا لقے ارحلہ اس نے اپنا کجاوہ اتارا اور سامان ڈال دیا یعنی اس نے اقامت کر لی۔ سیرت: بمعنے عادت طریقہ وطرز زندگی وہیئت سوانح عمری لوگوں ساتھ سلوک کی کیفیت ہو حسن السیرۃ وہ اچھی عادت والا ہے جمع سیر جیلك جامد بالکسر ایک قسم کے لوگوں کے گروہ کو کہتے ہیں جیسے عربی ترکی چینی، ہندی اور زمانہ کے لوگ جمع اجیال جیرتك جامد یہ جار کی جمع ہے بمعنے پڑوسی وہمسایہ وجار وجوار جاورا المسجد

www.Bhalli.Info

یعنی اس نے اعتکاف کیا اور جار کی جمع جیران وجیرۃ آتی ہے۔

السوال الثالث (الف) ...... وکیف یجتلب انصاف بضیم وانی تشرق نفس مع ضیم ومتی وصحب ود بعسف وای حر رضی بخطة خسف وللہ ابوك حیث یقول:

جزیت من اعلق بی ودہ — جزاء من یبنی علی اسہ

(۱) ترجمی العبارۃ ترجمة واضحة۔ (۲) اشرحی الکلمات المخطوطه لغة وصرفا۔ (۳) أعربی البیت المذکور (ترکیب نحوی کریں)

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② کلمات مخطوطہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔ ③ ترکیب نحوی۔

☆ (۱) ترجمہ:

بھلا انصاف ظلم کے ساتھ کیونکر جمع ہو سکتا ہے اور آفتاب بادوں میں کیسے چمک سکتا ہے اور دوستی بے داد (ظلم) کے ساتھ کب قائم رہ سکتی ہے اور کونسا شریف آدمی اپنی ذلت پر راضی ہو سکتا ہے کیا کہنا سبحان اللہ کیا خوب کسی نے کہا ہے۔

جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اس کی محبت کو دل میں بجائے بنیاد کے رکھ کر اس پر اپنی محبت کی بنا (بنیاد) ڈالتا ہوں۔

☆ (۲) کلمات مخطوطہ کی تحقیق:

یجتلب: از افتعال اس کا مصدر اجتلاب ہے بمعنے کھینچنا اس کا مجرد نصر وضرب سے آتا ہے جلبه جلباً جبکہ وہ اس کو ہانک کر لائے بضیم کے معنے ظلم کے آتے ہیں جمع ضیوم از ضرب ضیم اور ظلم میں فرق یہ ہے کہ ضیم متعدی بنفسہ نہیں ہوتا بخلاف ظلم کے جیسے وما ظلمنا ھم اور ضیم فقط مال کے چھینے میں مستعمل ہوتا ہے بخلاف ظلم کے یہ عام ہے۔ غیم: بمعنے بادل جمع غیوم وغیام از ضرب اور عین بالنون المعجمۃ کے معنے بھی بادل کے آتے ہیں جیسا کہ کنز الدقائق میں ہے مافیھا عین یوم غیم۔ ود: بمعنے دوستی بعسف اس کے معنے ظلم کے آتے ہیں اور یہ ضرب سے آتا ہے عسف السلطان عسفا جبکہ ظلم کرے بخطة بالضم بمعنے کام وفی راسه خطة اس کے سر میں کوئی خیال ہے بمعنے خصلت وجہالت ومشکل معاملہ جس کا کوئی حل نہ ہو جمع خطط اور خطہ بالکسر وہ زمین کہ جس پر سب سے پہلے تم آئے اور تم سے پہلے کوئی نہیں آیا اور زمین کا وہ حصہ جو کوئی اپنے لیے خاص کرے جمع خطط۔

☆ (۳) ترکیب نحوی:

جزیت فعل با فاعل من اسم موصول اعلق کا فعل ب جار یا مجرور جار مجرور متعلق اعلق کے ودہ مضاف ھو ضمیر مضاف الیہ ہو ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہوا اعلق کا فعل فاعل

متعلق سے مل کر صلہ ہوا موصول کا موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ جزاءً جزا مصدر مضاف منصوب من موصول یبنی فعل ھو ضمیر فاعل علی جار اس کا مضاف ہو ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف علیہ مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا یبنی کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ ہوا موصول کا صلہ موصول سے مل کر مضاف الیہ جزا کا مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق جزیت کا فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ب) ...... فقال الضیف والذی احلنی دارکم لا تلمظت بقراکم او تضمنو الی الاتتخذونی کلا الخ۔

(۱) شکلی العبارۃ ثم ترجمیھا۔ (۲) اشرحی الکلمات المخطوطه لغة وصرفاً۔

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② کلمات مخطوطہ کی لغوی وصرفی تشریح۔

☆ (۱) اعراب: فَقَالَ الضَّيْفُ وَالَّذِيْ اَحَلَّنِيْ دَارَكُمْ لَا تَلَمَّظْتُ بِقِرَاكُمْ اَوْ تَضْمَنُوْ اِلَى الْاَتَتَّخِذُوْنِيْ كَلًّا وَلَا تَحْتَشِمُوْا لِاَجْلِيْ اَكْلًا فَرُبَّ اُكْلَةٍ هَاضَتِ الْاٰكِلَ وَحَرَمَتْهُ مَاٰكِلَ وَشَرُّ الْاَضْيَافِ مَنْ سَامَ التَّكْلِيْفَ وَ اَذَى الْمُضِيْفَ خُصُوْصاً اَذًى يَتَعَلَّقُ بِالْاَجْسَامِ وَيُفْضِيْ اِلَى الْاَسْقَامِ

ترجمہ:

یہ سن کر مہمان بولا کہ اس خدا کی قسم جو آپ کے مکان پر لایا ہے میں اس وقت تک تمہارے کھانے کو نہیں چکھوں گا جب تک تم یہ قبول نہ کر لو کہ میں تم پر بار نہ ہوں گا اور تم میری وجہ سے کھانے کی تکلیف نہ اٹھاؤ گے کیونکہ اکثر کھانے کھانے والے کو ہیضہ میں مبتلا کر دیتے ہیں اور اس کو (تمام عمر کے لیے) کھانے سے محروم کر دیتے ہیں اور بدترین مہمان وہ شخص ہے جو اپنے میزبان کو تکلیف اور رنج دے اور خصوصاً وہ تکلیف جو جسمانی ہو اور بیماریوں میں مبتلا کر دے۔

☆ (۲) کلمات مخطوطہ کی تشریح:

الضیف مہمان اس میں واحد اور جمع سب برابر ہیں جمع اضیاف وضیوف احلنی از افعال یہ حلول سے مشتق ہے از نصر وضرب بمعنے اترنا اور یہ متعدی بنفسہ آتا ہے احل بالمکان او المکان جبکہ وہ مکان میں اترے واحل علیہ الامر جبکہ وہ واجب کرے واحلت الناقة علی ولدھا جبکہ دودھ جاری ہو واحل المحرم جبکہ احرام سے محرم نکل جائے۔ قراکم: گھر کے سامنے کا صحن اور اس کی اطراف جائے پناہ ہر وہ جگہ جہاں تم چھپ سکو۔

تلمظت: صیغہ واحد متکلم فعل ماضی معروف از باب تفعل از نصر لمظ کے یہ معنے ہیں کھانے

www.Bhalli.Info

پینے کے بعد زبان سے ہونٹ چاٹنا اور کھانے کے بعد زبان سے دانتوں کے درمیان کا نکالنا مط فلانا من حقه یعنی حق میں سے کچھ دینا ولمظ الماء جبکہ زبان کے کنارے سے پانی کو چکھے اور اس کے معنے سانپ کی زبان ہلانے کے بھی آتے ہیں۔

او بمعنے الی ان یا الا تضمنوا صیغہ جمع مذکر امر حاضر باب تفاعل ضمانت دینا از سمع۔ ولا تجشموا: اس کا مصدر تجشم ہے از باب تفعل بمعنے تکلیف برداشت کرنا از سمع۔

هاضت صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف یہ یائی ہے ہیضہ سے مشتق ہے از ضرب بمعنے ہیضہ ہو جانا هاض العظم هیضا فانهاض جبکہ ایک بار ہڈی ٹوٹ جانے کے بعد دوبارہ ہڈی ٹوٹ جائے۔

سام واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف از نصر اور یہ واوی اور یائی دونوں طرح سے آتا ہے اس کے (س وم) حروف اصلی ہیں از نصر بمعنے عقد کرنا اور معاملہ کرنا اور تکلیف دینا۔

یعتلق صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف از افتعال اس کا مصدر اعتلاق ہے بمعنے محبت کرنا متعلق ہو جانا اعتلق فلانا وبه جبکہ وہ اس سے محبت کرے۔

اسقام: جامد یہ سقم بالفتح والضم کی جمع ہے بمعنے بیماری اور سقم اور سقیم کے معنے بیمار کے آتے ہیں اور مسقام کے معنے بکثرت بیمار رہنے والے کے آتے ہیں اور اس کا مجرد سمع وکرم سے آتا ہے سقاما وسقامة جبکہ وہ بیمار ہو یا وہ دیر تک بیمار رہے اور اس کا صفت کا صیغہ سقیم آتا ہے اور باب افعال سے جو سقم آتا ہے اس کے معنے بیمار ڈالنے کے آتے ہیں۔

الورقة السادسة ...... فی الادب العربی ...... وفاق المدارس العربية باكستان ...... شعبان ١٤٢٣ھ
ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ...... للبنات ...... مجموع الدرجات١٠٠ ...... الوقت٣ساعات
ملحوظہ: اجب عن احد الشقین من کل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحی تستحق عشر درجات

السوال الاول (الف) ...... فرأيت فی بهرة الحلقة شخصاً شخت الخلقة عليه أهبة السياحة وله رنة النياحة وهو يطبع الأسجاع بجواهر لفظه ويقرع الأسماع بزواجر وعظه وقد أحاطت به أخلاط الزمر إحاطة الهالة بالقمر.

(١) عبارت پر اعراب لگا کر مطلب خیز ترجمہ کیجئے۔ (٢) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔
(٣) "وقد أحاطت به أخلاط الزمر إحاطة الهالة بالقمر" اس جملہ کی ترکیب کیجئے۔

الجواب الاول (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں
(١) اعراب وترجمہ۔ (٢) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔ (٣) ترکیب۔

☆ (٢،١) کا حل پرچہ ١٤٢٧ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ (٣) **ترکیب:** قد برائے تحقیق احاطت فعل ب جار هو ضمیر مجرور جار مجرور متعلق ہوا احاطت کا اخلاط مضاف زمر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہوا احاطت کا احاطه مضاف الهالة مضاف الیہ ب جار قمر مجرور جار مجرور متعلق الهالة کے الهالة مضاف الیہ متعلق سے مل کر مفعول مطلق احاطت کا احاطت اپنے فاعل مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ب) ...... قال الحارث بن همام فأتبعته مواريا عنه عياني وقفوت اثره من حيث لايرانی حتی انتهی الی مغارة فانساب فيها علی غرارة فامهلته ريثما خلع نعليه وغسل رجليه ثم هجمت عليه.

(١) عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے۔ (٢) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔
(٣) حارث بن ہمام کون ہے؟

الجواب الاول (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں
(١) اعراب وترجمہ۔ (٢) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔ (٣) حارث بن ہمام کون ہے؟

☆ (١) **اعراب:** قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَأَتْبَعْتُهُ مُوَارِيًا عَنْهُ عِيَانِيْ وَقَفَوْتُ اِثْرَهُ مِنْ حَيْثُ لَايَرَانِيْ حَتَّى انْتَهٰى اِلٰى مَغَارَةٍ فَانْسَابَ فِيْهَا عَلٰى غَرَارَةٍ فَأَمْهَلْتُهُ رَيْثَمَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ هَجَمْتُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: (حارث بن ہمام) کہتے ہیں کہ میں اس کے پیچھے اپنے جسم کو چھپاتے ہوئے اس طرح چلا کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکے یہاں تک کہ وہ ایک غار پر پہنچا اور اس میں بے دھڑک گھس گیا میں

www.Bhalli.Info

بھی اتنی دیر رکا اس نے جوتیاں اُتاریں اور پاؤں دھوئے میں یکایک اس غار میں داخل ہوگیا۔

☆ (۲) خط کشیدہ کی تحقیق:

مواریا: اس کا مصدر موارات آتا ہے از مفاعلت بمعنے چھپنا یا یہ ماخوذ وراء سے بمعنے خلف وقدام یہ اضداد میں سے ہے وراءہ وخریعہ دونوں کے معنے ایک ہیں عیانی جامد یہ عین کی جمع ہے بمعنے ذات وچشم اور خود اس کے معنے دیکھنے کے بھی آتے ہیں یہاں پر جسم کے معنے مراد ہیں قفوت صیغہ واحد متکلم یہ قفا یقفو سے اس کا مصدر قفوا اور قفوا آتا ہے از نصر یہ لازم اور متعدی آتا ہے بمعنے پیچھے جانے کے ہیں از ضرب بمعنے گدی اور پشت پر مارنے کے آتے ہیں اثرہ جامد بکسر الالف وفتح الالف، بمعنے نشان قدم وعلامت والاثر بقية الشی جمع آثار واثور اور اثر بالضم کے معنے زخم کے اچھا ہونے کے بعد جو نشان باقی رہ جاتا ہے اس کے آتے ہیں۔ مغارۃ ظرف بمعنے غار اور مطلق گڑھے کے معنے آتے ہیں جمع غیران اغوار. اور یہ اصل میں غار الماء سے مشتق ہے از نصر فانساب صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف یہ انسیاب سے ماخوذ ہے انسیاب کے معنی اچانک داخل ہونے اور جانے کے ہیں اور اس کے معنے سیلان الشی علی وجه الارض کے ہیں اور اس کے معنے سانپ کے سوراخ میں گھس جانے کے بھی آتے ہیں تو اس وقت یہ نسب سے مشتق ہوگا یہ نصر سے آتا ہے غوارۃ یہ غریغر کا مصدر ہے بمعنے کسی کو غفلت سے دھوکا دینا اور لالچ باطل دینا اور غرور بالضم مصدر آتا ہے جس کے معنے دھوکے کے ہیں اور غرور بالفتح بمعنے دھوکے کے ہیں جو انسان کو شیطان دے غر یغر غوارا فتح سے آتا ہے اس کے معنے سفید ہونے کے آتے ہیں۔

فامهلته: صیغہ واحد متکلم از باب افعال بمعنے مہلت دینا وچھوڑنا ریثما جامد اس کا ریث مصدر ہے از ضرب اور ما اس میں مصدر یہ ہے اس کا استعمال ما اور بغیر ما دونوں طرح پر ہوتا ہے مگر اس کا اکثر استعمال ما کے ساتھ ہوتا ہے اس کے معنے اب مقدار وانداز کے آتے ہیں خلع صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف از فتح اس کا مصدر خلع ما آتا ہے بمعنے نکالنا واتارنا اور اس کے معنے اتارنے اور خلعت دینے کے ہیں۔ هجمت صیغہ واحد متکلم فعل ماضی معروف یہ ہجوم سے مشتق ہے ہجوم کے معنے اچانک داخل ہونے کے ہیں یعنی اس کی اجازت بغیر داخل ہوتا از نصر اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

☆ (۳) حارث بن همام کون هے؟ دراصل حریری نے مقامات میں دو کرداروں کو مستقل اپنایا ہے ایک قصہ کا راوی یعنی حکایت کرنے والا اور دوسرا اس کا مرکزی کردار ان میں سے روای کا نام حارث بن ہمام ہے اور مرکزی کردار کا نام ابوزید سروجی رکھا ہے۔ بعض کے نزدیک یہ فرضی نام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ حریری کے دور کا ایک ادیب مطہر بن سلام تھا جس کی کنیت ابوزید تھی۔ راجح یہ

ہے کہ یہ فرضی نام ہے جیسے حارث بن ہمام فرضی نام ہے۔

السوال الثاني (الف) ......

وقع الشوائب شيب و الدهر بالناس قلب
ان دان يوما لشخص ففي غد يغلب
فلا تثق بوميض من برقه فهو خلب

(۱) سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔ (۳) یہ اشعار کس کے ہیں؟

الجواب الثاني (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔ ③ یہ اشعار کس کے ہیں۔

☆ (۱) ترجمه: انسان کو مصائب بوڑھا کر دیتے ہیں اور زمانہ لوگوں کے ساتھ حیلہ گری کرتا ہے۔ زمانہ اگر آج کسی شخص کا تابعدار ہو تو کل اسپر غالب آجائیگا۔

لہذا تو اس کی (زمانہ کی) بجلی کی چمک پر بھروسہ نہ کر کیونکہ وہ بے باران ایک دھوکا ہے۔

☆ (۲) خط کشیده الفاظ کی تحقیق:

الشوائب: یہ شائبة کی جمع ہے اسم فاعل شیب واحد مذکر غائب بمعنے عیب، آلودگی، آمیزش، مصیبت، حوادث اور اس کے اصلی معنے ہیں وہ مکدر شئی جو صاف چیز میں مل جائے اور اس سے مراد حوادث زمانہ ہے اور یہ ناقص واوی ہے جو نصر سے آتا ہے۔ قلب صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنے بہت الٹنے پلٹنے والا فلاتثق: صیغہ واحد مذکر مخاطب نہی حاضر از حسب یہ مثال واوی ہے اس کا مصدر وثوق ہے بمعنے بھروسہ کرنا وامین گھنا المیثاق بمعنے عہد موکد۔ ومیض جامد وماض اور ومیض کے معنے بجلی کے چمکنے کے آتے ہیں از ضرب۔

خلب جامد وہ بجلی جو چمکے اور بارش نہ ہو اور وہ ابر جو گڑگڑائے اور نہ برسے اور یہ مبالغہ کا صیغہ ہے اور یہ خلابت سے ماخوذ ہے جس کے معنے دھوکا دینے کے ہیں اور چونکہ بے پانی کی بدلی انسان کو دھوکا دیتی ہے اور برستی نہیں ہے لہذا اس کو خلب کہتے ہیں۔

☆ (۳) یه اشعار کس کے هیں؟ یہ اشعار ابوزید سروجی کے ہیں۔

(ب) ......

تعارجت لارغبة في العرج ولكن لاقرع باب الفرج
والقي حبلي على غاربي واسلك مسلك من قد مرج
فان لامني القوم قلت اعذروا ....

(۱) اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۲) آخری بیت مکمل کیجئے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کیجئے۔

www.Bhalli.Info

الجواب الثانی (ب) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

①اعراب وترجمہ۔ ② آخری بیت کی تکمیل۔ ③خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق۔

☆ **(۱) اعراب:**

تَعَارَجْتُ لَا رَغْبَةً فِی الْعَرَجْ — وَ لٰکِنْ لِأَقْرَعَ بَابَ الْفَرَجْ
وَ أُلْقِیَ حَبْلِیْ عَلٰی غَارِبِیْ — وَ أَسْلُکَ مَسْلَکَ مَنْ قَدْ مَرَجْ
فَإِنْ لَامَنِی الْقَوْمُ قُلْتُ اعْذِرُوْا — فَلَیْسَ عَلٰی أَعْرَجٍ مِنْ حَرَجْ

ترجمہ: میں لنگڑے پن کو اچھا سمجھ کر لنگڑا نہیں بنا ہوں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں خوشحالی اور کشائش رزق کے دروازہ کو کھٹکھٹاؤں میں اپنی رسی کو کاندھے پر ڈال کر بے پہلے بیل کے طرح (جدھر سینگ سماتے ہیں، چل دیتا ہوں تاکہ اگر قوم مجھ کو برا بھلا کہتے تو میں یہ کہہ دوں (مجھے آپ معاف فرمایئے) لنگڑے کے لیے اس میں کوئی مضائقہ وحرج نہیں ہے۔

☆ **(۲) آخری بیت کی تکمیل:**

فَإِنْ لَامَنِی الْقَوْمُ قُلْتُ اعْذِرُوْا — فَلَیْسَ عَلٰی أَعْرَجٍ مِنْ حَرَجْ

☆ **(۳) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:** عرج: صیغہ واحد از نصر عروج مصدر بمعنے اوپر کو چڑھنا از فتح وسمع بمعنے پیدائشی لنگڑا ہونا یہاں یہ مصدر ہے جس کے معنے لنگڑا بننے کے ہیں الفرج مصدر بمعنی عرکۃ بفتح الراء بمعنے کشادگی وبسکون الراء بمعنی شرمگاہ عورت مصدر فرج از باب ضرب۔ مرج: از نصر چھوڑ دینا جانور کی چراگاہ مرج الکذب جھوٹ میں ملوث ہوا۔ لامنی: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف از نصر اس کا مصدر لوم ہے بمعنے ملامت کرنا لامنی کذا وعلی کذا یعنی اس کو جھڑکا اور ملامت کی۔ اعذروا: جمع مذکر امر حاضر از ضرب بمعنے عذر قبول کرنا اور اعتذار کے معنے عذر بیان کرنے کے ہیں اعتذر عن فلان یعنی کسی سے عذر قبول کرنے کو کہا۔

السوال الثالث (الف) …… سمعت صبیا من الرجال یقول لسمیرہ فی الرجال کیف حکم سیرتك مع جیلك وجیرتك فقال أرعی الجار ولو جار وأبذل الوصال لمن صال واود الحمیم ولو جرعنی الحمیم.

(۱) سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کیجئے۔

الجواب الثالث (الف) …… اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

①ترجمہ۔ ②خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔

☆ **(۱) ترجمہ:** وہ بولا کہ میں اپنے پڑوسی کی ہمیشہ رعایت کرتا ہوں خواہ وہ مجھ پر ظلم ہی کیوں

نہ کرے اور جو شخص مجھ پر حملہ کرے اس پر بھی میں اپنی دوستی برتتا ہوں اور میں اپنے دوست سے چشم پوشی کرتا ہوں اگرچہ وہ عداوت اور دشمنی کرے اور میں اپنے عزیز کو دوست رکھتا ہوں اگرچہ وہ مجھے گرم پانی ہی کیوں نہ پلائے۔ (تکلیف ہی کیوں نہ پہنچائے)

☆ **(۲) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:**

جار صیغہ واحد مذکر غائب ابذل صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف صال واحد مذکر غائب حمیم صفت مشبہ بمعنی جاد جرعنی واحد مذکر غائب ماضی حمیم صفت مشبہ بمعنی جاد۔

(ب) …… قال الهارث بن همام فلما خلبنا بعذوبة وعلمنا ماوراہ برقة ابتدرنا فتح الباب وتلقیناہ بالقرعاب وقلنا للغلام هیأ هیأ وهلم ما تهیأ فقال الضیف والذی أحلنی ذراكم لا تلمظت بقراكم.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر مطلب خیز ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت کا تعلق کون سے مقامہ سے ہے۔ (۳) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب کیجئے۔

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

①اعراب وترجمہ۔ ②عبارت کا تعلق کس مقامہ سے ہے۔ ③خط کشیدہ جملہ کی ترکیب۔

☆ **(۱) اعراب:** قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا خَلَبَنَا بِعُذُوْبَةِ وَعَلِمْنَا مَاوَرَآءَ بَرْقِهٖ اِبْتَدَرْنَا فَتْحَ الْبَابِ وَتَلَقَّیْنَاہُ بِالتَّرْحَابِ وَقُلْنَا لِلْغُلَامِ هَیَّا هَیَّا وَهَلُمَّ مَا تَهَیَّا فَقَالَ الضَّیْفُ وَالَّذِیْ أَحَلَّنِیْ ذَرَاكُمْ لَا تَلَمَّظْتُ بِقِرَاكُمْ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ جب اس نے ہم کو اپنی شیریں زبان سے فریفتہ کرلیا اور ہم اس کی فصاحت اور بلاغت سے واقف ہوئے تو فوراً دروازہ کھول کر کہا بسم اللہ تشریف لایئے اور ہم نے ملازم سے کہا کہ تو جلدی آ اور جو کچھ موجود ہو اس کو تو حاضر کر تو مہمان نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے تمہارے گھر میں مجھے اتارا نہیں چکھوں گا تمہارا کھانا۔

☆ **(۲) عبارت کا تعلق:**

اس عبارت کا تعلق پانچویں مقامہ کوفیہ سے ہے۔

☆ **(۳) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب:**

والذی احلنی الخ. واؤ قسمیہ الذی موصول احل فعل ن وقایہ ی ضمیر متکلم ذرا مضاف کم ضمیر مضاف الیہ لا نافیہ تلمظت فعل بافاعل ب جارہ قرا مضاف کم ضمیر مضاف الیہ ملکر جواب قسم، قسم جواب قسم ملکر جملہ فعلیہ قسمیہ ہوا۔

www.Bhalli.Info

الورقة السادسة ــــ فی الادب العربی ..... وفاق المدارس العربية باكستان ..... شعبان ١٤٢٣ھ
ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ــــ للبنات ــــ مجموع الدرجات=١٠٠ ..... الوقت=٣ساعات
ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحی تستحق عشر درجات

السوال الاول (الف) ..... حدث الحارث بن همام قال: لما اقتعدت غارب الاغتراب وأنأتني المتربة عن الأتراب طوحت بي طوائح الزمن الی صنعاء اليمن.

(١) عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے۔ (٢) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔
(٣) حارث بن ہمام سے کون اور صنعاء سے کیا مراد ہے وضاحت کیجئے۔

الجواب الاول (الف) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔ ③ حارث بن ہمام سے کون اور صنعاء سے کیا مراد ہے؟

☆ (١) **اعراب:** حَدَّثَ الْحارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: لَمَّا اقْتَعَدْتُ غَارِبَ الْاِغْتِرَابِ وَأَنْأَتْنِي الْمَتْرَبَةُ عَنِ الْأَتْرَابِ طَوَّحَتْ بِيْ طَوَائِحُ الزَّمَنِ إِلَى صَنْعَاءِ الْيَمَنِ۔

ترجمہ:

حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں جب سفر کے اونٹ کی گردن پر سوار ہوا (میں) اونٹ پر سفر کے ارادہ سے سوار ہوا اور میری فقیری ومفلسی نے مجھ کو اپنے ہم عصروں اور ہم عمروں سے دور کیا تو مجھ کو زمانہ کے حوادثات نے صنعاء یمن کی طرف پھینک دیا (تو میں صنعاء یمن میں جا پہنچا)

☆ (٢) **خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:**

اقتعدت اقتعاد مصدر از افتعال مجرد از نصر بمعنے بیٹھ جانا اصل اس کی قعود ہے جو قیام کی ضد ہے اور ابو زید نے یہ کہا ہے کہ قعد الانسان ای قام وجلس یعنی قعود اور قیام دونوں معنے میں مستعمل ہوتا ہے اور یہ اضداد ہے غارب یہ جامد ہے مشتق نہیں ہے اس کے معنے مقدم سنام الابل کے ہیں یعنی کوہان کا اگلا حصہ اور صحاح جوہری نے یہ کہا ہے کہ گردن اور درمیان کا جو حصہ ہے یعنی مابین سنام البعير والعنق اور دونوں کا مقصود متحد ہے اگرچہ الفاظ مختلف ہوگئے اور اس کی جمع غوارب آتی ہے الاغتراب وطن سے دور ہونا اور بے وطن ہونا مجرد از نصر انأتنی صیغہ واحد مؤنث غائب از افعال مصدر انأة بمعنے دور کرنا اور اس کا مجرد وباب سے آتا ہے از نصر ناقص واوی و از فتح ناقص یائی بمعنے دور کرنا۔ المتربة یہ فقر وفاقہ کے معنے میں آتا ہے اور محتاجی اور فقیری کے بھی معنی آتے ہیں اور یہ مکرمة کے وزن پر ہے اور یہ ترب سے ماخوذ ہے از سمع اور حدیث میں آیا ہے تربت یداك یہ دعا کے موقع پر مستعمل ہے اور معنے یہ ہیں کہ تمہارے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں

الاتراب ترب بالکسر کی جمع بمعنے من ولد معک یعنی ہم عصر وہم عمر عمر جس کو لنگوٹیا یار کہتے ہیں توام اور ترب میں فرق ہے توام تو اس کو کہتے ہیں جو ایک شکم سے یکے بعد دیگرے پیدا ہوں اور ترب وہ ہے جو بطن واحد سے پیدا ہوں یا بطنین سے لیکن ہم عمر یا قریب العمر ہوں اور ترب وہ ہے خواہ بطن واحد سے پیدا ہوں یا بطنین سے لیکن ہم عمر یا قریب العمر ہوں وطوحت تطویح مصدر از تفعیل بمعنے پریشان ہونا اور ہوا میں پھینک دینے کے معنے میں بھی آتا ہے طوائح یہ جمع طائح کی ہے اسم فاعل ہے باب تفعیل اور یہ قاعدہ ہے کہ کبھی ایسا کرتے ہیں کہ مزید سے حروف زوائد دور کرکے مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ لاتے ہیں جیسے کہ یہاں پر ہے اور مطوحات مطوحة کی جمع بمعنے حوادثات زمانہ۔

☆ (٣) حارث بن ہمام کون ہے؟ اس کا حل گذر چکا ہے پرچہ ١٤٢٢ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

صنعاء سے مراد:

صنعاء دو جگہ ہیں ایک یمن میں دوسری شام میں جو دمشق کے قریب ہے جب اول مراد ہو تو اس کو صنعاء یمن کہتے ہیں اور جب ثانی مراد ہو تو اس کو صنعاء دمشق یا شام کہتے ہیں یہاں اول مراد ہے اسی کی طرف نسبت کی گئی ہے قیاس تو یہ تھا کہ صنعاتیہ بالہمزة آتا لیکن خلاف قیاس صنعانیہ کرلیا ہے۔

(ب) ..... فرفر زفرة القيظ وكاد يتميز من الغيظ ولم يزل يحملق الی حتی خفت ان يسطو علی فلما أن خبت ناره وتواری اواره أنشد:

لبست الخميصة أبغي الخميصة	وأنشبت شصي فی كل شيصة
وصيرت وعظی احبولة	اريغ القنيص بها والقنيصة

(١) عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے۔ (٢) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق تحریر کریں۔
(٣) آخری شعر کی ترکیب کیجئے۔

اس کا حل گذر چکا ہے۔ پرچہ ١٤١٩ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

السوال الثانی (الف) ..... يا أخاير الذخاير وبشاير العشاير عموا صباحا وانعموا اصطباحا الخ.

(١) عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے۔ (٢) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ (٣) عموا صباحاً کی مراد واضح کیجئے۔

الجواب الثانی (الف) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔ ③ عموا صباحا سے مراد۔

☆ (١) **اعراب:** يَا خَائِرَ الذَّخَائِرِ وَبَشَائِرَ الْعَشَائِرِ عِمُوْا صَبَاحًا وَانْعِمُوْا اصْطِبَاحًا وَانْظُرُوْا إِلَى مَنْ كَانَ ذَا نَدِيٍّ وَنَدًى وَجِدَةٍ وَجَدًى وَعَقَارٍ وَقُرًى وَمَقَارٍ وَقِرًى فَمَا زَالَ

www.Bhalli.Info

بِهِ قُطُوْبُ الْخُطُوْبِ وَخُرُوْبُ الْكُرُوْبِ وَشَرَرُ شَرِّ الْحَسُوْدِ حَتّٰى صَفِرَتِ الرَّاحَةُ وَقَرِعَتِ السَّاحَةُ.

ترجمہ:

اور کہنے لگا کہ اے بہترین خزانوں (ذخیروں) اور اے اپنے خاندان کو خوشخبری دینے والو! اللہ تمہاری صبح اچھی کرے اور تم صبح کی شراب سے خوشحال رہو تم اس شخص کی طرف نظر عنایت کرو جو کبھی مجلس و بخشش اور تو انگری وعطا زمین وسواضعات اور خوانوں وطعام والا مہمان تھا مگر حوادثات کی ترشروئی اور غموں کی بوچھاڑیں حاسدوں کی بدخواہی کی چنگاریاں اور حوادثات عظیمہ کا پے در پے نزول ہمیشہ اسکے شامل رہیں۔ یہاں تک کہ اس کا ہاتھ خالی ہوگیا۔

خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:

اخائر جمع مذکر مکسر اسم تفضیل یہ اخیار کی جمع ہے اور اخیار خیر بالتشدید والتخفیف کی جمع ہے اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ اخیر کی جمع اخائر خلاف قیاس ہے جو شر کی ضد ہے اور خیر کی جمع خیور آتی ہے از ضرب اور اخیر یہ اسم تفضیل ہے اس کا مؤنث خوری اور خیری آتا ہے الذخائر جمع مؤنث مکسر صفت مشبہ یہ ذخیرۃ کی جمع ہے بمعنے ذخیر، ذخیرۃ اور ذخر وہ مال جو جمع کیا گیا ہو اور بیش قیمتی ہو یہ نصر سے آتا ہے۔ بشائر جمع مؤنث مکسر صفت مشبہ یہ بشارت بالکسر اور بالضم کی جمع ہے بمعنے خوشخبری اور بشارت بالکسر کے معنے خوشخبری کے ہیں کے ہیں اور بشارت بالضم وہ مال جو خوشخبری کے وقت مخبر کو بطور انعام دیا جائے اور بشارت بالفتح کے معنے حسن اور جمال کے آتے ہیں اس کی جمع فرح اور خوشخبری دینے والے کو بشیر کہتے ہیں العشائر جمع مؤنث مکسر صفت مشبہ یہ عشیرہ کی جمع ہے بمعنے قبیلہ اور اس کی جمع عشیرات بھی آتی ہے۔ ندی جامد: بتشدید الیاء اور ندی بالضم اور نادی ان تینوں کے معنی مجلس کے آتے ہیں ندی یہ مصدر ہے بمعنے بخشش بزرگی بھلائی تری۔ اس کی جمع ندوۃ بمعنے تر ہونا از سمع ندے الارض یعنی زمین تر ہوئی اور اس پر شبنم پڑی وجدۃ تو نگری مالداری یہ وجد سے مشتق ہے اس میں واؤ کو حذف کردیا اور اس کے عوض (ت) لے آئے جیسے وعد سے عدۃ وجد کے معنے پانے کے ہیں اسلئے وجد مال کو بھی کہتے ہیں جدے بالکسر کے بمعنے عطا و بارش کثیر از نصر عقار بفتح العین المھملۃ یہ مصدر ہے بمعنے زمین ومنزل اسباب جمع عقارات اور عقار بالضم عین کے بمعنے شراب کے آتے ہیں۔ مقار جامد: یہ مقراۃ کی جمع ہے بمعنے حوض وبڑا پیالہ جس میں مہمان کو کھلائیں از ضرب یقال قری الضیف یعنی اس نے مہمان کی ضیافت کی۔ قری بالکسر مصدر بمعنے مہمانی کرنا کسی آنے والے کی اور جامد کے معنے وہ کھانا جو آجائے قطوب یہ مصدر بمعنی جامد ہے بمعنے ترش روئی کرنا از ضرب الخطوب یہ خطب کی جمع ہے بمعنے حوادث ومصائب۔

الکروب: جامد یہ کرب کی جمع ہے وہ مصیبت جس کی وجہ سے انسان سانس نے لے سکے اور اس کے معنے دکھ، غم اور تکلیف کے آتے ہیں والمصدر کرب بسکون الراء المھملۃ از نصر۔ قرعت صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف الساحۃ جامد۔ نوب: یہ نوبۃ کی جمع ہے بمعنے مصیبت یا یہ نوائب کی جمع ہے وہ مصیبت جو ٹل نہ سکے۔

☆ (۳) عمو اصباحا سے مراد:

یہ جملہ دعائیہ ہے کہ صبح بخیر ہو یہ عم یعم سے ماخذ ہے مثال واوی ہے بمعنی ارام سے شراب پینا یا نعم ینعم سے ماخذ ہے بمعنی صبح کے وقت نعمت میں ہونا گویا تمام وقت مزے میں رہنا اور صبح کی تخصیص اس لئے کی کہ عرب صبح کے وقت خون مار کیا کرتے تھے اور رات بھر گیت سنتے رہتے صباحا صبح کی شراب نوشی کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

(ب) ....

تعارجت لا رغبة فی العرج　　　ولکن لا قرع باب الفرج

والقی حبلی علی غاربی　　　واسلك مسلك من قد مرج

فان لامنی القوم فقلت اعذروا　　　فلیس علی اعرج من حرج

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق تحریر کیجئے۔ (۳) ان اشعار کا پس منظر بیان کرنے کے بعد بتایئے کہ کس مقامہ سے ان کا تعلق ہے؟

الجواب الثانی (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

(۱) اعراب۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔ (۳) اشعار کا پس منظر، کس مقامہ سے۔

☆ (۱،۲) کا حل گذر چکا ہے۔ پرچہ ۱۴۳۲ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ (۳) اشعار کا پس منظر:

جب اس نے اشعار سنائے تو میں نے اس کی علمیت پر تعجب کیا اور اس کو دوسرا دینار بھی دے دیا اس نے دوسرا دینار بھی پہلے دینار کی طرح منہ میں ڈال دیا اور میری سخاوت کی تعریف کرتے ہوئے واپس جانے لگا حارث بن ہمام کہتا ہے کہ مجھے خیال ہوا کہ یہ شخص تو ابوزید سروجی ہے اور لنگڑا پن تو اس نے مکر کے لئے اختیار کر رکھا ہے لہذا میں نے اسے کہا تم اپنی قابلیت سے پہچانے گئے ہو کہ تم ابوزید ہو اب بغیر لنگڑاہٹ کے سیدھے چلو، پھر میں نے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا کبھی تنگی میں گذارتا ہوں اور کبھی نرمی میں غرض یہ کہ ہر قسم کے حالات میں گذارہ کر رہا ہوں پھر میں نے اس سے پوچھا تم نے لنگڑے پن کا کیا ڈھونگ رچا رکھا ہے؟ اس سوال سے اس کا روشن چہرہ کملا گیا اور اس نے جواب میں کچھ شعر پڑھے جن کا مطلب یہ تھا کہ لنگڑا پن تو صرف دولت حاصل کرنے کے

www.Bhalli.Info

لئے اختیار کر رکھا ہے کیونکہ جب کوئی مجھ پر اعتراض کرے گا تو میں کہہ سکوں گا کہ میں لنگڑا ہوں اور لنگڑے پن میں کوئی حرج نہیں۔

اشعار کا کس مقامہ سے تعلق ہے:

ان اشعار کا تیسرے مقام دنیاریہ سے تعلق ہے۔

السوال الثالث (الف) ...... قال لی ان بدنی قد اتسخ ودرنی قدر سخ افتاذن لی فی قصد قرية لاستحم الخ.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی ترکیب تحریر کیجئے۔ (۳) ابو زید کیا کہنا چاہتے ہیں؟ وضاحت کیجئے۔

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② خط کشیدہ الفاظ کی ترکیب۔ ③ ابو زید کیا کہنا چاہتے ہیں؟

☆ (۱) **اعراب:** قَالَ لِیْ إِنَّ بَدَنِیْ قَدْ اِتَّسَخَ وَدَرَنِیْ قَدْرَسَخَ أَفَتَاْذَنُ لِیْ فِیْ قَصْدِ قَرْيَةٍ لِأَسْتَحِمَّ وَأَقْضِیَ هٰذَا الْمُهِمَّ فَقُلْتُ إِذَا جِئْتَ فَالسُّرْعَةُ السُّرْعَةُ وَالرَّجْعَةُ الرَّجْعَةُ فَقَالَ سَتَجِدُ مَطْلَعِیْ عَلَيْكَ أَسْرَعَ مِنْ إِرْتِدَادِ طَرْفِكَ إِلَيْكَ ثُمَّ اسْتَنَّ اسْتِنَانَ الْجَوَادِ فِی الْمِضْمَارِ وَقَالَ لِابْنِهِ بَدَارِ بَدَارِ.

ترجمہ:

تو وہ مجھ سے کہنے لگا کہ میرا بدن گرد آلود ہو رہا ہے اور میل بہت جم گیا ہے کیا آپ مجھے گاؤں میں جانے کی اجازت دے سکتے ہیں تاکہ میں حمام میں جا کر غسل کر آؤں اور میں اپنی اس ضرورت سے فارغ ہو جاؤں میں بولا اگر تو جاتا ہے جا اور جلد واپس آ۔ وہ کہنے لگا ابھی تم مجھے ایک سیکنڈ میں اپنے پاس موجود پاؤ گے (یعنی آنکھ کے جھپکنے سے بھی پہلے میں واپس آجاؤں گا) یہ کہہ کر اس نے میدانی گھوڑے کی سی چوکڑیاں بھریں اور اپنے لڑکے سے بولا آجلد آ۔

☆ (۲) **خط کشیدہ الفاظ کی ترکیب:**

السرعة: مبتدا والسرعة خبر الرجعة مبتدا الرجعة خبر قال فعل ل جار ابن مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر قول دار بمعنے اعجل فعل امر انت ضمیر فاعل فعل فاعل مل کر موکد دوسرا بدار بمعنے اعجل فعل فاعل موکد تاکید مل کر مقول قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ قولیہ فعلیہ ہوا۔

☆ (۳) **ابو زید کیا کہنا چاہتے ہیں:**

ابو زید غسل کرنے کے لئے اجازت مانگ رہے تھے اور جلد واپسی کے لیے کہ پلک جھپکنے میں واپس لوٹ آؤں گا اور تاخیر بالکل نہ ہوگی۔

(ب) ...... وما قيل فی المثل الذی سار سائره خير العشاء سوافره إلا ليعجل التعشی ويجتنب آكل الذی يغشی اللهم إلا ان نقد نار الجوع وتحول دون الهجوع قال فكانه اطلع علی ارادتنا فرمی عن قوس عقيدتنا لاجرم أنا انساه بالتزام الشرط.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے۔ (۲) مذکورہ ضرب المثل کی وضاحت کریں۔ (۳) قال کا قائل کون ہیں؟

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② مذکورہ ضرب المثل کی وضاحت۔ ③ قال کا قائل۔

☆ (۱) **اعراب:** وَمَا قِيْلَ فِی الْمَثَلِ الَّذِیْ سَارَ سَائِرُهٗ خَيْرُ الْعَشَاءِ سَوَافِرُهٗ إِلَّا لِيُعَجَّلَ الْعَشِیُّ وَيُجْتَنَبَ أَكْلُ اللَّيْلِ الَّذِیْ يُعْشِی اللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تَقِدَ نَارُ الْجُوْعِ وَتَحُوْلَ دُوْنَ الْهُجُوْعِ قَالَ فَكَأَنَّهٗ اطَّلَعَ عَلٰی إِرَادَتِنَا فَرَمٰی عَنْ قَوْسِ عَقِيْدَتِنَا لَاجَرَمَ إِنَّا آنَسْنَاهُ بِالْتِزَامِ الشَّرْطِ.

ترجمہ:

کیا نہیں کہا گیا ہے اس مشہور مثل میں رات کا بہترین کھانا وہی ہے جو سر شام کھایا جائے اس لیے کہا گیا ہے کہ رات کے کھانا کھانے میں جلدی کی جائے اور تو ندی لانے والی رات کے کھانے سے احتیاط کیا جائے مگر اس وقت مجبوری ہے جبکہ بھوک کی آگ مشتعل ہو اور نیند نہ آنے دے راوی بیان کرتا ہے ہم یہ سمجھے کہ وہ گویا ہماری خواہش سے مطلع ہوگیا اور اس نے ہمارے دلی ارادے کی کمان سے ہمارے تیر مارا لہذا ہم نے مجبوراً اس کی شرط قبول کرلی۔

☆ (۲) **مذکورہ ضرب المثل کی وضاحت:**

اس ضرب المثل میں شام کا کھانا جلدی کھانے میں بہتری بتائی گئی ہے اس وجہ سے کہ جب جلدی کھائے گا تو ہضم ہو جائے گا ورنہ سوتے وقت ثقیل ہو جائے گا اور معدے پر خواہ مخواہ بھاری پن اور ثقل پیدا ہوگا۔

☆ (۳) **قال کا قائل:**

اس کا قائل ابو زید سروجی ہے جو تاخیر سے آیا اور رات کے کھانے کی طلب رکھتا ہے چونکہ دیر سے کھانا کھا رہا ہے لیکن جلد کھانے کا مقولہ پیش کر رہا ہے۔

www.Bhalli.Info

الورقة السادسة..... في الادب العربي..... وفاق المدارس العربية باكستان..... شعبان ۱۴۳۳ھ

ورقة الاختبار السنوي للمرحلة العالية ..... للبنات ..... مجموع الدرجات ۱۰۰ ..... الوقت ۳ ساعات

ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحى تستحق عشر درجات

السوال الاول (الف) ..... ثم اذا كانت الاعمال بالنيات وبها انعقاد العقود الدينيات فاى حرج على من انشأ ملحا للتنبيه لاللتمويه ونحابها منحى التهذيب لا الا كاذيب وهل هو في ذلك الا بمنزلة من انتدب لتعليم او هدى الى صراط مستقيم.

(۱) عبارت پر اعراب لگائیں۔ (۲) عبارت کا ترجمہ کریں۔ (۳) علم ادب کی تعریف، موضوع، غرض بیان کریں۔

الجواب الاول (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب۔ ② ترجمہ۔ ③ علم ادب کی تعریف، موضوع، غرض۔

☆ (۱) اعراب: ثُمَّ اِذَا كَانَتِ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ وَبِهَا اِنْعِقَادُ الْعُقُوْدِ الدِّيْنِيَّاتِ فَاَيُّ حَرَجٍ عَلٰى مَنْ اَنْشَاَ مُلَحًا لِلتَّنْبِيْهِ لَالِلتَّمْوِيْهِ وَنَحَابِهَا مَنْحَى التَّهْذِيْبِ لَا الْاَكَاذِيْبِ وَهَلْ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا بِمَنْزِلَةِ مَنِ انْتَدَبَ لِتَعْلِيْمٍ اَوْ هَدٰى اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.

☆ (۲) ترجمہ:

پھر چونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور معاملات دینیہ کا انعقاد انہی پر ہے۔ تو کیا حرج ہے اس شخص کے لیے جس نے خوش کن باتیں تنبیہ کے لیے لکھی ہوں نہ فریب دینے کے لیے اور اس سے تہذیب کا ارادہ کیا ہو نہ جھوٹ بولنے کا اور وہ اس کام میں بمنزلہ اس شخص کے ہے جو تعلیم کی طرف دعوت دیتا ہے یا سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

☆ (۳) علم ادب کی تعریف، موضوع، غرض:

اس کا حل گذر چکا ہے۔

(ب) ..... فلمارنت الجماعة الى تحفزه ورأت تأهبه لمزايلة مركزه ادخل كل منهم يده في جيبه فاالعم له سجلا من سيبه وقال اصرف هذا في نفقتك او فرقه على رفقتك فقبله منهم مغضيا وانثنى منهم مثنيا.

(۱) عبارت پر اعراب لگائیں۔ (۲) عبارت کا ترجمہ کریں۔ (۳) اپنے الفاظ میں عبارت کا خلاصہ بیان کریں۔

الجواب الاول (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب۔ ② ترجمہ۔ ③ خلاصہ۔

☆ (۱) اعراب: فَلَمَّا رَنَتِ الْجَمَاعَةُ اِلٰى تَحَفُّزِهٖ وَرَاَتْ تَاَهُّبَهٗ لِمُزَايَلَةِ مَرْكَزِهٖ اَدْخَلَ كُلٌّ مِّنْهُمْ يَدَهٗ فِيْ جَيْبِهٖ فَاَفْعَمَ لَهٗ سَجْلًا مِّنْ سَيْبِهٖ وَقَالَ اصْرِفْ هٰذَا فِيْ نَفَقَتِكَ اَوْ فَرِّقْهُ عَلٰى رُفْقَتِكَ فَقَبِلَهٗ مِنْهُمْ مُغْضِيًا وَانْثَنٰى عَنْهُمْ مُثْنِيًا.

☆ (۲) ترجمہ:

پس جبکہ لوگوں نے اس کے جانے کا ارادہ معلوم کیا اور اپنی جگہ چھوڑنے کا قصد دیکھا تو ہر ایک نے اپنی اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور اپنی بخشش سے اس کا زنبیل بھر دیا اور کہا کہ اس کو تو اپنے خرچ میں لا یا تو اپنے دوستوں میں تقسیم کر (بانٹ) تو اس نے رقم کو اپنی آنکھیں نیچے کیے ہوئے قبول کیا اور ان کی بہت سی تعریف کرتے ہوئے وہ رخصت ہوا۔

☆ (۳) خلاصہ:

حارث بن ہمام کہتا ہے مجھے ایک کشادہ مجلس میں پہنچنے کا اتفاق ہوا جہاں پر ایک بوڑھا زوردار تقریر کر رہا تھا جسے سن کر لوگ رو رہے تھے جب بوڑھے نے تقریر ختم کی اور چلنے لگا تو سب لوگوں نے اسے نذرانے دیئے پھر اس نے سب کو رخصت کیا اور چلا آیا میں بھی اس کے پیچھے ہولیا آخر کار وہ ایک غار میں داخل ہوگیا میں بھی کچھ توقف کے بعد غار کے اندر گیا تو کیا دیکھا کہ بوڑھے کے سامنے ایک شاگرد ہے اور ان کے آگے میدے کی روٹی اور بکری کا بھنا ہوا بچہ اور شراب کا مٹکا رکھا ہے یہ دیکھ کر میں نے اس سے پوچھا ارے ظاہر دیا باطن ایا اس پر اس کو بہت غصہ آیا پھر جواب دیا کہ واقعی میں نے کمانے کے لئے سارا ڈھونگ رچا رکھا ہے اس کے بعد اس نے مجھے کہا کہ کھانا کھاؤ، وگرنہ بھاگ جاؤ میں نے اس کے شاگرد کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا یہ بوڑھا کون ہے؟ اس نے جواب دیا ابوزید سروجی ہے مجھے اس پر تعجب ہوا اس کے بعد وہاں سے واپس لوٹ آیا۔

السوال الثاني (الف) ..... فلما رأيت تلهب جلوته. وتالق جدوته امعنت النظر في توسمه. وسرحت الطرف في ميسمه فاذا هوا شيخنا السروجي وقد اقهر ليله الدجوجي فهزات نفسي بموردة. وابتدرت استلام يده.

(۱) عبارت پر اعراب لگائیں۔ (۲) عبارت کا ترجمہ کریں۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

www.Bhalli.Info

الجواب الثانی (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب۔ ② ترجمہ۔ ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

☆ **(۱) اعراب:** فَلَمَّا رَأَيْتُ تَلَهُّبَ جَذْوَتِهِ وَتَأَلُّقَ جَلْوَتِهِ أَمْعَنْتُ النَّظَرَ فِيْ تَوَسُّمِهِ وَسَرَّحْتُ الطَّرْفَ فِيْ مِيْسَمِهِ فَإِذَا هُوَ شَيْخُنَا السَّرُوْجِيُّ وَقَدْ أَقْمَرَ لَيْلُهُ الدَّجُوْجِيُّ فَهَنَّأْتُ نَفْسِيْ بِمَوْرِدِهِ وَابْتَدَرْتُ اسْتِلَامَ يَدِهِ.

☆ **(۲) ترجمہ:**

پس جب میں نے اس کے علم کے شعلے کو دیکھتے اور اس کے چہرے کو چمکتے ہوئے دیکھا تو میں نے اس کے پہچاننے میں غور کیا اور اس کی علامتوں پر میں نے نظر ڈالی پس وہ تو ہمارا شیخ سروجی نکلا، اس وقت تک تاریک سفید ہو چلی تھی (یعنی داڑھی کے بال سفید ہوگئے تھے، میں نے اس کی آمد پر اپنے نفس کو مبارک باد دی اور میں نے بڑھ کر اس کے ہاتھ چومے۔

☆ **(۳) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:**

تلهب: یہ تفعل کا مصدر بمعنی جامد ہے اور یہ لهب سے ماخوذ ہے بمعنے بھڑکتا ہوا شعلہ اور یہ سمع سے آتا ہے۔ جذوته: جامد آگ کی دہکتی ہوئی چنگاری جمع جذی وجذا اور اس میں یہ جمع جذا قیاس کے موافق اور جذی جمع خلاف قیاس ہے۔ تالق: یہ تفعل کا مصدر ہے بمعنے چمکنا وروشن ہونا اور یہ الق سے ماخذ ہے۔ تالق وائتلق جبکہ آگ روشن ہو اور چمکے از ضرب۔ جلوة: اس کے اصلی معنے ہیں کسی عورت کا اپنے منہ سے نقاب اتار دینا۔ اس کا مجرد نصر سے آتا ہے بمعنے زنگ دور کرنا اور عورتوں کا مزین اور خوبصورت کرنا اور خاوند کا اپنی بیوی کو پہلی بار دیکھنا اس کے معنے روشنی کے بھی آتے ہیں۔ توسمه: اس کے معنے علامت سے پہچاننے کے ہیں اور یہ وسم سے ماخذ ہے از ضرب جس کے معنے علامت کے ہیں اور جو کرم سے آتا ہے تو اس کا مصدر وسام اور وسامت سے آتا ہے جس کے معنے خوبصورت چہرے کے آتے ہیں وسیم بمعنے خوبصورت۔

میسمه: یہ اسم آلہ ہے وہ لوہا یا کوئی اور چیز جس سے داغا جائے اور اس کے معنے نشان اور حسن وجمال کے بھی آتے ہیں جمع میاسم اور یہ واوی اور یائی بھی آتا ہے۔ میسم یا تو یہ وسم سے ماخذ ہے جس کے معنے علامت کے ہیں از ضرب یا یہ وسامة سے جس کے معنے خوبصورتی کے ہیں از کرم۔ لیل: بمعنے رات جمع لیالی۔ بموردہ: یہ مصدر ہے بمعنے آنا۔ ابتدرت: صیغہ واحد متکلم از افتعال اس کا مصدر ابتدار ہے جلدی کرنے کے معنے آتے ہیں۔

(ب) تباله من خادع مماذق: اصفر ذی وجهین كالمنافق: يبدو بوصفين لعين الوامق: زينة

معشوق ولون عاشق: وحبه عند ذوی الحقائق: يدعو الى ارتكاب سخط الخالق: لو لاه لم تقطع يمين سارق: ولا بدت مظلمة من فاسق.

(۱) عبارت پر اعراب لگائیں۔ (۲) عبارت کا ترجمہ کریں۔ (۳) مقامہ ثالثہ دیناریہ کا خلاصہ بیان کریں۔

الجواب الثانی (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب۔ ② ترجمہ۔ ③ مقامہ کا خلاصہ۔

☆ **(۱) اعراب:** تَبًّالَهُ مِنْ خَادِعٍ مُمَاذِقٍ: أَصْفَرَ ذِيْ وَجْهَيْنِ كَالْمُنَافِقِ: يَبْدُوْ بِوَصْفَيْنِ لِعَيْنِ الْوَامِقِ: زِيْنَةِ مَعْشُوْقٍ وَلَوْنِ عَاشِقٍ: وَحُبُّهُ عِنْدَ ذَوِي الْحَقَائِقِ: يَدْعُوْ إِلَى ارْتِكَابِ سُخْطِ الْخَالِقِ: لَوْ لَاهُ لَمْ تُقْطَعْ يَمِيْنُ سَارِقٍ: وَلَا بَدَتْ مَظْلَمَةٌ مِنْ فَاسِقٍ.

☆ **(۲) ترجمہ:**

وہ مکار منافق زرد دورخی اشرفی ہلاک ہو جو دیکھنے والے کی نظر میں دو وصفوں کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے کبھی زینت معشوق اور کبھی عاشق کے رنگ میں اور جس کی محبت اولیاء کرام کے نزدیک خدا کی نافرمانی کی طرف بلاتی ہے اگر وہ اشرفی نہ ہوتی تو چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاتا اور گناہ گار سے گناہ سرزد نہ ہوتے۔

☆ **(۳) مقامہ کا خلاصہ:**

حارث بن ہمام روایت کرتا ہے کہ میں اور میرے دوست ایک مجلس میں بیٹھے شعر وشاعری اور قصے کہانیوں میں مصروف تھے کہ اچانک ہمارے سامنے ایک شخص بوسیدہ لباس اور لنگڑا آ کھڑا ہوا ہمیں سلام کیا اور دعا دی پھر کہنے لگا میں ایک شخص (ایسا) ہوں جو دولت مند اور خوش حال تھا مگر میرے اوپر اتنی مصیبتیں آئیں کہ اب میرا مال ومتاع سب سے برباد ہو گیا ہے اور آج میں اتنا فقیر ومسکین ہو چکا ہوں کہ دشمنوں کو بھی مجھ پر ترس آنے لگا ہے لہذا تم میری امداد کرو حارث بن ہمام کہتا ہے کہ میں اس کی فصیح وبلیغ باتیں سنیں تو مجھے اس کی حالت پر رحم آیا اس لئے میں نے ایک دینار نکالا اور اس سے کہا اس دینار کی تعریف میں کچھ اشعار کہو تو میں یہ تمہیں دے دوں گا اس پر اس نے فوراً چند اشعار پڑھے جن میں اس نے دینار کی خوب تعریف کی کہ دینار زرد رنگ بہت خوبصورت ہے اور سیاح ہے اور اسکی شہرت ہے اس سے تمام مسائل حل ہوتے ہیں اس میں دولت مندی کا راز ہے اس سے حکومتوں کا قیام ہوتا ہے اس سے شکست وفتح کے فیصلے ہوتے ہیں اس سے کئی جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں اور قیدی آزاد ہو جاتے ہیں الغرض اللہ تعالیٰ نے اس کو بہت قدر عطا فرمائی ہے جب شعر کہے تو ہاتھ پھیلایا اور

www.Bhalli.Info

کہا شریف آدمی ضرور ایفائے عہد کرتا ہے، میں نے حسب وعدہ دینار دے دیا جب وہ دینار لے کر واپس جانے لگا تو مجھے اس کے عمدہ کلام کو سننے کا مزید شوق ہوا تو میں نے دوسرا دینار نکال کر کہا اب تم دینار کی مذمت میں اشعار کہو میں یہ بھی تمہیں دے دوں گا اس پر بھی اس نے بلا تاخیر چند اشعار کہے جن میں دینار کی خوب مذمت کی کہ اس کا زرد رنگ پیلا رنگ ہے منافق کی طرح دورخا ہے اس کا وجود اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہے اسی کے سبب بہت سے قتل ہوتے ہیں بہت گناہ ہوتے ہیں اذیتیں پہنچتی ہیں اور اللہ والے اس سے نفرت کرتے ہیں اور اس کو اپنے آپ سے دور کر دیتے ہیں۔

جب اس نے اشعار سنائے تو میں نے اس کی طبیعت پر تعجب کیا اور اس کو دوسرا دینار بھی دے دیا اس نے دوسرا دینار بھی پہلے دینار کی طرح منہ میں ڈال دیا اور میری سخاوت کی تعریف کرتے ہوئے واپس جانے لگا حارث بن ہمام کہتا ہے کہ مجھے خیال ہوا کہ یہ شخص تو ابوزید سروجی ہے اور لنگڑا پن تو اس نے مکر کے لئے اختیار کر رکھا ہے لہذا میں اسے کہا تم اپنی قابلیت سے پہچانے گئے ہو کہ تم ابوزید ہو اب بغیر لنگڑاہٹ کے سیدھے چلو، پھر میں نے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا کبھی سختی میں گذارتا ہوں اور کبھی نرمی میں غرض یہ کہ ہر قسم کے حالات میں گذارہ کر رہا ہوں پھر میں نے اس سے پوچھا تم نے لنگڑے پن کا کیا ڈھونگ رچا رکھا ہے؟ اس سوال سے اس کا روشن چہرہ کملا گیا اور اس نے جواب میں کچھ شعر پڑھے جن کا مفہوم یہ تھا کہ لنگڑا پن تو صرف دولت حاصل کرنے کے لئے اختیار کر رکھا ہے کیونکہ جب کوئی مجھ پر اعتراض کرے گا تو میں کہہ سکوں گا کہ میں لنگڑا ہوں اور لنگڑے پن میں کوئی حرج نہیں۔

السوال الثالث (الف) ...... تتحاذی فی الفعال حذو النعال حتی نامن التغابن و نكفی التضاغن و الا فلم اعلك و تعلني و اقلك و تستقلني واجترح لك وتجرحني و اسرح اليك وتسرحني و كيف يجتلب انصاف بضيم.

(۱) عبارت کا ترجمہ کریں۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔ (۳) اپنے الفاظ میں عبارت کا خلاصہ بیان کریں۔

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② خط کشیدہ کی تحقیق۔ ③ خلاصہ۔

☆ (۱) ترجمہ:

جوتوں کی برابری کی طرح کام کرنے میں ہم برابر تقسیم کریں گے یہاں تک کہ ہم ایک دوسرے کو دھوکہ دینے سے محفوظ ہو جائیں اور ایک دوسرے کے ساتھ حسد رکھنے سے کفایت کر دیے جائیں۔ ورنہ کیوں میں تم کو سیراب کرتا رہوں اور تو مجھے بیمار کرتا رہے، میں تجھے بلند کرتا رہوں اور تو مجھے حقیر سمجھتا رہے، میں تیرے لئے کماتا رہوں اور تو مجھے زخمی کرتا رہے میں تیری طرف آتا رہوں اور تو مجھے چھوڑتا رہے اور انصاف ظلم کے ساتھ کیوں کر حاصل کیا جا سکتا ہے۔

☆ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق

النعال	نعل کی جمع بمعنی جوتے۔
التغابن	مصدر از باب تفاعل بمعنی ایک دوسرے کو دھوکہ دینا۔
نكفی	صیغہ جمع متکلم مضارع مجہول باب ضرب ناقص یائی بمعنی کفایت کرنا
التضاغن	مصدر از باب تفاعل ایک دوسرے کے ساتھ حسد وکینہ رکھنا۔
اعلك	صیغہ واحد متکلم مضارع معلوم باب نصر بمعنی سیراب کرنا، سیراب ہونا
تعلني	صیغہ واحد مذکر مخاطب مضارع معلوم باب افعال بمعنی بیمار کرنا، مریض بنانا۔
اقلك	صیغہ واحد متکلم مضارع معلوم باب افعال بمعنی بلند کرنا۔
تستقلني	صیغہ واحد مذکر مخاطب مضارع معلوم باب استفعال بمعنی کسی چیز کو حقیر وقلیل سمجھنا۔
اسرح	صیغہ واحد متکلم مضارع معلوم باب فتح بمعنی اپنے کام کیلئے نکلنا۔
يجتلب	صیغہ واحد مذکر غائب مضارع مجہول باب افتعال بمعنی کھینچ لانا۔

☆ (۳) خلاصة:

حارث بن ہمام کہتا ہے کہ میں نے قحط سالی کے زمانے میں جبکہ مجھے ثروت ودولت حاصل تھی دمیاط کے علاقے کا سفر کیا اور ایسے دوستوں کو سفر کا ساتھی بنایا جن پر ہر لحاظ سے پورا پورا اعتماد تھا اور ہمارا یہ اصول تھا کہ جس مقام پر بھی اترتے قیام کرنے کے بعد وہاں سے چل پڑتے ایک رات کا واقعہ ہے کہ سواریوں کو ہانکتے سرسبز علاقے تک پہنچ گئے چونکہ سفر سے طبیعت تھک چکی تھی اس لئے وہاں رات کا باقی حصہ گذارنے کے لئے اتر پڑے جب میرے ساتھ اور سواریاں سب نیند میں کھو گئے تو مجھے ایک آدمی کی آواز آئی جو دوسرے سے کہہ رہا تھا، تیرا دوستوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہوتا ہے دوسرے نے جواب دیا میں تو دوستوں کے ساتھ ہر حال میں بھلا کرتا ہوں خواہ وہ مجھ سے برا ہی کیوں نہ کریں اور انہیں سگے بھائی سے بھی زیادہ اہمیت دیتا ہوں اور ان پر بڑی سے بڑی چیز قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا لیکن اس کے ساتھی نے جواب دیا بیٹے یہ طریقہ غلط ہے بلکہ بخیل سے بخل کرنا چاہئے اور قیمتی چیز کو اہمیت دینی چاہئے میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں صرف دوستوں سے دوستی کرتا ہوں جو میرے ساتھ بھلا نہ کرے میں اس کے ساتھ ہرگز بھلا نہیں کرتا جو مجھے نقصان پہنچائے

www.Bhalli.Info

میں اسے نفع نہیں پہنچاتا اس کے بعد کچھ شعر پڑھے جن کا خلاصہ یہ ہے میں اپنے دوست کی دوستی کو اس بنیاد پر رکھتا ہوں جیسا کہ وہ رکھے۔ جیسا اس کا مجھ سے سلوک ہو میں بھی ویسا بلکہ اس سے اچھا سلوک کرتا ہوں حارث بن ہمام کہتا ہے جب میں اس کی گفتگو سنی تو مجھے اس کے دیکھنے کا شوق ہوا لہذا میں صبح سویرے ان کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا حالانکہ میں نے ابوزید سروجی اور اس کے بیٹے کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھا جبکہ انہوں نے پرانی چادریں پہنی ہوئی تھیں تو مجھے یقین ہوگیا کہ یہی دونوں رات کو ہمکلام تھے۔ لہذا میں نے ان پر ترس کھایا اور انہیں اپنے قافلے میں لے آیا پھر سب سے ان کا تعارف کرایا اور قافلہ والوں نے خوب نوازشات کیں اور انہیں دوست بنالیا گیا لیکن جب ابوزید سروجی نے دیکھا کہ اس کی جیب پر ہوگئی ہے تو مجھے کہنے لگا مجھے اجازت دو میں قریبی بستی میں جاکر غسل کرآؤں میں نے کہا جلدی جاؤ اور جلدی واپس آؤ اس نے جواب دیا میں ابھی واپس آیا اس کے بعد وہ جلدی سے چلا گیا مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ وہ مجھ سے دھوکہ کرکے بھاگ رہا ہے ہم بہت دیر تک انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ شام ہوگئی میں نے ساتھیوں سے کہا بہت وقت انتظار میں ضائع ہوگیا اٹھو اور چلنے کی تیاری کرو جب میں کجاوہ کسنے کے لئے اٹھا تو میں نے دیکھا پالان کی لکڑی پر تین شعر لکھا گیا ہے جن کا یہ مفہوم ہے میرے متعلق یہ خیال نہ کرنا کہ میں تم سے تنگ ہوکر تمہیں چھوڑ گیا ہوں بلکہ میری یہ عادت ہے کہ جب کسی جگہ سے کھالیا تو وہاں سے چل دیا میں نے یہ شعر ساتھیوں کو پڑھائے تاکہ وہ اس (ابوزید) کو معذور سمجھیں اس کے بعد ہم سفر کو چل دیئے۔

(ب) ...... قال الحارث بن همام، فلما خلبنا بعذوبة نطقه وعلمنا ماوراه برقه ابتدرنا فتح الباب وتلقيناه بالترحاب وقلنا للغلام هيأ هيأ وهلم ماتهيأ فقال الضيف والذي اخلني ذراكم لاتلمظت بقراكم.

(ا) عبارت پر اعراب لگائیں۔ (۲) عبارت کا ترجمہ کریں۔ (۳) مقامہ خامسہ کوفیہ کا خلاصہ بیان کریں۔

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب۔ ② ترجمہ۔ ③ مقامہ خامسہ کوفیہ کا خلاصہ۔

☆ (۲،۱) کا حل گذر چکا ہے پرچہ ۱۴۲۲ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ (۳) **مقامہ خامسہ کوفیہ کا خلاصہ:**

حارث ابن ہمام کہتا ہے کہ کوفہ میں مجھے ایک چاندنی رات میں فصیح و بلیغ ساتھیوں کے ساتھ قصہ گوئی کا اتفاق ہوا پھر جب رات کا تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا تو دروازے سے دستک کی آواز سنائی

دی اندر سے ہم نے پوچھا کہ کون ہے تو دستک دینے والے نے شعروں میں جواب دیا (جس کا مفہوم یہ ہے) اے گھر والو خدا تمہیں خوش رکھے آپ کے دروازے پر ایک مسافر کھڑا ہے جو تم سے روٹی مانگتا ہے حارث بن ہمام کہتا ہے کہ ہم نے اس کی ادیبانہ باتیں سنی تو فوراً دروازہ کھول دیا اور اسے خوش آمدید کہا اور نوکر کو حکم کیا جلدی کھانا پیش کرے یہ سن کر مہمان نے کہا، کہ آپ کو قسم ہے کہ آپ میرے لئے ہرگز تکلف نہ کریں پھر جب غلام کھانا لایا اور اس نے چراغ جلایا تو ہم نے دیکھا کہ وہ تو ابوزید سروجی ہے۔ یہ دیکھ کر سب دوستوں کو خوشی ہوئی اور نیند کا شوق جاتا رہا جب ابوزید کھانے سے فارغ ہوا تو ہم نے کہا کہ کوئی عجیب واقعہ سناؤ اس نے کہا رات کا واقعہ ہے کہ میں بھیک مانگتے ہوئے ایک دروازے پر پہنچا جہاں میں نے آواز دی اے گھر والو تم بھوکے مسافر کو کھانا دو اور رات رہنے کی جگہ دو اندر سے ایک لڑکا نکلا اور جواب دیا حضرت ابراہیم کی قسم ہمارے پاس کچھ بھی نہیں میں نے اس لڑکے سے پوچھا تو اس نے کہا کہ میرا نام زید ہے۔ اور میری جائے ولادت فید ہے میری ماں نے غارت کے سال سروجی نامی شخص سے نکاح کرلیا تھا میری ماں برہ جب حاملہ ہوئی تو وہ چپکے سے چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے جب یہ سنا تو اس کی علامات سے پہچان لیا کہ یہ تو میرا بیٹا ہے خالی ہاتھ ہونے کی وجہ سے میں نے اس کو اپنا تعارف نہیں کرایا اور ٹوٹے ہوئے جگر کے ساتھ چلا آیا۔ ابوزید بولا کہ آج تک تم نے ایسا قصہ سنا ہے جو عجیب وغریب ہو۔ ہم نے اس کا یہ قصہ سن کر اس کی مدد کی جب اس کی تھیلی بھرگئی تو میں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تیرے شریف بیٹے سے ملوں اور چند باتیں کروں اس پر ابوزید بولا کہ میرا امر تم سے پوشیدہ رہا میں تو سمجھا تھا کہ تم میری مکاری کو جان گئے ہوگے میرا نہ تو بیٹا ہے جس کی کنیت میں نے اختیار کی ہو اور نہ ہی برہ نامی میری کوئی بیوی ہے۔ میرے پاس طرح طرح کے جادو ہیں جنہیں میں نے خود ایجاد کیا میں نے کبھی کسی کی پیروی نہیں کی نہ ہی اصمعی نے بیان کیا ہے اور نہ ہی کمیت شاعر نے میں نے ہر شے کے لئے جس کی میں خواہش کروں وہ میں حاصل کرلوں اگر ان باتوں کو برا سمجھنے لگوں تو میری حالت بدل جائے۔ لہذا میرا عذر قبول کیجئے اور میری خطا اور جرم سے چشم پوشی کریں۔ وہ چلا گیا اور میں غصے کی آگ دل میں لیکر رہ گیا۔

www.Bhalli.Info

الورقة السادسة ــ فی الادب العربی ...... وفاق المدارس العربية باكستان ــ شعبان ۱۴۲۳ھ
ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ــ للبنات ...... مجموع الدرجات ۱۰۰ ...... الوقت ۳ ساعات
ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحى تستحق عشر درجات

السوال الاول (الف) ...... وما عدا ذلك فخاطری أبو عذره، ومقتضب حلوه ومره، وهذا مع اعترافی بأن البدیع سباق غایات، وصاحب آیات، وأن المتصدی بعده لإنشاء مقامة ولو أوتی بلاغة قدامة لایغترف إلا من فضالته.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ (۳) ''ابوعذرہ'' کا مطلب واضح کرکے اس لفظ کو کسی جملہ میں استعمال کریں۔ (۴) بدیع سے کون مراد ہے؟

الجواب الاول (الف) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔ ③ ابو عذرہ کا مطلب۔ جملہ میں استعمال۔ ④ بدیع سے مراد۔

☆ (۱) اعراب: وَمَا عَدَا ذٰلِكَ فَخَاطِرِی اَبُوْ عُذْرِهٖ، وَمُقْتَضِبُ حُلْوِهٖ وَمُرِّهٖ، هٰذَا مَعَ اِعْتِرَافِیْ بِاَنَّ الْبَدِیْعَ رَحِمَهُ اللهُ سَبَّاقُ غَایَاتٍ، وَصَاحِبُ آیَاتٍ، وَاَنَّ الْمُتَصَدِّیَ بَعْدَهٗ لِاِنْشَاءِ مَقَامَةٍ وَلَوْ اُوْتِیَ بَلَاغَةَ قُدَامَةَ لَایَغْتَرِفُ اِلَّا مِنْ فُضَالَتِهٖ.

ترجمہ:

اس کے ماسوا میرے دل ہی نے سب تحریر کیا ہے اور اس کی شیرینی وتلخی کو بنایا ہے ان سب چیزوں کے باوجود مجھے اقرار ہے کہ بدیع مرحوم دور حدوں تک سبقت لے جانے والے ہیں اور صاحب کمالات ہیں اور بے شک ان کے بعد کسی مقالہ کی انشاء کا قصد کرنے والا اور درپے ہونے والا اس کے پس خوردہ سے ہی چلو بھرےگا اگرچہ اسے بلاغت قدامہ بھی دی گئی ہو۔

☆ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:

خاطری اسم فاعل بمعنی جامد دل جو بات دل میں آئے ج خواطر (ن) کھٹکنا مقتضب اسم فاعل کاٹنے والا مصدر بمعنی جامد مفعول مشتاس مرہ مصدر بمعنی جامد کڑواہٹ سباق مبالغہ آگے بڑھنے والا دوڑنے والا غایات انتہا واحد غایۃ متصدی اسم فاعل اوتی واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول باب افعال لایغترف صیغہ واحد مذکر غائب نفی بلا چلو بھرنا فضالۃ مصدر بمعنی جامد بچا ہوا۔

☆ (۳) ابو عذرہ کا مطلب:

اس سے مراد لکھنے والا ہے۔

☆ (۴) بدیع سے مراد:

اس کا حل گذر چکا ہے پرچہ ۱۴۲۱ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) ...... فرأیت فی بهرة الحلقة شخصا، شخت الخلقة، علیه أهبة السیاحة، وله رنة النیاحة، وهو یطبع الأسجاع بجواهر لفظه، ویقرع الأسماع بزواجر وعظه، وقد أحاط به أخلاط الزمر، إحاطة الهالة بالقمر.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر واضح ترجمہ کیجئے۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ (۳) ''إحاطة الهالة بالقمر'' کا مطلب واضح کیجئے۔ (۴) اس شخص سے کون مراد ہے؟

اس کا حل آگے پرچہ ۱۴۲۷ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

السوال الثانی (الف) ...... ثم قال لی ادن، فكل، وإن شئت فقم، فالتفت إلی تلمیذه، وقلت، عزمت علیك بمن یستدفع به الأذی لتخبرنی من ذا، فقال: هذا أبو زید السروجی، سراج الغرباء وتاج الأدباء، فانصرفت من حیث أتیت.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ (۳) ابو زید سروجی کون ہیں ان کا تعارف کیجئے۔

الجواب الثانی (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔ ③ ابو زید سروجی کون ہیں۔

☆ (۱) اعراب: ثُمَّ قَالَ لِیْ اُدْنُ، فَكُلْ، وَاِنْ شِئْتَ فَقُمْ وَقُلْ، فَالْتَفَتُّ اِلٰی تِلْمِیْذِهٖ، وَقُلْتُ، عَزَمْتُ عَلَیْكَ بِمَنْ یُسْتَدْفَعُ بِهِ الْاَذٰی لِتُخْبِرَنِیْ مَنْ ذَا، فَقَالَ: هٰذَا اَبُوْ زَیْدٍ السَّرُوْجِیُّ، سِرَاجُ الْغُرَبَاءِ وَتَاجُ الْاُدَبَاءِ، فَانْصَرَفْتُ مِنْ حَیْثُ اَتَیْتُ.

ترجمہ:

پھر وہ مجھ سے بولا کہ تو مجھ سے قریب ہو اور کھا اور اگر چاہے تو کھڑا ہو اور (جو کچھ کہنا ہو) کہو پس میں اس کے شاگرد کی طرف متوجہ ہوا۔

اور اس سے میں نے کہا کہ میں تجھ کو اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس سے تکالیف دور کرنے کی التجا (درخواست) کی جاتی ہے کہ تو مجھے بتا کہ یہ کون شخص ہے یہ سن کر وہ کہنے لگا یہ ابو زید سروجی

www.Bhalli.Info

غریبوں (مسافروں) کے چراغ اور ادیبوں کے سرتاج ہیں میں اس کے بعد جس طرح آیا تھا اسی طرح لوٹا۔

☆ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:

ادن: یہ امر حاضر کا صیغہ ہے دنا ید نو سے از نصر بمعنے قریب ہونا اسکا مصدر دنو ہے و منہ الدنیا اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا آخرت سے قریب ہے یا جزاء وحساب سے۔

فالتفت: صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر التفات ہے از افتعال ہے اور یہ لفتة سے ماخوذ ہے بمعنے گوشہ چشم گوشہ چشم سے دیکھنا اور اس کے خود معنی جانے کے بھی آتے ہیں اور اب اس کے معنے متوجہ ہونے کے ہو گئے ہیں کیونکہ انسان گوشہ چشم ہی سے متوجہ ہوا کرتا ہے وجہ مناسبت ظاہر ہے اور اگر اس کو موخرین کے معنے لیے جائیں تو یہ بھی صحیح ہے اس لیے اس کے معنے جب بھی گوشہ چشم سے دیکھنے ہوں گے التفت وتلفت الیہ یعنی اس نے اپنے چہرے کو اس طرف مائل کر دیا۔

عزمت: صیغہ واحد متکلم فعل ماضی معروف عزم اس کا مصدر عزم آتا ہے از ضرب بمعنے پختہ ارادہ کرنا اس کے مصدر یہ بھی آتے ہیں۔ عزما، عزيمته وعزمانا اور اس کے معنے قسم دینے کے بھی آتے ہیں جبکہ اس کا صلہ علے آتا ہے تو یہاں علے موجود ہے اس لیے اس کے معنے قسم دینے کے ہیں۔

يستدفع: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول اس کا مصدر استد فاع ہے بمعنے بہت زیادہ دفع کرنا جدا کرنا اس میں (س ت) مبالغہ کے لیے ہے نہ طلب کے لیے از فتح اس کا مصدر دفع اور دفاع آتا ہے اور دفع جب الی سے متعدی ہوتا ہے تو اس کے معنے مائل کرنے کے ہوتے ہیں جیسے قولہ تعالیٰ فادفعو اليهم اموالهم اور یہ جب عن سے متعدی ہوتا ہے تو اس کے معنے حمایت کے ہوتے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے ان الله يدافع عن الذين آمنوا ولو لا دفع الله الناس بعضهم ببعض۔

الغرباء: یہ غریب صفت مشبہ کی جمع ہے غریب مسافر اور مفلس کو کہتے ہیں یا اس کا مطلب ہے کہ ابو زید غریبوں کے واسطے چراغ ہے اس سے لوگ ہدایت پاتے ہیں۔

تاج جامد یہ واوی ہے بمعنے شاہی ٹوپی جس میں جواہرات جڑے ہوں جمع تیجان واتواج اس کی مشہور جمع ہے۔

☆ (۳) ابو زید سروجی کون ھے:

علامہ حریری کے دو کرداروں میں سے ایک مرکزی کردار کا نام ہے۔

بقیہ حل پرچہ ۱۴۲۲ھ میں ملاحظہ فرمائیں

(ب) ...... فدخل ذولحية كثة، وهيئة رثة، فسلم على الجلاس، وجلس في أخريات الناس، ثم أخذ يبدى مافي وطابه ويعجب الحاضرين بفضل خطابه، فقال لمن يليه: ما الكتاب الذى تنظر فيه؟ فقال: ديوان أبي عبادة، المشهود له بالاجادة.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ (۳) مذکورہ قصہ کی وضاحت کیجئے۔

الجواب الثانی (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔ ③ مذکورہ قصہ کی وضاحت۔

☆ (۱) اعراب: فَدَخَلَ ذُوْلِحْيَةٍ كَثَّةٍ، وَهَيْئَةٍ رَثَّةٍ، فَسَلَّمَ عَلَى الْجُلَّاسِ، وَجَلَسَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ، ثُمَّ أَخَذَ يُبْدِيْ مَافِيْ وِطَابِهِ وَيُعْجِبُ الْحَاضِرِيْنَ بِفَصْلِ خِطَابِهِ، فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ: مَاالْكِتَابُ الَّذِيْ تَنْظُرُ فِيْهِ؟ فَقَالَ: دِيْوَانُ أَبِيْ عُبَادَةَ، الْمَشْهُوْدِ لَهُ بِالْإِجَادَةِ۔

ترجمہ:

تو میں نے دیکھا ایک گھنی داڑھی والا شخص ایک کہنہ اور بوسیدہ خراب حالت میں آیا۔ اور بیٹھنے والوں کو سلام کر کے آخری صف میں بیٹھ گیا اور وہ اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کرنے لگا اور لوگوں کو اپنے خطاب سے متعجب کرنے لگا پھر اس نے اپنے برابر والے شخص سے پوچھا کہ آپ کیا کتاب دیکھ رہے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ ابی عبادۃ کا دیوان ہے جس کی پاکیزگی مسلم (مانی ہوئی) ہے۔

☆ (۲) خط کشیدہ کی تحقیق:

لحية: بالکسر بمعنے داڑھی جمع لحى ولحى بضم اللام وکسرہا اور نسبت کے وقت لحوی کہتے ہیں حدیث ہے اعفوا اللحى الخ اور لحية کے معنے یہ بھی آتے ہیں وہ جگہ جہاں بال جمتے ہوں (ٹھوڑی) كثة جامد بمعنے گھنی وگنجان كث اللحية وكثيها جبکہ اس کی داڑھی گھنی ہو از ضرب كثاثة وكثوثة بمعنے غلیظ وگھنا ہونا۔ رثة: بمعنے پرانا ہونا جمع رثت ورثات اور یہ رثاثت اور رثوثت سے مشتق از ضرب۔ الجلاس: جمع مذکر اسم فاعل یہ جالس کی جمع ہے اور اسکی جمع جلوس بھی آتی ہے اور جلوس سے مشتق ہے جلیس بمعنے ہمنشین کی جمع جلساء اور جلاس آتی ہے اور یہ ضرب سے آتا ہے جلس جلوساً قیام کی ضد ہے یعنی وہ بیٹھا أخريات جمع مؤنث سالم اسم تفضیل یہ أخرى کی جمع ہے بمعنے اطراف یا یہاں موصوف محذوف ہے ای جماعات الاخريات۔

www.Bhalli.Info

یبدی: واحد مذکر غائب مضارع بمعنے ظہر۔ وطابہ جاد یہ وطب کی جمع ہے بمعنے مطلق مشک اور بعض کے نزدیک وطب چھوٹی مشک کو کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک وہ مشک جو بکری کی کھال کی ہو اور اس میں دودھ رکھا جائے اس کی جمع او طب اور اوطاب بھی آتی ہے۔ یعجب: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع جاد تعجب کرنا، حیران ہونا۔

☆ (۳) قصہ کی وضاحت:

حارث بن ہمام کہتا ہے کہ جب میں نے ہوش سنبھالا تو اس وقت سے مجھے شوق ہوا کہ میں کسی ادبی محفل میں جاؤں اور باعزت مقام حاصل کروں اس بناء پر میں ہر چھوٹے بڑے سے بحث کرتا رہتا تھا پھر بھی جب حلوان کے مقام پر پہنچا تو میں نے وہاں ابو زید سروجی کو دیکھا کہ وہ مال کمانے کے لئے کئی غلط طریقے استعمال کر رہا ہے لیکن اس کے علمی مقام کی وجہ سے اس کی غلطیوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے چنانچہ میں نے اس کا ساتھ اختیار کر لیا کچھ مدت اس کے ساتھ رہا لیکن تنگ دستی نے اس کو سفر کرنے پر مجبور کر دیا اور وہ عراق چھوڑ کر کسی ایسی جگہ چلا گیا جہاں مجھے اس کا پتہ نہ تھا پھر جب میں اپنے وطن واپس آیا تو میں لائبریری گیا وہاں ایک بوڑھا آیا اور لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا پھر اپنی عمدہ نظم سے حاضرین کو حیرت میں ڈالنے لگا اور اپنے قریب والے ایک آدمی سے پوچھا کونسی کتاب پڑھ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ (ابو عبادہ کا دیوان ہے) پھر بوڑھے نے پوچھا کہ اس دیوان میں کوئی اچھا شعر بھی ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں پھر شعر سنا دیا جس میں دانتوں کی خوبصورت تشبیہات تھیں اس پر بوڑھے نے کہا تعجب ہے ایسے گھٹیا شعر کو تم اچھا کہتے ہو اس کے بعد خود دو شعر سنائے جنہیں لوگوں نے پسند کیا اور پوچھا کیا ان شعروں کے کہنے والا شاعر زندہ ہے اس پر بوڑھے نے کہا کہ یہ شعر میرے ہیں حارث بن ہمام کہتا ہے کہ میں نے دیکھا لوگ اس کی بات پر شک کرنے لگے ہیں مگر بوڑھا اس صورت حال کو بھانپ کر مخاطب ہوا کہ اے حاضرین آزمائش سے ہر چیز کی حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے لہذا میں بھی آزمائش کے لئے حاضر ہوں اس پر ایک آدمی نے فرمائش کی اور کہا کہ اس جیسا شعر بنا کر دکھاؤ تو بوڑھے نے فی البدیہہ دو شعر سنا دیئے جس سے تمام لوگوں نے تعجب کیا اس کے بعد اس نے دو شعر اور کہے تو حاضرین کے تعجب کی انتہا نہ رہی وہ اس کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے نذرانے دینے لگے حارث بن ہمام کہتا ہے کہ جب میں نے اس بوڑھے کو غور سے دیکھا تو وہ ابو زید سروجی تھا جس کی داڑھی سفید ہو چکی تھی میں نے اس کو اسلام کیا اور ہاتھ کو بوسہ دیا پھر پوچھا کہ کس چیز نے تیری شکل و صورت کو بدل دیا ہے کہ میں تجھے پہچان نہیں سکا اس کے جواب میں اس نے شعر کہے جن کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں تکلیفیں ضرور آتی ہیں اس لئے ان پر صبر کرنا

چاہئے اس کے بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر چلا گیا۔

السوال الثالث (الف) ...... فاویت لمفاقره، ولویت إلى استباط فقره، فأبرزت دینارا، وقلت له اختبار: إن مدحته نظما فهو لك حتما، فانبرى ينشد في الحال من غير انتحال.

اكرم به أصفر راقت صفرته جواب آفاق ترامت سفرته

(۱) سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ (۳) شعر کی ترکیب کیجئے۔

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔ ③ شعر کی ترکیب۔

☆ (۱) ترجمہ:

مجھے اس کی محتاجگی کی وجہ سے رحم آیا ہے اور اس کے کلام معنگی کے سننے کا میں مشتاق ہوا لہٰذا میں نے ایک اشرفی نکالی اور امتحاناً اس سے میں نے کہا۔

اگر تو اس کی نظم میں تعریف کر دے تو بلاشبہ یہ تیری ہے یہ سن کر وہ بغیر کسی کے منسوب کئے اپنے شعر پڑھنے لگا۔ یہ اشرفی کیا اچھی ہے جس کی زردی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے اور وہ اطراف دنیا میں بڑے لمبے لمبے سفر طے کیے ہوئے ہے۔

خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:

فاویت: صیغہ واحد متکلم بمعنے رحم کرنا از ضرب اور اس کے صلہ میں الی بھی آتا ہے لمفاقرہ جاد یہ فقر کی جمع خلاف قیاس ہے بمعنے محتاجگی لویت صیغہ واحد متکلم از ضرب بمعنے میلان کرنا اور جب اس کے صلہ میں علے آتا ہے تو اس کے معنے میلان ہونے کے آتے ہیں اور یہ خود متعدی بنفسہ بھی ہوتا ہے اور اگر لویت ہے تو یہ مشتق لوی بلوی لیا اور لیانا سے ہے جس کے معنے مائل ہونے کے ہیں اور موڑنے کے از ضرب۔ فقر: جاد یہ فقرہ کی جمع قیاس کے موافق ہے بمعنے پسندیدہ جملہ یا کلام اور قصیدہ کا بہترین بیت اور اس کے اصلی معنے پشت کی ہڈی کے ٹوٹ جانے کے ہیں ابرزت صیغہ واحد متکلم از افعال بمعنے ظاہر کرنا اس کا ثلاثی مجرد بروز ہے از نصر بمعنے ظاہر ہونا۔ انبرے: از انفعال اس کا مصدر انبراء ہے بمعنے پیش آنا اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔

☆ (۳) شعر کی ترکیب:

اس کا حل گذر چکا ہے پرچہ ۱۴۲۰ھ میں ملاحظہ فرمائیں

www.Bhalli.Info

(ب) ...... فقلت له ماأغزر وبلك، فقال: والشرط أملك، فنفحته بالدينار الثاني، وقلت له: عوذهما بالمثاني، فألقاه في فمه، وقرنه بتوأمه وانكفأ يحمد مغداه، ويمدح النادي ونداه.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۲) خط کشیدہ جملہ کی تشریح کیجئے۔ (۳) حارث بن ہمام کون ہیں ان کا تعارف کیجئے۔

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب وترجمہ۔ ② خط کشیدہ جملہ کی تشریح۔ ③ حارث بن ہمام کون ہیں۔

☆ (۱) اعراب: فَقُلْتُ لَهُ مَاأَغْزَرَ وَبْلَكَ، فَقَالَ: وَالشَّرْطُ أَمْلَكُ، فَنَفَحْتُهُ بِالدِّينَارِ الثَّانِيْ، وَقُلْتُ لَهُ: عَوِّذْهُمَا بِالْمَثَانِيْ، فَأَلْقَاهُ فِيْ فَمِهِ، وَقَرَنَهُ بِتَوْأَمِهِ وَانْكَفَأَ يَحْمَدُ مَغْدَاهُ، وَيَمْدَحُ النَّادِيَ وَنَدَاهُ.

ترجمہ:

یہ سن کر میں نے اس سے کہا سبحان اللہ تیری باران علم (علم کی زیادتی) کس قدر کثیر ہے تو وہ بولا کہ شرط پوری کرنا لازم ہے میں نے اس کو دوسری اشرفی بھی دے دی اور کہا دونوں کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ تعویذ بنالے۔اس نے اس کو بھی دوسرے کے ساتھ منہ میں رکھ لیا اور اپنی صبح اور اس مجلس و بخشش کی تعریف کرتا ہوا چل دیا۔

☆ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:

و الشرط یہ مصدر ہے بمعنے کسی چیز کو لازم کر دینا اور لازم پکڑنا جمع شروط اور اس کے معنے کمینہ اور ذلیل کے بھی آتے ہیں ھو من شرط الناس واشراطھم وہ رذیل یا شریف لوگ میں سے ہے اور یہاں یہ عبارت محذوف ہے والشرط املک لنفسک منک یا یہ املک علیک منک محذوف ہے اور والشرط الخ یہ جملہ سب سے پہلے افعی حکیم عرب نے کہا تھا ان کے پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے ان میں سے ایک نے کوئی شرط کی تھی وہ اس کے پورا کرنے سے گریز کر رہا تھا تو افعی نے کہا والشرط املک لنفسک منک الخ۔

☆ (۳) کا حل گذر چکا ہے پرچہ ۱۴۳۲ھ میں ملاحظہ فرمائیں

الورقة السادسة ...... في الادب العربی ...... وفاق المدارس العربية باكستان ...... شعبان ۱۴۳۵ھ
ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ...... للبنات ...... مجموع الدرجات ۱۰۰ ...... الوقت ۳ ساعات
ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحى تستحق عشر درجات

السوال الاول (الف) ...... اللهم فحقق لنا هذه المنية وأنلنا هذه البغية ولا تفضحنا عن ظلك السابغ ولا تجعلنا مضغة للماضغ فقد مددنا إليك يد المسئلة وبخعنا بالاستكانة لك والمسكنة واستزلنا كرمك الجم وفضلك الذي عم بضراعة الطلب وبضاعة الأمل.

(۱) عبارت پر اعراب لگائیں (۲) سلیس ترجمہ کریں (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے

اس کا حل آگے پرچہ ۱۴۳۹ھ میں ملاحظہ فرمائیں

(ب) ...... أدخل كل منهم يده في جيبه فاقعم له سجلا من سيبه وقال اصرف هذا في نفقتك أو فرقه على رفقتك فقبله منهم مغضيا وانثنى عنهم مثنيا وجعل يودع من يشيعه ليخفى عليه مهيعه ويسرب من يتبعه.

(۱) عبارت پر اعراب لگائیں۔ (۲) سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

الجواب الاول (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب۔ ② ترجمہ۔ ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

☆ (۱) اعراب: أَدْخَلَ كُلٌّ مِنْهُمْ يَدَهُ فِيْ جَيْبِهِ فَأَفْعَمَ لَهُ سَجْلًا مِنْ سَيْبِهِ وَقَالَ اصْرِفْ هٰذَا فِيْ نَفَقَتِكَ أَوْ فَرِّقْهُ عَلٰى رُفْقَتِكَ فَقَبِلَهُ مِنْهُمْ مُغْضِيًا وانثنى عنهم مثنيا وجعل يودع من يشيعه ليخفى عليه مهيعه ويسرب من يتبعه.

☆ (۲) ترجمہ:

تو ہر ایک نے اپنی اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور اپنی بخشش سے اس کا زنبیل بھر دیا اور کہا کہ اس کو تو اپنے خرچ میں لایا تو اپنے دوستوں میں تقسیم کر تو اس نے اس رقم کو اپنی آنکھیں نیچے کیے ہوئے قبول کیا۔ اور ان کی بہت سی تعریف کرتے ہوئے وہ رخصت ہوا۔

☆ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

افعم: اس کا مصدر افعاء آتا ہے بمعنے بھر دینا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے از کرم بمعنے بھر جانا اور یہ لازم آتا ہے وازسمع بمعنے ناراض کرنا۔ سجل: بفتح السین وکسرہا اور اس میں تین لغت ہیں ڈول بافتح پانی کا بڑا ڈول جو بھرا ہو جمع سجال وسجلات اور سجل بکسر السین پستان کو کہتے ہیں

www.Bhalli.Info

اور سجل بضم السین اس ناقہ کو کہتے ہیں جس کا پستان لٹکا ہوا ہو اور اس میں بھرا ہوا دودھ ہو اور ڈول خالی ڈول کو کہتے ہیں۔ سیبہ: سیب کے معنے عطا کے آتے ہیں جمع سیوب از ضرب یقال ساب یسیب سیباً بمعنے جاری ہونا اور چاروں طرف کو بہنا سابت الدابۃ جہاں وہ چاہے چرے پھرے السائبۃ وہ اونٹنی جو منت اور نذر کی وجہ سے زمانہ جاہلیت میں چھوڑ دی جایا کرتی تھی یا اس لیے کہ اس کے پانچ بچے پیدا ہو چکے تھے سب کے سب مادہ نہ تو اس سے سواری کا کام لیا جاتا تھا اور نہ اس کا دودھ اس کے بچے اور مہمان کے سوا کسی اور مصروف میں آتا تھا اور گھاس پانی وغیرہ کی کوئی روک ٹوک نہیں تھی جہاں چاہتی چرتی پھرتی تھی۔ فرقہ اس کا تفریق مصدر ہے از تفعیل بمعنے جدا کرنا از نصر رفقہ رفقۃ وہ مسافر جو سفر میں ساتھ ہو جائے یا مطلق دوست جمع رفاق۔ مغضبا یہ اغضاء سے ماخوذ ہے از باب افعال بمعنے چشم پوشی کرنا اور یہ حیاء سے کنایہ ہے اور یہ حال کی وجہ سے منصوب ہے۔

مثنیا اس کا مصدر اثناء ہے از باب افعال اور اس کا مجرد ثناء ہے بمعنے تعریف کرنا اور ثناء کے معنے تعریف کے آتے ہیں۔

السؤال الثاني (الف) ...... واستسرعني حينا لا أعرف له عرينا ولا أجد عنه مبينا فلما أبت من غربتي الى منبت شعبتي حضرت دار كتبها التي هي منتدى المتأدبين وملتقى القاطنين منهم والمتغربين فدخل ذولحية كثة وهيئة رثة.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق کیجئے۔ (۳) "ذولحیۃ کثۃ" سے کون شخص مراد ہے؟

الجواب الثاني (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① اعراب و ترجمہ۔ ② خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔ ③ ذولحیۃ کثۃ سے مراد۔

☆ (۱) اعراب: وَاسْتَسَرَّعَنِّي حِيْنًا لَا أَعْرِفُ لَهُ عَرِيْنًا وَلَا أَجِدُ عَنْهُ مُبِيْنًا فَلَمَّا أُبْتُ مِنْ غُرْبَتِيْ إِلَى مَنْبِتِ شُعْبَتِيْ حَضَرْتُ دَارَ كُتُبِهَا الَّتِيْ هِيَ مُنْتَدَى الْمُتَأَدِّبِيْنَ وَمُلْتَقَى الْقَاطِنِيْنَ مِنْهُمْ وَالْمُتَغَرِّبِيْنَ فَدَخَلَ ذُوْلِحْيَةٍ كَثَّةٍ وَهَيْئَةٍ رَثَّةٍ.

ترجمہ:

اور وہ ایک عرصہ دراز تک مجھ سے ایسا پوشیدہ رہا کہ نہ تو مجھے اس کا مکان معلوم ہوا اور نہ کوئی اس کی خبر دینے والا پس جبکہ میں اپنے سفر سے وطن کو لوٹا تو میں ایک کتب خانہ میں گیا جو ادب والوں کی انجمن اور مقیموں اور مسافروں کی ملاقات کی جگہ تھی (تو میں نے دیکھا) ایک گھنی داڑھی والا شخص

ایک کہنہ اور بوسیدہ خراب، حالت میں آیا۔

☆ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:

استسرا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف استفعال اس میں س ت مبالغہ کے لیے بمعنے چھپنا اور یہ سر سے مشتق ہے۔ عرینا: جامد عرن اور عرینۃ شیر کی جھاڑی کو کہتے ہیں بشرطیکہ اس میں شیر بھی موجود عرین کی جمع عرن مثل عنق آتی ہے اور عرینۃ کی جمع عوائن آتی ہے غابۃ وہ جھاڑی جس میں شیر چھپ سکے اور معلوم نہ ہو۔ ابت: صیغہ واحد متکلم اس کا مصدر اوب ہے بمعنے مطلق رجوع کرنا اور عود کے معنے ہیں حالت اولی کی طرف رجوع کرنا از نصر ایب وہ لومڑی جو شکاری کو دیکھ کر پیچھے کو بھاگی ہو فلما اس کے بارے میں سیبویہ نے کہا ہے کہ تمام کلموں میں عجیب تر فلما ہے یہ اسم پر داخل ہونے سے مستثنیٰ ہوتا ہے غرضیکہ اس کی حالت بدلتی رہتی ہے۔ غربتہ جامد بالضم غربت اور غروب کے معنے سفر کے ہیں اور اغتراب کے بھی یہی معنے آتے ہیں اور تغریب کے معنے جلا وطن کے آتے ہیں از نصر۔

ملتقی: اس کا اسم ظرف اور مصدر میمی سب ایک طرح پر ہے بمعنے ملاقات از سمع اللقاء مقابلۃ الشی لقاطنین جمع مذکر اسم فاعل از نصر مقیم ہونا القاطن بمعنے مقیم القطن المکان وبہ یعنی وہ اس میں ٹھہرا اور اس کو وطن بنالیا المتغربین جمع مذکر اسم فاعل یہ غربت سے مشتق ہے یہ مسافرین کے معنے میں ہے۔ کثۃ بمعنی گھنی از ضرب کثاثۃ کثولۃ بمعنی غلیظ و گھنا ہونا رثۃ پرانا ہونا روی مال۔

☆ (۳) ذولحیۃ کثۃ سے کون شخص مراد ہے:

اس سے مراد ابو زید سروجی ہے۔

(ب) ...... قال الحارث بن همام: فناجاني قلبي بأنه أبوزيد وإن تعارجه لكيد فاستعدته وقلت له قد عرفت بوشيك فاستقم في مشيك فقال إن كنت ابن همام فحييت باكرام وحييت بين كرام.

(۱) عبارت پر اعراب لگائیں۔ (۲) سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۳) حارث ابن ہمام اور ابو زید کون ہیں۔ (۴) جس قصہ کی طرف عبارت میں اشارہ ہوا ہے اس کی وضاحت کیجئے۔ حل گذر چکا ہے۔

الجواب الثاني (ب) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① اعراب ② ترجمہ۔ ③ حارث و ابو زید کون ہیں۔ قصہ کی وضاحت۔

www.Bhalli.Info

☆ (۱) اعراب: قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَنَاجَانِيْ قَلْبِيْ بِاَنَّهُ اَبُوْزَيْدٍ وَاِنَّ تَعَارُجَهُ لِنُكْتَةٍ فَاسْتَعْلَنْتُهُ وَقُلْتُ لَهُ قَدْ عَرَفْتُ بِوَشْيِكَ فَاسْتَقِمْ فِيْ مَشْيِكَ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ ابْنَ هَمَّامٍ فَحُيِّيْتَ بِاِكْرَامٍ وَحُبِّيْتَ بَيْنَ كِرَامٍ.

☆ (۲) ترجمہ:

اور میرے دل نے یہ کہا کہ ہونہ ہو یہ ابوزید ہے اور اس کا لنگڑا پن ہونا ضرور کسی مکر سے ہے لہٰذا میں نے اس کو لوٹایا اور میں نے اس سے کہا کہ حضرت آپ اپنی رنگین کلام سے پہچانے گئے اب آپ سیدھے سیدھے چلئے وہ بولا اگر تو ابن ہمام ہے تو خدا تجھے بزرگوں میں عزت کے ساتھ زندہ رکھے۔

☆ (۳) حارث وابوزید کون ھیں:

اس کا حل گذر چکا ہے پرچہ ۱۴۲۲ھ میں ملاحظہ فرمائیں

السوال الثالث (الف) —— وكنا بمعرس نتبين منه بنيان القرى ونتنور نيران القرى فلما راى أبو زيد امتلاء كيسه وانجلاء بؤسه قال لي إن بدني قد اتسخ ودرني قدرسخ أفتاذن لي في قصد قرية لأستحم وأقضي هذا المهم فقلت إذا شئت فالسرعة السرعة والرجعة الرجعة.

(۱) سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔ (۳) آخری خط کشیدہ جملے کی نحوی ترکیب کریں۔

اس کا حل گذر چکا ہے پرچہ ۱۴۲۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) ......

يامن تظنى السراب ماء   لما رويت الذى رويت

ماخلت أن يستسر مكرى   وأن يخيل الذى عنيت

والله ما برة بعرسى   ولا ابن لي به اكتنيت

وإن لي فنون سحر   أبدعت فيها وما اقتديت

(۱) سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔ (۳) آخری شعر کی نحوی ترکیب کرکے بتائیے کہ ان اشعار میں کس حکایت کی طرف اشارہ ہے؟

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔ ③ آخری شعر کی ترکیب۔

☆ (۱) ترجمہ:

اے بیوقوف شخص جس نے ریت کو پانی خیال کرلیا جب میں نے یہ قصہ بیان کیا ہے۔ میرا خیال تو یہ ہرگز نہ تھا کہ میرا مکر پوشیدہ رہ جائے گا اور میرا مقصود مشتبہ ہوگا خدا کی قسم نہ تو برہ میری بیوی ہے اور نہ زید (جس کے ساتھ میری کنیت ہو) میرا بیٹا ہے ہاں میرے پاس طرح طرح کے جادو ہیں جن کو میں خود ایجاد کیا ہے اور ان میں سے کسی تقلید (پیروی) نہیں کی ہے۔

☆ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:

تظنے واحد مذکر فعل ماضی معلوم یہ ظن سے مشتق ہے از نصر یہ اصل میں تظنن تھا اس میں نون ثانی کو خلاف قیاس یا سے بدل لیا ہے بمعنے گمان کرنا۔ سراب: جامد بالفتح اس کے اصلی معنے سخت گرمی جو چیز تپتی ہو اور چمکدار ہو جس پر وہم پانی کا ہو اب اس کے معنے ریت کے آنے لگے ہیں۔ از نصر از سمع۔ ماخلت: صیغہ واحد متکلم از سمع یخال بمعنے خیال کرنا و گمان کرنا اور اس کا واحد متکلم مضارع کا صیغہ ہے اخال اور اخال آتا ہے اور بکسر ہمزہ زیادہ فصیح ہے۔ یستسرا: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف از استفعال ستر سے ماخوذ ہے بمعنے پوشیدہ راز بھید۔ یخیل: صیغہ واحد مذکر غائب از افعال اس کے معنے مشتبہ ہونے کے ہیں۔ اکتنیت: صیغہ واحد متکلم از افتعال جبکہ وہ اپنی کنیت رکھے و تکنے الرجل جبکہ وہ مشہور ہونے کے لیے اپنی کنیت بیان کرے اس کا مجرد یائی ان معنوں میں مستعمل ہوتا ہے از ضرب کنایۃ بالشی عن کذا جبکہ وہ کنایہ کرے اور اس کے غیر مدلول کا ارادہ کرے۔ ابدعت: صیغہ واحد متکلم از افعال ابداع مصدر ہے بمعنے بغیر نمونہ کے ایجاد کرنا۔

☆ (۳) آخری شعر کی ترکیب:

ان حرف از حروف مشبہ بالفعل لی خبر مقدم فنون سحر مبتدا موخر ابدعت فعل با فاعل فی جار ھا ضمیر مجرور واؤ عاطفہ ما نافیہ اقتدیت فعل با فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

www.Bhalli.Info

الورقة السادسة — فی الادب العربی — وفاق المدارس العربية باكستان — شعبان ۱۴۳۶ھ
ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية — للبنات — مجموع الدرجات ۱۰۰ — الوقت ۳ساعات
ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحى تستحق عشر درجات

السوال الاول (الف) ...... ثم انه لبد عجاجته وغيض مجاجته و اعتضد شكوته وتابط هراوته فلما رنت الجماعة الى تحفزه ورأت تأهبه لمزايلة مركزه ادخل كل منهم يده فی جيبه فافعم له سجلا من سيبه.

(۱) عبارت کا سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگایئے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔

الجواب الاول (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں
① ترجمہ۔ ② اعراب۔ ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق۔

☆ (۱) ترجمہ:

پھر جب اس نے اپنے غبار کو ہٹایا اور اپنے لعاب دہن کو سکھایا وہ چپ ہوا تو اس نے اپنے مشکیزہ کو کاندھے پر لٹکایا اور اپنی لاٹھی کو بغل میں لیا۔ پس جب کہ لوگوں نے اس کے جانے کا ارادہ معلوم کیا اور اپنی جگہ چھوڑنے کا قصد دیکھا تو ہر ایک نے اپنی اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور اپنی بخشش سے اس کا زنبیل بھر دیا۔

☆ (۲) اعراب: ثُمَّ إِنَّهُ لَبَّدَ عَجَاجَتَهُ وَ غَيَّضَ مُجَاجَتَهُ وَ اعْتَضَدَ شَكْوَتَهُ وَ تَأَبَّطَ هِرَاوَتَهُ فَلَمَّا رَنَتِ الْجَمَاعَةُ إِلَى تَحَفُّزِهِ وَ رَأَتْ تَأَهُّبَهُ لِمُزَايَلَةِ مَرْكَزِهِ أَدْخَلَ كُلٌّ مِنْهُمْ يَدَهُ فِي جَيْبِهِ فَأَفْعَمَ لَهُ سَجْلاً مِنْ سَيْبِهِ.

☆ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق:

اس کے معنے تھوڑے پانی اور تھوڑے دودھ کے جو برتن میں رہ جانے کے بھی آتے ہیں۔ از نصرو ضرب سمع سے آتا ہے بمعنے ٹھہرنا اور بات ختم کرنا علے سبیل التشبیہ اس طرح کہ غبار ٹھہرا ہی تھا اور وہ متاثر ہوتا تھا یہ تشبیہ ہے ولبد بالشئی یعنی چمٹ گیا۔ عجاجة اس کا واحد عجاج ہے۔ بمعنے گرد و غبار جو طویل اور عظیم ہو اور اس کے معنے دھوئیں کے بھی آتے ہیں اور اس میں ت اور غیر تا کا فرق ہے۔ واحد کے لئے عجاج بولتے ہیں اور جمع کے لئے اعجاج اور یہ زیادہ خاص ہے یعنی بڑے غبار کو کہتے ہیں بخلاف عجاجة کے یہ مطلق غبار کو کہتے ہیں از نصر۔ غیض غیض اصل میں اس پانی کو کہتے ہیں جو کہ تمام پیدا ہوا باب تفعیل اس کے معنے پانی میں خشک کر دینے کے ہو گئے۔ از ضرب۔

مجاجة یہ مج سے ماخوذ ہے بالضم ہے فعال کے وزن پر ہے جو مفعول کے معنے میں ہے اصل میں اس تھوک کو کہتے ہیں جو بات کرتے وقت منہ سے (جھاگ) نکلے۔ از نصر مج فی الماء جب کہ تھوک دیا ہو۔ اعتضد یہ عضد سے مشتق ہے۔ عضد کے معنے بازو میں رکھ لینے اور کندھے پر رکھ لینے کے ہیں۔ شکوته بالفتح بمعنے مشکیزہ اس کے اصلی معنے ہیں بکری کے بچہ کی کھال مشک بنوائی جائے۔ اور وطب اس کے خلاف ہے اور اس کے معنے گود میں لینے کے مجاز آتے ہیں جمع شکوات و شکاء اور اس کے معنے چمڑے کے ڈول اور چھاگل کے بھی آتے ہیں تابط یہ مشتق ہے ابط سے معنے هراوته بمعنے عصاء لاٹھی وموٹا ڈنڈا۔ العصاء مجرد اس کا نصر سے آتا ہے۔ رنت یہ دعت کے وزن پر ہے اس کا مصدر نور نواز ہے اور رنا یرنو سے مشتق ہے از نصر بمعنے دیکھنا اور بعض اس کی تخصیص کرتے ہیں گوشہ چشم سے دیکھنا اور بعض فرماتے ہیں کہ خوب تیزی کے ساتھ ہرن کی طرح دیکھنا تحفز از باب تفعل یہ حفز سے ماخوذ ہے بمعنے جمع کرنا اسی سے لازم تحفز آتا ہے اس کے اصلی معنی دو زانوں ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کے ہیں یعنی اکڑوں بیٹھے پھر کھڑا ہو جائے اور اس کے معنے سامان کے اور جلدی کے بھی آتے ہیں اور یہ ضرب سے آتا ہے بمعنے آمادگی و تیاری رات اس کا فاعل جماعت ہے رات سے مشتق ہے از فتح بمعنے دیکھنا۔ هب یه اهبة سے ماخوذ ہے۔ بمعنے آمادگی اهبة سفر کے سامان کو کہتے ہیں یا مطلق تیاری کو لمزایلة چھوڑنا، جدائی کرنا اور یہ زوال سے مشتق ہے۔ از ضرب زال عن مكانه یعنی ہٹایا اور جدا کیا و مازالت افعل وہ ہمیشہ کرتا رہا مرکز یہ رکز سے ماخوذ ہے بمعنے گاڑھ دینا رکاز جو فقہ میں ہے بمعنے سونے کا ٹکڑا از نصر و ضرب۔ افعم اس کا مصدر افعام آتا ہے بمعنے بھر دینا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔ واز کرم بمعنے بھر جانا اور یہ لازم آتا ہے واز سمع بمعنے اعراض کرنا اور اس میں تین لغت ہیں۔

ب ...... فتعلقت باهدابه لخصائص ادابه و نافست فی مصافاته لنفائس صفاته شعر

فكنت به اجلو همومی واجتلی — زمانی طلق الوجه ملتمع الضيا
اری قربه قربی و مغناه غنية — و رؤيته ريا و محياه لی حيا

(۱) عبارت کا بامحاورہ ترجمہ کیجئے مذکورہ عبارت کس کا کلام ہے اور کس شخص کے بارے میں ہے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگایئے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ (۴) یہ عبارت کون سے مقام سے لی گئی ہے۔

الجواب الاول (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں
① ترجمہ۔ ② اعراب۔ ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق۔ ④ عبارت کا مقام۔

www.Bhalli.Info

☆ (۱) ترجمہ:

یہ دیکھ کر میں نے اس کے خصوصیت آداب کی وجہ سے اس کا دامن پکڑ لیا۔ اور اس کے گراں مایہ صفات کی وجہ سے میں اس کی دوستی کی طرف راغب ہو گیا پس اس کی وجہ سے اپنے غموں کو دور کرتا اور اپنے زمانہ کو خندہ اور روشن پاتا تھا میں اس کے پاس رہنے کو قرابت اور اس کے گھر کو بے پروا کرنے والا تھا اور اس کے دیدار کو سیرابی اور اس کی زندگی کو (اپنے حق میں) عام بارش خیال کرتا تھا۔

☆ (۲) اعراب:

فَتَعَلَّقْتُ بِاَهْدَابِهِ لِخَصَائِصِ اٰدَابِهِ وَ نَافَسْتُ فِيْ مُصَافَاتِهِ لِنَفَائِسِ صِفَاتِهِ شِعْر

فَكُنْتُ بِهِ اَجْلُوْ هُمُوْمِيْ وَ اَجْتَلِيْ زَمَانِيْ طَلْقَ الْوَجْهِ مُلْتَمِعَ الْعَيَا

اَرٰى قُرْبَهٗ قُرْبِيْ وَ مَغْنَاهُ غُنْيَةً وَ رُؤْيَتَهٗ رِيًّا وَ مَحْيَاهُ لِيْ حَيَا

☆ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق:

فتعلت اس کا مصدر تعلق ہے از تفعل تعلق بہ جب کہ وہ اس کے ساتھ لٹکے از سمع۔ باهداب یہ هدب اور هدوب کی جمع ہے اور یہ دونوں هدبة کی جمع ہے۔ هدبة وہ دھاگہ جو کپڑے کے کنارے پر لٹکتا ہو اس لئے پلک کے بال کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ ویسا ہی یہ بال بھی کنارے پر لگے ہوتے ہیں از سمع هدب العين هدبا جب کہ پلک کے بال لمبے ہوں الخصائص۔ یہ خاصیة کی جمع ہے بمعنے الخص بالشی اور خاصیت کی جمع خاصیات و خصائص آتی ہے۔ از نصر خص فلانا بالشی یعنی اس کو فضیلت دی اور اس شی کے واسطے اختیار کیا و خص الشی بنفسه یعنی اس کو پسند کیا۔

☆ (۴) عبارت کا مقامہ:

یہ عبارت مقامہ ثانیہ حلوانیہ سے لی گئی ہے۔

السوال الثانی (الف) ...... فبينا نحن نتجاذب اطراف الاناشيد ونتوارد طرف الاسانيد اذ وقف بنا شخص عليه سمل وفی مشيته قزل. فقال يا اخاير الذخائر و بشائر العشائر عموا صباحا وانعموا اصطباحا وانظروا الى كان ذاندى ولدى.

(۱) عبارت کا مطلب خیز ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگایئے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔

الجواب الثانی (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں۔

① ترجمہ۔ ② اعراب۔ ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق۔

☆ (۱) ترجمہ:

ایک روز ہم بیٹھے آپس میں اشعار کے دامن کھینچ رہے تھے اور عجیب عجیب واقعات پر تبصرہ کر رہے تھے کہ ہمارے پاس کی لنگڑا شخص گدڑی پہنے ہوئے آیا۔ اور کہنے لگا کہ اے بہترین خزانوں (ذخیرو) اور اے اپنے خاندان کو خوشخبری دینے والو! خدا تمہاری صبح اچھی کرے تم صبح کی شراب سے خوشحال رہو تم اس شخص کی طرف نظر عنایت کرو جو کبھی مجلس و بخشش۔

☆ (۲) اعراب: فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَجَاذَبُ اَطْرَافَ الْاَنَاشِيْدِ وَ نَتَوَارَدُ طُرَفَ الْاَسَانِيْدِ اِذْ وَقَفَ بِنَا شَخْصٌ عَلَيْهِ سَمَلٌ وَ فِيْ مِشْيَتِهٖ قَزَلٌ. فَقَالَ يَا اَخَايِرَ الذَّخَائِرِ وَ بَشَائِرَ الْعَشَائِرِ عِمُوْا صَبَاحًا وَ اَنْعِمُوْا اِصْطِبَاحًا وَ انْظُرُوْا اِلٰى مَنْ كَانَ ذَانَدِيٍّ وَ نَدًى.

☆ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق:

نتجاذب از تفاعل آپس میں ایک دوسرے کو کھینچنے کے معنے ہیں اور یہ جذب سے ماخوذ ہے از ضرب نصر بمعنے کھینچا یہ دفع کی ضد ہے۔ اطراف یہ طرف کی جمع ہے بمعنے کنارہ اور ہر چیز کے ختم کو کہتے ہیں اس کی جمع کی جمع اطاریف آتی ہے الطرف جو طرفة کی جمع ہے عجیب و غریب بات الاناشید یہ انشودة کی جمع ہے جس کو پڑھا جائے اور سنایا جائے جیسے اعجیب اعجوبة کی جمع ہے انشودہ وہ شعر جو آپس میں بیٹھ کر سنائیں۔ نتوارد اس کا مصدر توارد ہے از تفاعل بمعنے مزاحمت کرنا اور پانی پر جا کر ٹھہرے رہنا اور لوگوں سے سبقت کرنا اس لئے تا کہ میں پہلے پانی بھر لوں اس کا مجرد ورود ہے جو صدر کی ضد ہے طرف یہ طرفة کی جمع ہے بمعنے نمکین ونہایت خوب اور نئی بات از کرم بمعنے نادر ہونا الاسانید یہ اسناد کی جمع ہے۔ بمعنے چٹان وچٹیل کے اور خود اس کے معنے کلام کے نقل کرنے کے آتے ہیں جیسا احادیث میں مروج اور مستعمل ہے از نصر وقف از ضرب یعنی ٹھہرنا اور کھڑا ہونا۔ اخائر یہ اخیار کی جمع ہے اور اخیار خیر بالتشدید والتخفیف کی جمع ہے اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ اخیر کی جمع اخائر خلاف قیاس ہے الخیر جو شر کی ضد ہے اور خیر کی جمع خیور آتی ہے۔ از ضرب اور اخیر یہ اسم تفضیل ہے اس کا مؤنث خوری اور خیری آتا ہے۔ الذخائر یہ ذخیرة کی جمع ہے۔ بمعنے ذخیر ذخیرہ اور ذخر وہ مال جو جمع کیا گیا ہو اور بیش قیمتی ہو یہ نصر سے آتا ہے۔ بشائر بشارت بالکسر اور بالضم کی جمع ہے بمعنے خوشخبری اور بشارت بالکسر کے معنے خوشخبری کے ہیں بشارت بالضم وہ مال جو خوشخبری کے وقت مخبر کو بطور انعام دیا جائے اور بشارت بالفتح کے معنے حسن وجمال کے آتے ہیں از نصر و بشر از سمع فرح خوشخبری دینے والے کو بشیر کہتے ہیں۔ العشائر یہ عشرة کی جمع ہے بمعنے قبیلہ اس کی جمع عشیرات بھی آتی ہے۔ عموا یہ یا نعم سے ماخذ ہے (از ضرب) یہ مثال واوی ہے بمعنے آرام

www.Bhalli.Info

سے شراب پینا یا نعم نعیم سے ماخوذ ہے از حسب بمعنے صبح کے وقت نعمت میں ہونا یعنی تمام وقت نعمت میں ہونا اور صبح کی تخصیص اس لئے کی کہ عرب والے صبح کے وقت لوٹ مار کیا کرتے تھے اور رات بھر گپ شپ میں گذار دیا کرتے تھے۔ انعموا یہ افعال سے ہے اس کا مجرد فتح نصر و سمع سے آتا ہے اس کا مصدر نعمۃ و منعما آتا ہے۔ اصطباحا صبح کے وقت شراب پینا یا یہ صبوح سے ماخذ ہے اور صبوح صبح سے ماخوذ اصطباحا باب افتعال کا مصدر ہے اس میں تو کو طا سے بدل لیا ہے۔ و انعموا اصطباحا کے یہ معنے ہوئے صبح کے وقت تمہارا شراب پینا تم کو مبارک ہو۔

(ب) ...... ومن حکم بان ابذل و تخزن والین وتخشن واذوب وتجمد واذکو وتخمد لا والله بل نتوازن المقال وزن المثقال ونتحاذی فی الفعال حذو النعال حتی نامن التغابن ونکفی التضاغن۔

(۱) عبارت کا سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگایئے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق کیجئے۔

الجواب الثانی (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② اعراب۔ ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق۔

☆ (۱) ترجمہ:

(تم یہ بتاؤ) کس نے کہا ہے کہ میں اپنا مال خرچ کرتا رہوں اور تو اپنا مال جمع کر کے رکھے اور میں نرمی سے پیش آتا رہوں اور تو سختی میرے ساتھ کئے جا اور میں پگھلتا رہوں اور تو جما رہے اور میں جلتا رہوں (پگھلتا رہوں) اور تو ٹھنڈا رہے۔ نہیں بخدا کسی نے نہیں کہا بلکہ ہم لوگ تو باتوں باتوں میں ایک ایک رتی کا وزن کر لیتے ہیں اور ہم اچھے کاموں میں اس طرح برابر رہتے ہیں جیسے دو جوتیاں آپس میں برابر ہوں یہاں تک کہ ہم نقصان سے محفوظ اور کینہ سے بچ جاتے ہیں۔

☆ (۲) اعراب: وَ مَنْ حَکَمَ بِاَنْ اَبْذُلَ وَ تَخْزُنَ وَ اَلِیْنَ وَ تَخْشُنَ وَ اَذُوْبَ وَ تَجْمُدَ وَ اَذْکُوَ وَ تَخْمُدَ لَا وَ اللهِ بَلْ نَتَوَازَنُ الْمَقَالَ وَزْنَ الْمِثْقَالِ وَ نَتَحَاذٰی فِی الْفِعَالِ حَذْوَ النِّعَالِ حَتّٰی نَاْمَنَ التَّغَابُنَ وَ نُکْفَی التَّضَاغُنَ۔

☆ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق:

ابذل از ضرب و نصر اس کا مصدر بذل آتا ہے۔ تخزن از نصر جب کہ وہ مال کو جمع کرے الین یہ لین سے مشتق ہے جو خشونت کی ضد ہے از ضرب یہ یائی ہے۔ تخشن از کرم اس کا مصدر خشونت ہے جس کے معنے سخت ہونے کے ہیں۔ اذوب از نصر اس کا مصدر ذوب ہے جس

معنے پگھلنے کے ہیں اور یہ جمود کی ضد ہے۔ تجمد اس کا مصدر جمود ہے اور یہ ذوب کی ضد ہے از نصر۔ اذکو از نصر بمعنے بھڑکنا اور مشتعل ہونا۔ تخمد از نصر۔ التغابن یہ تفاعل کا مصدر ہے۔ دھوکا دینا اور ایک دوسرے کو گھٹا دینا اور کسی دوسرے کی چیز چھین لینا از نصر (از سمع) التضاغن یہ تفاعل کا مصدر ہے بمعنے حسد کرنا اور کینہ دل میں رکھنا از سمع۔

سوال الثالث (الف) ...... قال فبرز الی جوذر علیه شوذر وقال شعر.

وحرمة الشیخ الذی سن القری	واسس المحجوج فی ام القری
ماعندنا لطارق اذا عری	سوی الحدیث و المناخ فی الذری
وکیف یقری من نفی عنه الکری	طوی یری اعظمه لما انبری

(۱) اشعار کا عمدہ ترجمہ ذکر کیجئے۔ (۲) اشعار پر اعراب لگایئے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق کیجئے۔ (۴) مقامات پانچوں مقاموں کے نام بالترتیب تحریر کیجئے۔

جواب الثالث (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② اعراب۔ ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق۔ ④ پانچوں مقاموں کے نام۔

☆ (۱) ترجمہ:

ابوزید نے کہا یہ سن کر ایک شوخ چشم بچہ چھوٹی چادر اوڑھے باہر آیا اور کہنے لگا۔ اس بزرگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی قسم جس نے مہمان نوازی کا طریقہ ایجاد کیا ہے اور جس نے مکہ میں بیت اللہ کی بنیاد ڈالی ہے۔

☆ (۲) اعراب: قَالَ فَبَرَزَ اِلَیَّ جُوْذَرٌ عَلَیْهِ شَوْذَرٌ وَ قَالَ شِعْرٌ۔

وَ حُرْمَةَ الشَّیْخِ الَّذِیْ سَنَّ الْقِرٰی	وَ اَسَّسَ الْمَحْجُوْجَ فِیْ اُمِّ الْقُرٰی
مَا عِنْدَنَا لِطَارِقٍ اِذَا عَرٰی	سِوَی الْحَدِیْثِ وَ الْمُنَاخِ فِی الذُّرٰی
وَ کَیْفَ یَقْرِیْ مَنْ نَفٰی عَنْهُ الْکَرٰی	طَوًی یَرٰی اَعْظُمَهُ لَمَّا انْبَرٰی

☆ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق:

فبرز از نصر ظاہر ہوا۔ جوذر یہ واوی ہے، نیل گائے کا بچہ جواذر وجاذر اور بعض اہل لغت نے اس کے معنے ہرن کے بچے کے بیان کئے ہیں۔ شوذر علے وزن جوہر اس کے حروف اصلی ش ذ ر ہیں یہ آستین کی قمیص جو بچے کے گلے میں ڈالتے ہیں اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ چادر کا معرب ہے چھوٹی چادر کو کہتے ہیں اور اساس المحکمات میں ہے یہ ایک قسم کا لباس پہاڑوں کا ہے والله اعلم تحقیقه الحال. اسس اس کا تاسیس مصدر ہے اور یہ اساس سے مشتق ہے جس

www.Bhalli.Info

کے معنے بنیاد رکھنے کے ہیں۔ المحجوج از نصر اب المحجوج خانہ کعبہ اور بیت الحرام کو کہتے ہیں اور یہ حج سے مشتق ہے جس کے معنے قصد کرنے کے ہیں اور چونکہ مقامات مخصوصہ کا زیارت کرنا مقصود ہوتا ہے۔ ام القری اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے جیسے ام القرآن سورۃ فاتحہ کو کہتے ہیں۔ ام القوم سردار قوم کو کہتے ہیں اور ام الکتاب لوح محفوظ کو کہتے ہیں یعنی سورۃ فاتحہ یا کل قرآن پاک۔ الطارق اس کے اصلی معنے رات کے چلنے والے کے ہیں اب خاص رات میں آنے والے کے ہو گئے ہیں اور طارق صبح کے ستارے کو بھی کہتے ہیں اس لئے کہ وہ رات میں ظاہر ہوتا ہے۔ عرا از نصر یہ واوی ہے بمعنے پیش ہونا و آنا اور سمع سے آتا ہے تو اس کے معنے ننگا ہونے کے آتے ہیں۔ الذری بفتح الذال المعجمۃ بمعنے گھر کے سامنے کا صحن اور اس کے اطراف اور جائے پناہ اور ہر وہ جگہ جہاں تم چھپ سکو اور اس کے معنے گرے ہوئے آنسو اور وہ غلہ جس کا اوسان کیا جائے۔ یقری قری سے بمعنے مہمانی کرنا از ضرب۔ نفے از ضرب اس کا مصدر نفی ہے بمعنے انکار کرنا اور دفع کرنا و نفاہ عنہ یعنی اس کو دور کیا اور جدا کیا و نفے الرجل یعنی اس کو قید خانہ میں بند کیا۔ الکرای مقصور الف نیند از سمع۔ طوے بالفتح اس میں تنوین تعظیم کے لئے ہے یہ مصدر ہے بمعنے بھوک اور یہ سمع سے آتا ہے۔ براى یہ فعل ماضی کا صیغہ ہے از ضرب قلم یا تیر کو تراشنا اور اسے چھیل کر صاف کرنا۔ اعظم عظم کی جمع ہے بمعنے ہڈی اور اس کی جمع عظام بھی آتی ہے۔

(ب) ...... فقضیناها لیلة غابت شوائبها ان شابت ذوائبها وکمل سعودها الی ان انفطر عودها ولما ذر قرن الغزالة طمر طمور الغزالة وقال انهض بنا لنقبض الصلات ولنستنض الا حالات.

(۱) ترجمہ۔ (۲) اعراب۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② اعراب۔ ③ خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔

☆ (۱) ترجمہ:

ہم نے اس رات کو جس کے مکروہات غائب ہو گئے تھے گذار دیا یہاں تک کہ اس کے (بال) بوڑھے سفید) ہو گئے اور اس کی سعادت کمال درجہ کو پہنچ گئی اور صبح کی لکڑی یعنی پو پھٹنے لگی جب کہ آفتاب کی شعاعیں چمکیں تو وہ ہرن کی طرح چوکڑی بھر کر کہنے لگا۔ تو ہمارے ساتھ اٹھ تاکہ بخشش اور انعامات جمع کریں (یعنی اس پر ہم قبضہ کریں) اور ہم وعدے پورے کرائیں۔

☆ (۲) اعراب: فَقَضَیْنَاهَا لَیْلَةً غَابَتْ شَوَائِبُهَا اِلٰی اَنْ شَابَتْ ذَوَائِبُهَا وَ کَمَلَ

سُعُوْدُهَا اِلٰی اَنِ انْفَطَرَ عُوْدُهَا وَ لَمَّا ذَرَّ قَرْنُ الْغَزَالَةِ طَمَرَ طُمُوْرَ الْغَزَالَةِ وَ قَالَ انْهَضْ بِنَا لِنَقْبِضَ الصِّلَاتِ وَ لِنَسْتَنِضَّ الْاِحَالَاتِ.

☆ (۳) خط کشیدہ کی تحقیق:

غابت از ضرب غائب ہونا اور چھپ جانا۔ شوائبها یہ شائب کا مونث ہے اور اس کا واحد شائبة ہے بمعنے آمیزش جب کسی خالص چیز میں کوئی اور چیز مل جاتی ہے تو اس کو شوائب اور شیب کہتے ہیں اور اس کے معنے رنج اور حوادث کے بھی آتے ہیں اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے اور اس کا صفت مذکر شیب اور شائب آتا ہے اور صفت مونث شائبہ آتا ہے اور مونث کی صفت میں شیباء نہیں آتا ہے بلکہ شمطاء آتا ہے۔ ذوائبها یہ ذوابت کی جمع ہے پیشانی کے بال اور تلوار کا علاقہ ذوابة النعل جوتے کا تسمہ اور دھمکی کے وقت بولتے ہیں لاقطن فی ذوابتك. سعود یہ نحس کی ضد ہے جس کے معنے سعادت و بابرکت و نیک بختی کے ہیں۔ انفطر از انفعال اس کا مصدر انفطار ہے جس کے معنے پھٹنے کے ہیں اور اس کا مجرد نصر اور ضرب سے آتا ہے۔ عود کے معنے لکڑی کے ہیں اور اس کے معنے کٹی ہوئی ٹہنی کے بھی آتے ہیں اور ایک قسم کی خوشبو جس کو بطور بخور استعمال کیا جاتا ہے اور زبان کی جڑ کی ہڈی اور سارنگی کے معنے آتے ہیں جمع عیدان و اعواد و عود اور یہاں صبح کی سفیدی یعنی روشنی کا ہونا مراد ہے۔ ذرا از نصر یعنی طلوع ہونا یہاں آفتاب کے طلوع ہونے کے معنے ہیں قرن کے معنے سینگھ کے ہیں اور یہ مصدر ہے اور قرن الشمس آفتاب کی پہلی شعاع کو کہتے ہیں ھو علی قرنی یعنی وہ میری عمر کا ہے اور قرن سو سال اور ایک زمانہ کے لوگ اور ایک گروہ کے بعد ایک گروہ اور زمانہ کے بھی آتے ہیں غزالة غزال کا مونث ہے اور غزالة چڑھتے وقت کے سورج کو کہتے ہیں۔ طمر از ضرب اس کے معنے کودنے کے آتے ہیں۔ اور اس میں تخصیص ہے جب کہ وہ اوپر سے نیچے کودے غزالة یہ غزال کا مونث ہے بمعنے ہرن کا بچہ۔ الصلات یہ صلة کی جمع ہے جس کے معنے عطیہ و احسان و انعام کے ہیں۔ لنستنض یہ استفعال سے ہے تھوڑا کر کے وصول کرنا اور یہ نض سے ماخوذ ہے جس کے معنے درہم و دینار کے ہیں نقد حاصل کرنا اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔ الاحالات بمعنے حوالے کرنا اور بمعنے اس چیز کو فلاں وقت پر دینا جس کا اس نے وعدہ کیا ہے اور اس میں صفت فاعلی محیل اور صفت مفعولی محال اور دوسرے غریم کو محال علیہ اور مال کو محال بہ اور اس فعل کو حوالہ کہتے ہیں۔

www.Bhalli.Info

الورقة السادسة......فی الادب العربی — وفاق المدارس العربیة باکستان......شعبان ۱۴۳۷ھ

ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ...... للبنات ...... مجموع الدرجات۱۰۰ ...... الوقت۳ساعات

ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحی تستحق عشر درجات

السوال الاول (الف) ...... و استقلت من هذا المقام الذی فيه يحار الفهم و يفرط الوهم و يسبر غور العقل و تتبين قيمة المرء فی الفضل و يضطر صاحبه الی ان يكون كحاطب ليل او جالب رجل و خيل و قلما سلم مكثار او اقيل له عثار.

(۱) عبارت کا سلیس ترجمہ کیجئے۔(۲) عبارت پر اعراب لگائیے۔(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔(۴) ویضطر صاحبه میں صاحب کی ضمیر کا مرجع کیا ہے۔

الجواب الاول (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② اعراب۔ ③ خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق۔ ④ ویضطر صاحبه میں ضمیر کا مرجع۔

☆ **(۱) ترجمہ:** میں نے اس مقام سے معافی چاہی جہاں انسان کی فہم حیران ہو جاتی ہے۔ وہم بڑھ جاتا ہے اور عقل کی گہرائی جانچی جاتی ہے۔ آدمی کی قیمت فضیلت میں ظاہر ہو جاتی ہے (کہ کتنے پانی میں ہے) اور صاحب تصنیف اس بات کی طرف مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ رات کو لکڑیاں چننے والے کی طرح یا پیادہ اور سواروں کو کھینچنے والے کی طرح ہو جائے (کہ پیادہ اور سوار کو کھینچنے والا بڑی مشقت میں ہوتا ہے کیونکہ ایک کی رفتار تیز ہوتی ہے اور دوسرے کی سست اور ایسا بہت کم ہوا ہے کہ زیادہ بولنے والا محفوظ رہا ہو یا اس کی لغزش معاف کر دی گئی۔

☆ **(۲) اعراب:** وَ اسْتَقَلْتُ مِنْ هٰذَا الْمَقَامِ الَّذِیْ فِيْهِ يَحَارُ الْفَهْمُ وَ يَفْرُطُ الْوَهْمُ وَ يُسْبَرُ غَوْرُ الْعَقْلِ وَ تَتَبَيَّنُ قِيْمَةُ الْمَرْءِ فِی الْفَضْلِ وَ يَضْطَرُّ صَاحِبُهٗ اِلٰی اَنْ يَّكُوْنَ كَحَاطِبِ لَيْلٍ اَوْ جَالِبِ رَجْلٍ وَّ خَيْلٍ وَ قَلَّمَا سَلِمَ مِكْثَارٌ اَوْ اُقِيْلَ لَهٗ عِثَارٌ.

☆ **(۳) خط کشیدہ کی تحقیق:** استقلت: صیغہ ماضی متکلم از استفعال، استقال طلب کرنا (اقالہ فسخ بیع کو کہتے ہیں) استقال عثرته: اپنی لغزش اور غلطی کی معافی طلب کرنا (یہاں اسی معنی میں ہے) استقال من الخدمة۔ مستعفی ہونا۔ استعفیٰ دینا۔ یحار: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع حار سمع سے ، حیرت زدہ ہونا، حیرت ہونا۔

حطب (ض) لکڑیاں جمع کرنا۔ لیل: رات جمع۔ لیالی حاطب لیل ،رات کو لکڑیاں چننے والا چونکہ اچھی اور بری لکڑی میں تمیز نہیں کر سکتا اس لئے اس کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے ایسے آدمی کی جو بات کرتے ہوئے اچھے برے کلام کی تمیز نہ کرے، جو منہ میں آئے کہتا چلا جائے۔

وخیل ،جالب: کھینچنے والا ،حاصل کرنے والا ،جلب (ن ض) جلبا: کھینچنا۔ حاصل کرنا۔ رجل: یہ راجل کی جمع ہے۔ پیدل چلنے والا خیل: شہسوار، گھوڑا ،جمع ہے اور اس لفظ سے اس کا مفرد

مستعمل نہیں۔

اقیل: صیغہ مجہول از باب افعال۔ اقالة: بیع فسخ کرنا ،درگزر کرنا ،اقال الله عثرته: اللہ اس کی لغزش سے درگزر کر دے۔ اقیل: درگزر اور معاف کیا گیا ،عثار: اس کا نائب فاعل ہے۔ اس کا عطف سلم پر ہے۔ جو قلما کا مدخول ہے یعنی بہت بولنے والے کی لغزش کم معاف کی جاتی ہے۔ مجرد میں باب ضرب سے ہے۔ قال البیع (ض) قیلا: بیع فسخ کرنا عثار: مصدر عثر (ن) عثراً لغزش کرنا ،پھسلنا ،عثر علیه: مطلع ہونا۔

☆ **(۴) ویضطر صاحبه میں ضمیر مرجع:** ضمیر کا مرجع مصنف ہے۔

السوال الاول (ب) ...... فرايت فی بهرة الحلقة عليه اهبة السياحة و له رنة النياحة و هو يطبع الاسجاع بجواهر لفظه و يقرع الاسماع بزواجر وعظه و قد احاطت به اخلاط الزمر احاطة الهالة بالقمر و الاكمام بالثمر.

(۱) عبارت کا بامحاورہ ترجمہ کیجئے۔(۲) عبارت پر اعراب لگائیے۔(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔(۴) یہ عبارت کون سے مقامے سے لی گئی ہے۔

الجواب الاول (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① ترجمہ ② اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔ ④ عبارت کا مقامہ۔

☆ **(۱) ترجمہ:** میں نے دیکھا کہ آدمیوں کے بیچ میں ایک کمزور خلقت شخص ہے۔ اسباب سفر لیے ہوئے وہ زار و قطار رو رہا ہے اور اپنے الفاظ کے جواہروں سے مقفی کلام کو مزین اور اپنے مدلل وعظ سے کانوں کو زجر و توبیخ سے کھٹکھٹا رہا ہے مختلف لوگ اس کو طرح گھیرے ہوئے ہیں جیسے ہالہ چاند کو یا کلی شگوفہ کو گھیرے ہوتی ہے۔

☆ **(۲) اعراب:** فَرَاَيْتُ فِیْ بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ عَلَيْهِ اُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَ لَهٗ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ وَ هُوَ يَطْبَعُ الْاَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهٖ وَ يَقْرَعُ الْاَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهٖ وَ قَدْ اَحَاطَتْ بِهٖ اَخْلَاطُ الزُّمَرِ اِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ وَ الْاَكْمَامِ بِالثَّمَرِ.

☆ **(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:**

بهرة: ہر شی کا درمیان اور وسط ،جمع: بهر. الحلقة: حلقہ ،گول دائرہ ،جمع: حلقات ،شخت: صیغہ صفت ،پیدائشی دبلا پتلا۔

اهبة: سامان ،جمع: اهب ،رنة: خوشی یا غم کی آواز ،جمع: رنات ،رن (ض) رنینا: آواز سے رونا۔ النیاحة: مصدر ہے بمعنی نوحه ، (ن) :نوحہ کرنا۔

طبع (ف) نشان لگانا ،طبع الدرهم: سکہ ڈھالنا ،طبع علیه: مہر لگانا یعنی ڈھالنا۔

www.Bhalli.Info

الاسجاع :سجع کی جمع ہے مقفیٰ کلام۔

زواجر :زاجرة کی جمع ہے :جھڑکنے والی ،اس میں صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے ۔اصل المواعظ الزاجرة ہے یعنی جھڑکنے اور تنبیہ کرنے والے مواعظ ،

☆(۴) عبارت کا مقامہ: یہ عبارت مقامہ اولی الصنعانیہ سے لی گئی ہے۔

السوال الثاني (الف) ...... حكى الحارث بن همام قال كلفت مذ ميطت عني التمائم ونيطت بي العمائم بان اغشى معان الادب و انضي اليه ركاب الطلب لاعلق منه بما يكون لي زينة بين الانام و مزنة عند الاوام و كنت لفرط اللهج باقتباسه و الطمع في تقمص لباسه اباحث كل من جل و قل۔

(۱) عبارت کا سلیس ترجمہ کیجئے۔(۲) عبارت پر اعراب لگایئے ۔(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اورصرفی تحقیق کیجئے۔

الجواب الثاني (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔② اعراب۔③ خط کشیدہ کی تحقیق۔

☆ (۱) ترجمہ: حارث بن ہمام نے روایت بیان کی ہے کہ میں مشتاق ہوا جب سے دور کئے گئے مجھ سے تعویذ اور باندھے گئے میرے سر پر عمامے اس بات کا کہ میں ادب کی مجلس میں حاضر ہوتا رہوں اور تھکا دو اس کی طرف طلب کی سواریوں کو تاکہ میں اس سے وہ چیز حاصل کروں جو میرے لئے زینت ہو لوگوں میں اور بارش والا بادل ہو پیاس کے وقت ! ادب حاصل کرنے میں وشوق کی زیادتی اور اس کے لباس کا کرتہ پہننے میں لالچ کی زیادتی کی وجہ سے میں بحث کرتا تھا ہر بڑے چھوٹے سے۔

☆ (۲) اعراب: حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ كَلِفْتُ مُذْ مِيطَتْ عَنِّي التَّمَائِمُ وَنِيطَتْ بِيَ الْعَمَائِمُ بِاَنْ اَغْشَى مَعَانَ الْاَدَبِ وَ اُنْضِيَ اِلَيْهِ رِكَابَ الطَّلَبِ لِاَعْلَقَ مِنْهُ بِمَا يَكُوْنُ لِيْ زِيْنَةً بَيْنَ الْاَنَامِ وَ مُزْنَةً عِنْدَ الْاُوَامِ وَ كُنْتُ لِفَرْطِ اللَّهَجِ بِاقْتِبَاسِهِ وَ الطَّمَعِ فِيْ تَقَمُّصِ لِبَاسِهِ اُبَاحِثُ كُلَّ مَنْ جَلَّ وَ قَلَّ.

☆(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق: كلف به (س) كلفاً: عاشق ہونا ،دلدادہ ہونا ، آج کل لاگت کے لئے كلفة کا لفظ استعمال کرتے ہیں ۔ ،كلفة العمارة : تعمیر کی لاگت ۔ميطت: صیغہ واحد مؤنث مجہول ماضی ،ماطه (ض) ہٹانا ،دور کرنا ۔لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے .التمائم :تميمة کی جمع ہے۔تعویذ کو کہتے ہیں۔

نيطت: صیغہ مفرد مؤنث مجہول از نصر ، بمعنی: لٹکانا، معلق کی گئی ،لٹکائی گئی۔نوط بمعنہ جمع انواط ،العمائم: عمامة کی جمع ہے: پگڑی ،دستار،

معان: گھر ،گھر کو معان اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں رہنے والے ایک دوسرے کی معاونت و [مدد] کرتے ہیں۔

انضى . انضاءً از افعال: کمزور کرنا ،لاغر کرنا ،مجرد میں از باب نصر و ضرب ، نضا (ض) [نض]واً ونضى (ض) نضياً: نکالنا ، کھینچنا .

فرط: شدت ،حد سے تجاوز ،فرط (ض ن) آگے بڑھنا ،سبقت کرنا اللهج: مصدر لهج به [لهجاً]: دلدادہ ہونا ،عاشق ہونا۔

جل الشيء (ض) ،بڑا ہونا ،وقل ،يقل (ض) قلة: کم ہونا ،حقیر ہونا۔

[الس]وال الثاني (ب) ......

تعارجت لا رغبة في العرج	و لكن لاقرع باب الفرج
و القي حبلي على غاربي	و اسلك مسلك من قد مرج
فان لامني القوم قلت اعذروا	فليس على اعرج من حرج

(۱) اشعار کا عمدہ ترجمہ کیجئے ۔(۲) اشعار پر اعراب لگایئے ۔(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور [صر]فی تحقیق کیجئے ۔(۴) یہ اشعار کس کے ہیں اور کس موقع پر کہے گئے ہیں۔

[ال]جواب الثاني (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

الجواب الثاني (ب) حل گذر چکا ہے ۳۲۲ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

[الس]وال الثالث (الف) ...... فاسرينا الى ان نضا الليل شبابه و سلت الصبح خضابه [ح]ين مللنا السرى و ملنا الى الكرى صادفنا ارضا مخضلة الربا معتلة الصبا [فتخ]يرناها مناخا للعيس و محطا للتعريس.

(۱) عبارت کا دلنشین ترجمہ کیجئے ۔(۲) عبارت پر اعراب لگایئے۔(۳) خط کشیدہ الفاظ کی [لغ]وی وصرفی تحقیق کیجئے۔

[ال]جواب الثالث (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ ۔② اعراب ۔③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

[☆] (۱) ترجمہ: تو ہم رات کو چلے یہاں تک کہ رات نے اپنی جوانی کو کھینچ لیا اور صبح نے رات [کے خض]اب کو دھو ڈالا ۔پس جس وقت رات کو چلنے سے ہم اکتا گئے اور اونگھنے کی طرف مائل ہو گئے تو [ہم] نے اچانک ایک سرسبز و شاداب ٹیلوں والی اور بھینی بھینی خوشگوار باد صبا والی زمین پائی ،اس لئے ہم نے اس زمین کو اونٹوں کی جائے قیام کیلئے اور آخر رات میں آرام کے واسطے پڑاؤ ڈالنے کیلئے پسند کیا۔

[☆] (۲) اعراب: فَاَسْرَيْنَا اِلَى اَنْ نَضَا اللَّيْلُ شَبَابَهُ وَ سَلَتَ الصُّبْحُ خِضَابَهُ فَحِيْنَ مَلِلْنَا

www.Bhalli.Info

السُّرٰی وَ مِلْنَا اِلَی الْکَرٰی صَادَفْنَا اَرْضًا مُخْضَلَّةَ الرُّبَا مُعْتَلَّةَ الصَّبَا فَتَخَيَّرْنَاهَا مُنَاخًا لِلْعِيْسِ وَ مَحَطًّا لِلتَّعْرِيْسِ.

☆(۳) خط کشیدہ کی تحقیق :

اسرینا : جمع متکلم کا صیغہ ھے ، (ض) چلنا یوساور (ض)سرٰی: رات کو چلنا

ملنا: جمع متکلم ماضی کا صیغہ ہے، مل الرجل (س) ملاً و ملالة : اکتا جانا، مال (ض)

میلاً و میلانا :ایک طرف مائل ہونا ،جھکنا۔ السریٰ:رات کو چلنا

الکرٰی :نیند،اونگھ، کری الرجل (س) کرًی،اونگھنا۔ ملنا :جمع متکلم

مخضلة، یہ ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل کے باب خشم احمرار سے صیغہ اسم مفعول ہے

اخضلت الارض :زمین کا تر ہونا۔سرسبز وشاداب ہونا۔

الربی: ربوة کی جمع ہے ،ٹیلے کو کہتے ہیں۔سرسبز وشاداب ٹیلوں والی زمین۔

معتلة : یہ بھی باب احمرار سے ہےاورصیغہ اسم فاعل یا اسم مفعول ہے۔اس باب سے اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں ایک ہی وزن پرآتے ہیں۔عتلت الریح :ہوا کا دھیمی دھیمی ہونا، بھیگی ہونا۔خوشگوار ہونا

الصبا:اس ہوا کو کہتے ہیں جو شرق کی جانب سے چلتی ہے یہ مؤنث استعمال ہوتی ہے۔

صبوات اصباء:اس کے بالمقابل مغرب کی طرف سے چلنے والی ہوا کو دبور کہتے ہیں۔

مناخ: اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ،جائے قیام، اناخ الابل :اونٹ کو بٹھانا۔

العیس ،اعیس کی جمع ہے وہ اونٹ جس کے رنگ میں سرخی اور سفیدی دونوں ہوں۔

محطاً: جائے نزول، قیامگاہ ،حط الرجل (ن) حطاً: اترنا حط من قدره : کسی کے رتبہ کو کم کرنا۔آج کل کی اصطلاح میں اسٹیشن کو المحطة کہتے ہیں محطة القطار :ریلوے اسٹیشن محطة الطیران ،ائیر پورٹ ،محطة الاذاعة :ریڈیو اسٹیشن .محطة البنزین :پٹرول پمپ۔

التعریس:سفر کرتے ہوئے رات کے آخری حصہ میں آرام کیلئے پڑاؤ ڈالنے کو کہتے ہیں۔

السوال الثالث (ب)......

حييتم يا اهل هذا المنزل	و عشتم فی خفض عيش خضل
ما عندكم لابن سبيل مرمل	نضو سرى خابط ليل الیل
جوى الحشى على الطوى مشتمل	ما ذاق مذ يومان طعم المأكل

(۱)اشعار کا دلکش ترجمہ کیجئے۔(۲)اشعار پر اعراب لگائیے۔(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔ اس کا حل آگے پرچہ ۱۴۲۹ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

الورقة السادسة......فی الادب العربی......وفاق المدارس العربية باكستان......شعبان ۱۴۲۸ھ

ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ...... للبنات ...... مجموع الدرجات۱۰۰ ...... الوقت۳ساعات

ملحوظه: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحى تستحق عشر درجات

السوال الاول (الف)...... و لله در القائل .

فلو قبل مبكاها بكيت صبابة	بسعدى شفيت النفس قبل التندم
و لكن بكت قبلی فهيج لی البكا	بكاها فقلت الفضل للمتقدم

و ارجو الا اكون فی هذا الهذر الذی اوردته و المورد الذی توردته كالباحث عن حتفه بظلفه و الجادع مارن انفه بكفه.

(۱)عبارت مع اشعار کا سلیس ترجمہ کیجئے۔(۲)عبارت کا اعراب لگائیے۔(۳)خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اورصرفی تحقیق کیجئے۔(۴)كالباحث عن حتفه بظلفه ضرب المثل ہے اس کی وضاحت کیجئے۔

الجواب الاول (الف) اس سوال میں چار امورحل طلب ہیں

①ترجمہ۔②اعراب۔③خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اورصرفی تحقیق۔④كالباحث عن حتفه بظلفه کی وضاحت۔

☆(۱) ترجمہ: کہنے والے نے کیا خوب کہاہے''اگر میں اس کے رونے سے پہلے سعدی کے ساتھ عشق کی وجہ سے روتا تو میں اپنے نفس کوندامت سے ،پہلے شفاء اورتسلی دیدیتا'' لیکن وہ مجھ سے پہلے روئی تو اس کی آہ و بکاء نے میرے لئے رونے کوابھارا،سو میں نے کہا فضیلت پہلے کے لئے ہے۔میں امید کرتا ہوں کہ میں اس بے ہودہ گوئی میں جسے میں لایا ہوں اور اس گھاٹ میں جہاں میں اترا ہوں اپنی موت تلاش کرنے والے کی طرح اور اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کا نرمہ کاٹنے والے کی طرح نہ ہوں گا۔

☆(۲) اعراب: وَلِلّٰهِ دَرُّ الْقَائِلِ .

فَلَوْ قَبْلَ مَبْكَاهَا بَكَيْتُ صَبَابَةً	بِسُعْدَى شَفَيْتُ النَّفْسَ قَبْلَ التَّنَدُّمِ
وَلٰكِنْ بَكَتْ قَبْلِیْ فَهَيَّجَ لِی الْبُكَا	بُكَاهَا فَقُلْتُ الْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ

وَ اَرْجُوْ اَلَّا اَكُوْنَ فِی هٰذَا الْهَذْرِ الَّذِیْ اَوْرَدْتُهٗ وَ الْمَوْرِدِ الَّذِیْ تَوَرَّدْتُهٗ كَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهٖ بِظِلْفِهٖ وَ الْجَادِعِ مَارِنَ اَنْفِهٖ بِكَفِّهٖ.

☆(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:

القائل: اس فاعل باب نصر بمعنی کہنا۔

صبابة: باب سمع بمعنی عاشق ہونا عشق کرنا۔

www.Bhalli.Info

هیج: باب ضرب بمعنی بھڑکانا، برانگیختہ کرنا، متحرک ہونا۔
الهذر: بکواس، بکواس کرنا، لغو باتیں۔
ادلاه: بمعنی لانا۔ المورد بمعنی گھاٹ
الباحث: اسم فاعل باب فتح بمعنی جستجو اور تحقیق کرنا، تلاش کرنا۔
الجادع: اسم فاعل باب فتح بمعنی کاٹنے والا۔

☆ (۴) کالباحث عن حتفه بظلفه کی وضاحت:

اس کا پس منظر اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ کسی شخص نے بکری ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن چھری وغیرہ نہیں مل رہی تھی اتفاقاً بکری نے اپنے کھروں سے زمین کریدنا شروع کیا تو وہاں ایک چھری نمودار ہوئی جس سے وہ ذبح کی گئی اس وقت لوگوں نے کہا: بحثت عن حتفها بظلفها، اس طرح یہ ضرب المثل بن گیا۔

السوال الاول (ب) ...... فسمعته يقول حين خب في مجاله و هدرت شقاشق ارتجاله ايها السادر في غلوائه السادل ثوب خيلائه الجامح في جهالاته الجانح الى خزعبلاته الام تستمر على غيك و تستمرئ مرعى بغيك و حتام تتناهى في زهوك و لا تنتهي عن لهوك

(۱) عبارت کا با محاورہ ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگائیے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ (۴) یہ عبارت کون سے مقامہ سے لی گئی ہے۔

الجواب الاول (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① ترجمہ ② اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق ④ یہ عبارت کس مقامہ سے ہے

☆ (۱) ترجمہ: چنانچہ میں نے اس کو کہتے ہوئے سنا جس وقت وہ اپنی جولانگاہ میں دوڑ رہا تھا اور اس کی بدیہی گوئی کا جھاگ جوش مار رہا تھا اے بدمست اپنے حد سے تجاوز کرنے والے اے تکبر کے کپڑے کو لٹکانے والے اے اپنی جہالت میں سرکشی کرنے والے بے ہودگی میں مائل ہونے والے کب تک ڈٹا رہے گا۔ اپنی گمراہی پر اور کب تک اچھا سمجھتا رہے گا اپنی چراگاہ ظلم کو اور کب تک بڑھتا جائے گا اپنے غرور میں کیوں نہیں باز آتا تو اپنے کھیل کود سے۔

☆ (۲) اعراب: فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ حِيْنَ خَبَّ فِيْ مَجَالِهِ وَ هَدَرَتْ شَقَاشِقُ ارْتِجَالِهِ أَيُّهَا السَّادِرُ فِيْ غُلَوَائِهِ السَّادِلُ ثَوْبَ خُيَلَائِهِ الْجَامِحُ فِيْ جِهَالَاتِهِ الْجَانِحُ إِلَى خُزَعْبِلَاتِهِ اَلَامَ تَسْتَمِرُّ عَلَى غَيِّكَ وَتَسْتَمْرِئُ مَرْعَى بَغْيِكَ وَحَتَّامَ تَتَنَاهَى فِيْ زَهْوِكَ وَ لَا تَنْتَهِيْ عَنْ لَهْوِكَ

☆ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق:

...ب: باب نصر بمعنی تیز چلنا۔
...قاشق: شقشقہ کی جمع وہ جھاگ جو اونٹ مستی سے نکالے۔
...تجال: بدیہہ گوئی۔
السادر: حیران و پریشان باب سمع۔
...لوا: حد سے بڑھنا باب نصر، تجاوز کرنا
...لا: تکبر کرنا، مغرور ہونا۔
...زعبلات: جمع خزعبلۃ بمعنی لغویات، واہیات وخرافات۔
...لام: اصل میں الی ما ہے الی حرف جر ما استفہامیہ۔
...تام: اصل میں حتی حرف جار اور ما استفہامیہ سے مرکب ہے۔
...ناهی: صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع باب تفاعل بمعنی رک جانا، انتہاء کو پہنچنا۔

☆ (۴) یہ عبارت کس مقامہ سے ہے؟

یہ عبارت پہلے مقامہ الصنعانیہ سے لی گئی ہے۔

السوال الثاني (الف) ......

وقع الشوائب شيب — و الدهر بالناس قلب
ان دان يوما لشخص — ففي غد يتغلب
فلا تثق بوميض — من برقه فهو خلب
و اصبر اذا هو اضرى — بك الخطوب و الب

(۱) اشعار کا با محاورہ ترجمہ کیجئے۔ (۲) اشعار پر اعراب لگائیے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔

الجواب الثاني (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② اعراب۔ ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق۔

☆ (۱) ترجمہ:

① مصائب کے وقوع نے مجھے بوڑھا کر دیا اور زمانہ لوگوں کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔
② اگر کسی دن زمانہ کسی شخص کا تابع بن جائے تو اگلے دن اس پر پھر غلبہ حاصل کر لیتا ہے۔
③ اس لئے تو اس بجلی کی چمک پر اعتماد نہ کر کہ وہ دھوکہ دینے والی ہے۔
④ اور صبر کر جب وہ تجھ پر حوادث بھڑکائے اور جمع کرے۔

www.Bhalli.Info

☆(۲) اعراب:

وَقَعَ الشَّوَائِبِ شَيَّبَ   وَ الدَّهْرُ بِالنَّاسِ قُلَّبُ
إِنْ دَانَ يَوْمًا لِشَخْصٍ   فَفِيْ غَدٍ يَتَغَلَّبُ
فَلَا تَثِقْ بِوَمِيْضٍ   مِنْ بَرْقِهٖ فَهُوَ خُلَّبُ
وَ اصْبِرْ إِذَا هُوَ اَضْرٰى   بِكَ الْخُطُوْبَ وَ اَلَّبُ

☆(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق: پرچہ ۱۴۳۲ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

السوال الثاني (ب) ...... حتى صفرت الراحة و قرعت الساحة و غار المنبع و نبا المربع و اقوى المجمع و اقض المضجع و استحالت الحال و اعول العيال و خلت المرابط و رحم الغابط و اودى الناطق و الصامت و رثى لنا الحاسد و الشامت.

(۱) عبارت کا معنی خیز ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگایئے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

الجواب الثاني (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ۔ ② اعراب۔ ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

☆ (۱) ترجمہ: حتی کہ ہتھیلی خالی ہوگئی، صحن فارغ ہوگیا۔ چشمہ خشک ہوگیا۔ گھر نا موافق ہوگیا۔ محفل اجڑ گئی، خوابگاہ سخت ہوگئی۔ حالت بدل گئی۔ اہل وعیال آہ وبکاہ کرنے لگے، اصطبل خالی ہوگئے۔ (پہلے رشک کرنے والے (اب) رحم کرنے لگا، بولنے والا اور خاموش رہنے والا (دونوں طرح کا مال) ہلاک ہوگیا۔ حسد کرنے والا اور مصیبت پر خوش ہونے والا (بھی) رحم کھانے لگا۔

☆ (۲) اعراب: حَتّٰى صَفِرَتِ الرَّاحَةُ وَ قَرِعَتِ السَّاحَةُ وَ غَارَ الْمَنْبَعُ وَ نَبَا الْمَرْبَعُ وَ اَقْوَى الْمَجْمَعُ وَ اَقَضَّ الْمَضْجَعُ وَ اسْتَحَالَتِ الْحَالُ وَ اَعْوَلَ الْعِيَالُ وَ خَلَتِ الْمَرَابِطُ وَ رَحِمَ الْغَابِطُ وَ اَوْدَى النَّاطِقُ وَ الصَّامِتُ وَ رَثٰى لَنَا الْحَاسِدُ وَ الشَّامِتُ.

☆ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق:

صفرت خالی ہونا باب سمع۔   قرعت کھٹکھٹانا باب فتح۔
غار گھس جانا باب نصر۔   نبا گھر کا ناموافق ہونا باب نصر۔
اقوی خالی ہونا، طاقتور ہونا باب سمع۔
اقض خوابگاہ کا سخت ہونا، چھوٹی چھوٹی کنکریاں باب سمع
اعول شور کرنا، آہ وبکا کرنا باب نصر۔ ظلم کرنا، کسی چیز کا غالب آنا۔
خلت خالی ہونا باب ضرب   المرابط واحد مربط ظرف مکان بمعنی اصطبل

جہاں جانور باندھے جاتے ہیں باب نصر ضرب۔

السوال الثالث (الف) ...... ثم استن استنان الجواد في المضمار و قال لابنه بدار بدار و لم نخل انه غر و طلب المفر فلبثنا نرقبه رقبة الاعياد و نستطلعه بالطلائع و الرواد الى ان هرم النهار و كاد جرف النهار ينهار.

(۱) عبارت کا عمدہ ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگایئے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔ (۴) مقامات حریری میں سے تین اشعار زبانی تحریر کیجئے۔ (سوالیہ پرچے میں درج اشعار کے علاوہ)

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① ترجمہ ② اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔ ④ مقامات حریری میں سے تین اشعار

☆ (۱) ترجمہ: پھر وہ میدان میں عمدہ گھوڑے کے دوڑنے کی طرح دوڑا اور اپنے بیٹے سے کہا "جلدی کر" اور ہم نے یہ خیال نہیں کیا کہ اس نے دھوکہ دیا اور فرار تلاش کیا۔ چنانچہ عید کی انتظار کی طرح ہم اس کا انتظار کرتے ہوئے ٹھہرے رہے اور ہم اس کو دریافت کر رہے تھے۔ آگے جانے والوں اور گھاس پانی تلاش کرنے والوں سے، یہاں تک کہ دن بوڑھا ہوگیا۔ دن کا کنارہ گرنے کے قریب ہوگیا۔ (یعنی دن ختم ہونے لگا)۔

☆ (۲) اعراب: ثُمَّ اسْتَنَّ اِسْتِنَانَ الْجَوَادِ فِي الْمِضْمَارِ وَ قَالَ لِابْنِهٖ بِدَارِ بِدَارِ وَ لَمْ نَخَلْ اَنَّهٗ غَرَّ وَ طَلَبَ الْمَفَرَّ فَلَبِثْنَا نَرْقُبُهٗ رِقْبَةَ الْاَعْيَادِ وَ نَسْتَطْلِعُهٗ بِالطَّلَائِعِ وَ الرُّوَّادِ اِلٰى اَنْ هَرِمَ النَّهَارُ وَ كَادَ جُرُفُ النَّهَارِ يَنْهَارُ.

☆ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق: پرچہ ۱۴۳۱ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

السوال الثالث (ب) ...... حكى الحارث بن همام قال سمرت في ليلة اديمها ذو لونين و قمرها كتعويذ من لجين مع رفقة غذوا بلبان البيان و سحبوا على سحبان ذيل النسيان ما فيهم الا من يحفظ عنه و لا يتحفظ منه و يميل الرفيق اليه و لا يميل عنه.

(۱) عبارت کا مطلب خیز ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگایئے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔ (۴) سحبان کس فن میں ضرب المثل ہیں۔

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① ترجمہ کیجئے۔ ② اعراب۔ ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔ ④ سحبان کس فن میں ضرب المثل ہیں۔

www.Bhalli.Info

☆ **(۱) ترجمہ:** حارث بن ہمام نے حکایت کی کہا میں نے کوفہ میں ایک ایسی رات میں قصہ گوئی کی جس کا کھال دو رنگت تھی (اس میں روشنی بھی چاند کی تھی اور تاریکی بھی) اور اس کا چاند چاندی کی تعویذ کی طرح (آدھے دائرے کا) تھا ایسے رفیقوں کے ساتھ جن کو بیان کے دودھ کے ساتھ غذا دی گئی تھی۔ اور انہوں نے سحبان وائل پر دامن فراموشی ڈال دیا تھا نہیں تھا ان میں کوئی ایسے لوگ جن سے یاد کیا جاتا (ان کی باتیں حفظ کی جاتی تھیں) اور ان سے اجتناب نہیں کیا جاتا تھا ساتھی ان کی طرف مائل ہوتا ان سے اعتراض نہیں کرتا۔

☆ **(۲) اعراب:** حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ سَمَرْتُ فِيْ لَيْلَةٍ اَدِيْمُهَا ذُوْ لَوْنَيْنِ وَ قَمَرُهَا كَتَعْوِيْذٍ مِنْ لُجَيْنٍ مَعَ رُفْقَةٍ غُذُوْا بِلِبَانِ الْبَيَانِ وَ سَحَبُوْا عَلٰى سَحْبَانَ ذَيْلَ النِّسْيَانِ مَا فِيْهِمْ اِلَّا مَنْ يُحْفَظُ عَنْهُ وَ لَا يَتَحَفَّظُ مِنْهُ وَ يَمِيْلُ الرَّفِيْقُ اِلَيْهِ وَ لَا يَمِيْلُ عَنْهُ.

☆ **(۳) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:**

سمرت	واحد متکلم ماضی معلوم باب نصر بمعنی قصہ گوئی کرنا۔
لجین	چاندی کہتے ہیں اور یہ ہمیشہ تصغیر کے ساتھ آتا ہے جیسے ثریا اور کمیت۔
رفقة	واحد رفیق بمعنی ساتھی۔
لبان	دودھ کو کہتے ہیں۔
بیان	بمعنی وضاحت، فصاحت وبلاغت، یہ جملہ رفقة کے لئے صفت ہے۔
سحبوا	سحب بمعنی کھینچنا، باب نصر۔
ذیل	بمعنی دامن، کنارہ، آخری حصہ جمع اذیال۔

☆ **(۴) سحبان کس فن میں ضرب المثل:**

سحبان فصاحت اور خطابت میں ضرب المثل ہیں ایک مرتبہ عرب کے خطباء حضرت معاویہؓ کے پاس جمع تھے، سحبان آئے تو سب کے سب دوڑ گئے اس وقت سحبان نے یہ شعر پڑھا

لقد علم الحی الیمانون اننی   اذا قلت اما بعد انی خطیبها

پھر فی البدیہ اور برجستہ تقریر کی تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ آپ عرب کے سب سے بڑے خطیب ہیں فرمایا میں تو جن وانس اور ساری مخلوق کا خطیب ہوں تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا واقعی آپ ایسے ہیں۔

الورقة السادسة..... فی الادب العربی ..... وفاق المدارس العربية باكستان..... شعبان ۱۴۲۹ھ

ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ..... للبنات ..... مجموع الدرجات ۱۰۰ ..... الوقت ۳ ساعات

ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحى تستحق عشر درجات

السوال الاول (الف) ..... اللهم فحقق لنا هذه المنية و اتلنا هذه البغية و لا تضحنا عن ظلك السابغ و لا تجعلنا مضغة للماضغ فقد مددنا اليك يد المسئلة و نجعلنا بالاستكانة لك و المسكنة.

(۱) عبارت کا بہترین ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگایئے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔ (۴) یہ عبارت کتاب کی کس جگہ سے لی گئی ہے۔

الجواب الاول (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① ترجمہ ② اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق ④ یہ عبارت کس جگہ سے لی گئی ہے۔

☆ **(۱) ترجمہ:** اے اللہ تو ہماری یہ آرزو پوری کرا اور ہمیں دے دے یہ مقصود اور اپنے وسیع سائے سے ہمیں دور نہ کر اور تو ہمیں چبانے والے کے لیے گوشت کا ٹکڑا نہ بنا کیونکہ ہم نے تیری طرف دست سوال بڑھایا اور عاجزی اور بے بسی کا اقرار کیا۔

☆ **(۲) اعراب:** اَللّٰهُمَّ فَحَقِّقْ لَنَا هٰذِهِ الْمُنْيَةَ وَ اٰتِلْنَا هٰذِهِ الْبُغْيَةَ وَ لَا تُضْحِنَا عَنْ ظِلِّكَ السَّابِغِ وَ لَا تَجْعَلْنَا مُضْغَةً لِلْمَاضِغِ فَقَدْ مَدَدْنَا اِلَيْكَ يَدَ الْمَسْئَلَةِ وَ نَجْعَلُنَا بِالْاِسْتِكَانَةِ لَكَ وَالْمَسْكَنَةِ.

☆ **(۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے وابواب:**

فحقق: صیغہ واحد مذکر امر حاضر باب تفعیل۔ اتلنا: امر حاضر باب افعال۔ لاتضحنا: واحد مذکر نہی حاضر معلوم باب افعال۔ ماضغ: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل باب ضرب یضرب۔ تجعلنا: صیغہ جمع متکلم باب فتح یفتح۔ استنزلنا: صیغہ جمع متکلم ماضی معلوم باب استفعال۔

☆ **(۴) یہ عبارت کس جگہ سے لی گئی ہے:**

یہ عبارت مقدمۃ الکتاب سے لی گئی ہے۔

السوال الاول (ب) ..... یواقیت الصلات اعلق بقلبك من مواقیت الصلوٰة و مغالات الصدقات اثر عندك من موالات الصدقات و صحاف الالوان اشهی الیك من صحائف الادیان و دعابة الاقران انس لك من تلاوة القرآن.

www.Bhalli.Info

(۱) عبارت کا مطلب خیز ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگائیے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔ (۴) یہ عبارت کون سے مقامہ سے لی گئی ہے۔

الجواب الاول (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① ترجمہ ② اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق ④ عبارت کس مقامہ سے ہے۔

☆ (۱) ترجمہ: بخششوں کے موتی تیرے دل کو زیادہ محبوب ہیں اوقات نماز سے اور مہنگے مہنگے مہر زیادہ پسند ہیں تجھے پے در پے صدقہ کرنے سے اور رنگ برنگے کھانے زیادہ مرغوب ہیں تیرے لیے دینی کتابوں سے اور دوستوں سے ہنسی مذاق کرنا زیادہ پسند ہے تجھے قرآن کی تلاوت سے۔

☆ (۲) اعراب: يُوَاقِيتُ الصِّلَاتِ اَعْلَقُ بِقَلْبِكَ مِنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ وَ مُغَالَاتُ الصَّدُقَاتِ اٰثَرُ عِنْدَكَ مِنْ مُوَالَاتِ الصَّدَقَاتِ وَ صِحَافُ الْاَلْوَانِ اَشْهٰى اِلَيْكَ مِنْ صَحَائِفِ الْاَدْيَانِ وَ دُعَابَةُ الْاَقْرَانِ اٰنَسُ لَكَ مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ۔

☆ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق:

یواقیت: یاقوت کی جمع ہے قیمتی جوہر۔ الصلات: اس کا مفرد صلۃ ہے: عطیہ، انعام

اعلق: اسم تفضیل از علق (س) علقاً: اٹکنا۔

مغلاۃ: مصدر از باب مفاعلہ، مغالاۃ: قیمت بڑھا کر مہنگا کرنا۔

وغلا السعر (ن) نرخ بڑھنا۔ مہنگا ہونا۔ الصدقات: اس کا مفرد صدقۃ ہے۔ مہر نکاح۔

موالاۃ: مصدر از باب مفاعلہ: پے در پے کرنا۔ الصدقات: یہ صدقۃ کی جمع ہے بمعنی صدقہ وخیرات۔

صحاف: صحفہ کی جمع ہے: پلیٹ جس میں پانچ آدمی کھانا کھا سکیں، سب سے بڑی پلیٹ کو جفنۃ کہتے ہیں۔ دوسرے نمبر پر قصعۃ ہے جو دس آدمیوں کے لئے کافی ہو۔ تیسرے نمبر پر صحفہ ہے۔ پھر مئکلۃ ہے جس میں دو تین آدمی کھا سکیں اور پھر صحیفۃ ہے جس میں ایک آدمی کھا سکے، صحائف: صحیفۃ کی جمع ہے کتاب اس کی جمع صحف بھی آتی ہے۔

دعابۃ: مذاق ومزاح، دعب (ف) دعباً: مزاح کرنا۔ الاقران: اس کا مفرد قرن بکسر القاف ہے۔ بمعنی ہم سر، ہم عمر، اور ایک ہے قرن (قاف کے فتحہ کے ساتھ) اس کے معنی سردار، سینگ، صدی اور ہم سر کے آتے ہیں اس کی جمع قرون آتی ہے۔

☆ (۴) یہ عبارت کس مقامہ سے ہے:

مقامہ اولی صنعانیہ سے یہ عبارت لی گئی ہے۔

السوال الثانی (الف) ...... ولبثنا على ذالك برهة يشي لي كل يوم نزهة ويدرء عن قلبي شبهة الى ان جدحت يد الاملاق كاس الفراق واغراه عدم العراق بتطليق العراق ولفظته معاوز الارفاق معاوز الافاق۔

(۱) عبارت کا دل نشین ترجمہ کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگائیے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔

حل گذر چکا پرچہ ۱۴۱۹ھ میں

السوال الثانی (ب) ......

یا حبذا نضاره و نضرته　　　و حبذا مغناته و نصرته

کم امر به استتبت امرته　　　و مترف لولاه دامت حسرته

وجيش هم هزمته كرته　　　و بدرتم انزلته بدرته

و مستشيط تتلظى جمرته　　　اسر نجواه فلانت شرته

(۱) اشعار کا دل کش ترجمہ سپرد قلم کیجئے۔ (۲) تمام اشعار پر اعراب لگائیے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ (۴) اشعار میں شاعر کس چیز کی مدح کر رہا ہے۔

الجواب الثانی (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① ترجمہ ② اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق ④ اشعار میں شاعر کس چیز کی مدح کر رہا ہے۔

يَا حَبَّذَا نَضَارُهُ وَ نُضْرَتُهُ　　　وَ حَبَّذَا مَغْنَاتُهُ وَ نُصْرَتُهُ

كَمْ اٰمِرٍ بِهِ اسْتَتَبَّتْ اِمْرَتُهُ　　　وَ مُتْرَفٍ لَوْلَاهُ دَامَتْ حَسْرَتُهُ

وَ جَيْشٍ هَمٍّ هَزَمَتْهُ كَرَّتُهُ　　　وَ بَدْرِتَمٍّ اَنْزَلَتْهُ بَدْرَتُهُ

وَ مُسْتَشِيطٍ تَتَلَظّٰى جَمْرَتُهُ　　　اَسَرَّ نَجْوَاهُ فَلَانَتْ شِرَّتُهُ

☆ (۱) ترجمہ: اس کا سونا اور اس کی شادابی کس قدر اچھی ہے۔ اور کیا ہی اچھی ہے اس کی مالداری اور نصرت کتنے ہی حاکم ہیں جن کی حکومت اس کی وجہ سے قائم رہی۔ اور کتنے ہی خوشحال لوگ ہیں کہ اگر یہ نہ ہوتا ان کی حسرت رہتی ہمیشہ، کتنے ہی غم کے لشکر ہیں کہ اس کے حملے نے انہیں

www.Bhalli.Info

شکست دی۔

کتنے ہی ماہ کامل ہیں جن کو اس کی تھیلی نے اتارا۔ کتنے ہی ایسے غضبناک ہیں جن کا انگارہ بھڑکتا ہے۔ اس نے چپکے سے سرگوشی کی تو ان کی تیزی نرم ہوگئی۔ (اور غصہ ختم ہوگیا)

☆ (۳) **خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق:**

حبذا: افعال مدح میں سے ہے، حب باب کرم سے فعل ماضی ہے "ذا" اسم اشارہ اس کے لئے فاعل ہے اور نضارۃ مخصوص بالمدح ہے۔ نضار: نضرۃ کی جمع ہے: خالص سونا

نضرۃ: شادابی نضر (ن س ك) نضرۃ نضوراً و نضارۃ: شاداب ہونا۔

مغناۃ: یہ میم کے فتحہ اور ضمہ دونوں کے ساتھ ہے بمعنی غنی کردینا، قائم مقام ہونا، کہتے ہیں۔ اغنیت مغناۃ فلان: میں فلاں کا قائم مقام بنا۔

استتبت الامر: کام کا درست ہونا، قائم رہنا، تب (ض) تباً و تبیباً: ہلاک ہونا، لازم اور متعدی،

کرۃ: حملہ کر (ن) کروراً۔ لوٹنا، پیچھے ہٹنا، کر علیہ حملہ کرنا، ٹوٹ پڑنا

بدر: چودھویں رات کا چاند جمع بدور۔ بدر تم: ماہ تمام، بدرۃ: اس تھیلے کو کہتے ہیں جس میں دس ہزار درہم سما سکیں، جمع: بدر۔

تتلظی: باب تفعل سے مؤنث غائب مضارع کا صیغہ ہے: بھڑکنا ولظی (س) لظیً کے بھی یہی معنی ہیں۔

☆ (۴) **اشعار میں شاعر کس چیز کی مدح کر رہا ہے:**

شاعر ان اشعار میں دینار کی مدح کر رہا ہے کیونکہ اس نے لالچ دیا کہ اگر تم اس کی تعریف میں کوئی شعر سنا دو تو یہ تمہارے ہیں لہٰذا اس نے گیارہ اشعار اس کی تعریف میں کہہ ڈالے۔

السوال الثالث (الف) ...... **اخبر الحارث بن همام قال ظعنت الی دمیاط عام هیاط و میاط و انا یومئذ مرموق الرخاء موموق الاخاء اسحب مطارف الثراء و اجتلی معارف السراء فرافقت صحبا قد شقوا عصا الشقاق و ارتضعوا افاويق الوفاق.**

(۱) عبارت کا سلیس ترجمہ قلم بند کیجئے۔ (۲) عبارت پر اعراب لگایئے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔ (۴) حارث بن ہمام سے کون مراد ہے۔

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① ترجمہ ② اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق ④ حارث بن ہمام سے مراد۔

☆ (۱) **ترجمہ:** حارث بن ہمام نے خبر دی ہے یہ کہتے ہوئے کہ میں نے سختی اور قحط والے سال دمیاط کی طرف کوچ کیا۔ اور اس وقت میں خوشحالی میں منظور نظر بھائی چارے کے لئے محبوب تھا۔ مالداری کی منقش چادروں کو کھینچتا اور مسرت کے چہرے کے محاسن (اور خوبیوں) کو دیکھتا تھا۔ چنانچہ میں نے ایسے ساتھیوں کی رفاقت کی جنہوں نے مخالفت کی لاٹھی پھاڑ دی تھی (کسی قسم کی مخالفت و بغاوت ان میں نہ تھی) اور انہوں نے موافقت کا دودھ پیا تھا۔

☆ (۲) **اعراب:** اَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ ظَعَنْتُ اِلٰی دِمْيَاطِ عَامَ هَيَاطٍ وَّ مِيَاطٍ وَّ اَنَا يَوْمَئِذٍ مَرْمُوْقُ الرَّخَاءِ مَوْمُوْقُ الْاِخَاءِ اَسْحَبُ مَطَارِفَ الثَّرَاءِ وَ اَجْتَلِيْ مَعَارِفَ السَّرَّاءِ فَرَافَقْتُ صَحْبًا قَدْ شَقُّوْا عَصَا الشِّقَاقِ وَ ارْتَضَعُوْا اَفَاوِيْقَ الْوِفَاقِ.

☆ (۳) **خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق:**

ظعنت: ظعن الیہ (ف) ظعناً: اس کی طرف نکلنا۔ ظعن منہ: اس سے نکلنا کوچ کرنا۔

مرموق باب نصر سے صیغہ اسم مفعول ہے۔ رمقہ (ن) رمقاً: دیکھنا، صلہ میں الی بھی استعمال کرتے ہیں رمق الیہ: ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا، دیر تک دیکھنا۔ مرموق: قابل لحاظ، ممتاز، جس کی طرف دیکھا جائے۔

موموق باب حسب یحسب سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ بمعنی محبوب محبت کرنا۔

مطارف، مطرف کی جمع ہے میم کے ضمہ اور کسرہ دونوں کے ساتھ ہے، اس چادر اور کپڑے کو کہتے ہیں جس پر نقش و نگار کا کام ہوا ہو۔

معارف: معرف را کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ کی جمع ہے، چہرے کے محاسن کو کہتے ہیں۔

افاویق: "جمع فیقة، اس دودھ کا نام ہے جو تھن کو ایک مرتبہ دوہنے کے بعد اس میں جمع ہو جاتا ہے الوفاق: باب مفاعلہ سے مصدر ہے موافقت کرنا، مجرد میں حسب سے ہے۔ وفق (ح) موافق ہونا۔ وافق علی: منظور کرنا۔ وافق علی مشروع قانون: بل پاس کرنا۔ وافق علی الطلب: درخواست منظور کرنا۔ وافق علی الاقتراح: تجویز منظور کرنا۔

☆ (۴) حارث بن ہمام سے مراد: اس کا حل پرچہ ۱۴۳۲ھ میں ملاحظہ فرمائیں۔

السوال الثالث (ب) ......

www.Bhalli.Info

يامن تظنى السراب ماه — لما رويت الذى رويت
ماخلت أن يستسر مكرى — وأن يخيل الذى عنيت
والله ما برة بعرسى — ولا ابن لى به اكتنيت
وان لى فنون سحر — أبدعت فيها وما اقتديت

(۱) اشعار کا عمدہ ترجمہ کیجئے۔ (۲) اشعار پر اعراب لگائیے۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

الجواب الثالث (ب) حل گذر چکا ملاحظہ فرمائیں۔ پرچہ ۱۴۲۵ھ میں

تم بحمد الله

میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں ان کے دامن کے لئے

انت حسبی انت ربی انت نعم الوکیل

بحمد اللہ آج ...... ربیع الثانی ۱۴۳۰ ہجری
مطابق 15 اپریل 2009 بروز بدھ 9:00 بجے شب
پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ قارئین کے لئے اسے نافع بنائے
اور ہمارے لئے ذریعہ نجات۔ آمین ثم آمین۔
امین کھوکھر

الورقة الاولى ...... فى التفسير ...... وفاق المدارس العربية باكستان شعبان ۱۴۳۰ھ

السؤال الأول (الف) و اذ قلنا للملئكة اسجدوا لأدم فسجدو الا ابليس ابىٰ و استكبر و كان من الكفرين. و قلنا يادم اسكن انت و زوجك الجنته و كلا منها رغدا حيث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة فتكون من الظلمين.

الجواب الاول (الف) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں۔

① دونوں آیتوں کا ترجمہ ② دونوں آیتوں کی مختصر تفسیر ③ غیر اللہ کے لئے تعظیمی سجدے کا جواز و عدم جواز کی بحث ④ آدم علیہ السلام کو فرشتوں کے سجدہ کی وجہ ⑤ ھذہ الشجرۃ سے درخت کی مراد۔

☆ (۱) ترجمہ: (آیت نمبر ۱) اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتے) سجدے میں گر پڑے۔ مگر ابلیس اس نے نہ مانا اور تکبر کیا اور وہ (شیطان) کافروں میں سے۔ (ترجمہ: آیت نمبر ۲) اور ہم نے کہا اے آدم تو اور تیری عورت رہا کر جنت میں اور کھاؤ اس میں جو چاہو۔ جہاں کہیں سے چاہو۔ اور اس درخت کے پاس مت جاؤ۔ پھر تم ہو جاؤ گے ظالم۔

☆ (۲) دونوں آیتوں کی مختصر تفسیر:

پہلی آیت کی تفسیر: جب حضرت آدم علیہ السلام کی بذریعہ علوم خاصہ برتری و فضیلت ظاہر ہو چکی اور یہ امر بھی ثابت ہو گیا کہ خلافت الہیہ کے لئے جن علوم کی ضرورت ہے وہ حضرت آدم علیہ السلام میں بدرجہ اتم موجود ہیں اور ان علوم میں سے ملائکہ کو بعض علوم اور جنات کو بہت ہی کم علوم حاصل ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت و مرضی کے پیش نظر غیر کاملوں سے اس کامل (آدم) کی ایسی تعظیم کرائی جائے کہ عملاً بھی یہ امر ظاہر ہو جائے کہ یہ (آدم) ان دونوں (جنات و ملائکہ) سے کامل و جامع ہے۔ جب یہ دونوں غیر کامل اپنے سے کامل (آدم) کی تعظیم کر رہے ہیں اور زبان حال سے گواہی دے رہے ہیں کہ جو علوم خاصہ پرمبنی اوصاف ہمارے (جنات و فرشتوں) کے اندر الگ الگ موجود ہیں وہ اس کامل (آدم) میں یکجا پائے جاتے ہیں۔ اس لئے جو تعظیمی عمل تجویز کیا گیا آیت مذکورہ میں اسے بیان کیا گیا ہے کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں۔ سوائے ابلیس کے۔ تمام فرشتوں نے بحکم الٰہی آدم علیہ السلام کو سجدہ کر کے حضرت آدم علیہ السلام کی برتری کو تسلیم کیا۔

دوسری آیت کی مختصر تفسیر: حضرت آدم علیہ السلام کی برتری و فضیلت اور بعد از سجدۂ تعظیمی حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی رہائش کا تعین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا گیا کہ تم دونوں میاں بیوی جنت میں قیام کرو۔ اور بغیر کسی محنت و مشقت کے جنت میں موجود نعمت و رزق جو بصورت پھل وغیرہ استعمال کرو۔ اور مخصوص درخت کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے نہ کھاؤ۔ اور بطور تاکید ولا تقربا۔ کا لفظ استعمال کر کے شجرہ ممنوعہ کے قریب جانے سے بھی منع کر دیا۔

www.Bhalli.Info

اس (ممنوعہ شجر) کے پاس نہ جانے سے مراد بھی ہے۔ اسے (شجر ممنوعہ) کھانے کے لئے اس کے پاس نہ جاؤ۔ ورنہ بصورت دیگر تم دونوں (آدمؑ وحوا) ظالموں میں شمار ہو گے۔ انبیاءؑ کی طرف ظلم کی نسبت سے نامناسب فعل مراد ہے۔

☆ (۳) غیر اللہ کے لئے تعظیمی سجدے کا جواز و عدم جواز کی بحث:

حضرت امام جصاصؒ احکام القرآن میں فرماتے ہیں کہ گزشتہ شریعتوں میں سجدہ تعظیمی جائز تھا۔ اور شریعت محمدیہ میں سجدہ تعظیمی منسوخ ہو گیا ہے۔ چونکہ اصل کفر وشرک اور غیر اللہ کی عبادت اصول ایمان کے خلاف ہے وہ (کفر وشرک) کبھی بھی کسی شریعت میں کسی قسم کا جواز نہیں رکھتے۔ لیکن کچھ افعال واعمال ایسے ہیں جو اپنی ذات میں کفر وشرک نہیں۔ مگر لوگوں کی جہالت اور غفلت سے وہ افعال شرک کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ چنانچہ ایسے افعال کو پچھلی شریعتوں میں مطلقاً منع نہیں کیا گیا بلکہ ان (افعال) کو ذریعہ شرک بنانے سے روکا گیا ہے۔ سجدہ تعظیمی پچھلی شریعتوں میں جائز تھا۔ جیسا کہ آیت قرآنی (من محاریب وتماثیل) سے واضح ہے۔ آخر کار لوگوں کی جہالت سے سجدہ تعظیمی وغیرہ شرک اور بت پرستی کا ذریعہ بن گئیں۔ اور اسی راستے (سجدہ تعظیمی) سے انبیاء علیہم السلام کے دین وشریعت میں تحریف ہو گئی۔ پھر دوسرے انبیاء وشرائع کے باعث یہ (سجدہ تعظیمی وغیرہ) مٹا دیئے جاتے تھے۔ اب چونکہ رسول علیہ السلام کی شریعت محمدیہ آخری شریعت ہے اس لئے اس شریعت محمدیہ میں سجدہ تعظیمی سمیت تمام شائبہ شرک کو ناجائز وحرام قرار دیا گیا۔ یہاں ایک شبہ ہوتا ہے کہ شریعت محمدیہ میں سجدہ تعظیمی کے عدم جواز کی کوئی ظاہری دلیل معلوم نہیں ہوتی۔ تو اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ رسول اقدس ﷺ کی مشہور اور متواتر احادیث سے سجدہ تعظیمی کی حرمت وعدم جواز ثابت ہے۔ جو کہ بیس صحابہ کرام سے مروی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ اگر سجدہ تعظیمی جائز ہوتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب تدریب الراوی میں ہے کہ جس حدیث کو دس صحابہ کرامؓ روایت کر دیں تو وہ حدیث متواتر ہو جاتی ہے۔ جو قرآن کی طرح قطعی ہے۔ اور مذکورہ حدیث کو بیس صحابہ کرامؓ نے نقل کیا ہے۔ چنانچہ اس حدیث کے متواتر ہونے پر شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

☆ (۴) آدم علیہ السلام کو فرشتوں کے سجدہ کی وجہ:

① اسجدوا لآدم میں لام بمعنی الی جس کا معنی ہے آدم علیہ السلام کی طرف سجدہ کرو۔ اس لحاظ سے اصل سجدہ تو اللہ تعالیٰ کو تھا اور آدم کو تھا اور آدمؑ کی حیثیت قبلہ کی تھی۔ ② چونکہ آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے دیا تھا۔ اس لئے فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری کی نہ کہ آدم علیہ السلام کی حیثیت وحقیقت پیش نظر تھا۔ ③ جب یہ واقعہ پیش آیا اس وقت کفر وشرک نام کی کوئی چیز موجود نہ تھی اور فرشتے اپنے مادہ کے اعتبار سے خیر ہی خیر ہیں۔ ان (فرشتوں) سے کفر و

شرک کا گمان ہی ممکن نہیں لہٰذا آدم کو فرشتوں کا سجدہ تعظیمی کرنا کفر وشرک متصور نہ ہوگا۔ ④ شریعت محمدیہ سے قبل جتنی شریعتیں تھیں ان میں سجدہ تعظیمی جائز تھا اس لئے فرشتے بحکم الٰہی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کرنے کے مکلف تھے۔ اس لئے فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کیا تھا۔

☆ (۵) هذه الشجرة سے درخت کی مراد:

شجرہ ممنوعہ سے کون سا درخت مراد ہے۔ قرآن مجید میں ممنوعہ درخت کو متعین نہیں کیا گیا اور نہ ہی کسی حدیث سے یہ ثابت ہے۔ ممنوعہ درخت سے کس درخت کا تعین ہے۔ البتہ ائمہ تفسیر میں سے کسی نے گندم کا درخت، کسی نے انگور کا درخت اور کسی نے انجیر کا درخت متعین کیا ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ جس کو قرآن وحدیث نے متعین نہیں کیا مبہم چھوڑ دیا ہے اسے (شجر ممنوعہ) کو متعین کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ (قرطبی معارف القرآن ج ا ص۱۹۲)

السؤال الأول (ب) قل للذين كفروا ستغلبون وتحشرون الى جهنم، وبئس المهاد. قد كان لكم اية في فئتين التقتا، فئة تقاتل في سبيل الله واخرى كافرة يرونهم مثليهم راى العين، و الله يؤيد بنصره من يشاء، ان في ذلك لعبرة لاولي الابصار.

الجواب الاول (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① دونوں آیتوں کا بامحاورہ ترجمہ ② دونوں آیتوں کا شان نزول ③ پہلی آیت میں مخصوص کافر مراد ہیں یا دنیا بھر کے کافر ④ یہ آیتیں کونسے غزوے سے تعلق رکھتی ہیں۔

☆ (۱) ترجمہ: ا۔ ان کفر کرنے والوں سے یوں فرما دیجئے کہ اب (عنقریب) تم مغلوب ہو گے۔ اور ہانکے جاؤ گے دوزخ کی طرف اور کیا برا ٹھکانا ہے۔ ۲۔ بلاشبہ تمہارے سامنے ایک نمونہ گزر چکا ہے دو فوجوں میں جن میں مقابلہ ہوا۔ ایک فوج جو اللہ کے راستے میں لڑتی ہے اور دوسری فوج کافروں کی ہے۔ یہ اپنے سے دو چند آنکھوں سے صریح دیکھتے ہیں۔ اور اللہ جس کو چاہے اپنی مدد کا زور دیتا ہے۔ اسی میں دیکھنے والوں کو عبرت ہے۔

☆ (۲) شان نزول: یہ دونوں آیات جنگ بدر کی کیفیت بیان کرنے کے لئے نازل ہوئی ہیں۔ جنگ بدر میں کفار کی نفری ایک ہزار تھی۔ کفار کے پاس سات سو اونٹ اور ایک سو گھوڑے تھے۔ اور دوسری طرف مسلمان مجاہدین کی صرف تین سو سے کچھ اوپر کی تعداد تھی جن کے پاس کل ستر اونٹ، دو گھوڑے، چھ زرہیں اور آٹھ تلواریں تھیں۔ لطف کی بات یہ کہ ہر ایک فریق کو حریف مقابل اپنے سے دو گنا نظر آتا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ کفار کے دل مسلمانوں کی کثرت کا تصور کر کے مرعوب ہو رہے تھے۔ اور مسلمان اپنے دوگنی تعداد دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے۔

www.Bhalli.Info

☆ (۳) پہلی آیت میں مخصوص کافر مراد ہیں یا دنیا بھر کے کافر:

پہلی آیت میں دنیا بھر کے کفار مراد نہیں ہیں بلکہ اس وقت کے مخصوص مشرکین و یہود ہیں چنانچہ مشرکین کو قتل و قید اور یہودیوں کو قتل و قید کے ساتھ ساتھ جزیہ اور جلاوطنی کے ذریعے مغلوب کیا گیا۔

☆ (۴) یہ آیتیں کونسے غزوے سے تعلق رکھتی ہیں:

مذکورہ دونوں آیتوں کا تعلق غزوہ بدر کے ساتھ ہے۔

السؤال الثاني (الف) الم تر الی الذین یزعمون انھم امنوا بما انزل الیک و ما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ، و یرید الشیطن ان یضلھم ضللا بعیدا (۶۰) و اذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول رایت المنفقین یصدون عنک صدودا. سورۃ نساء # 60 + 61

الجواب الثاني (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① دونوں آیتوں کا ترجمہ ② مذکورہ دونوں آیتوں کا شان نزول ③ مذکورہ دونوں آیات کی تفسیر

☆ (۱) ترجمہ: کیا تو نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ اس پر ایمان لائے ہیں جو تیری طرف نازل ہوئی (قرآن)۔ اور جو تجھ سے پہلے (تورات) نازل ہوئی۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنا مقدمہ (قضیہ) شیطان کی طرف لے جائیں۔ اور انہیں حکم ہو چکا ہے کہ اس کو نہ مانیں۔ اور آؤ جو اس نے نازل کیا ہے۔ اور رسول کی طرف تو دیکھے تو منافقوں کو کہ ہٹتے ہیں تجھ سے رک کر۔

☆ (۲) شان نزول: ان دونوں آیات کے شان نزول کا ایک خاص واقعہ ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ بشر نام کا ایک منافق تھا۔ اس کا ایک یہودی سے جھگڑا ہو گیا۔ یہودی نے کہا کہ محمد ﷺ کے پاس چل۔ ان سے فیصلہ کرائیں۔ مگر بشر نامی محمد ﷺ کے پاس فیصلہ کرانے کے لئے نہ مانا بلکہ کعب بن اشرف یہودیوں کا سردار اور رسول علیہ السلام اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا۔ باہمی گفتگو کے بعد بالآخر یہ دونوں رسول علیہ السلام کے پاس فیصلہ کرانے پر رضامند ہو گئے۔ رسول علیہ السلام نے معاملے کی تحقیق فرمانے کے بعد یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اور بشر نامی (منافق جو بظاہر مسلمان تھا) اسے ناکام کر دیا۔ لیکن وہ (منافق بشر) اس پر راضی نہ ہوا۔ اس نے ایک نئی راہ نکالتے ہوئے حضرت عمرؓ بن خطاب کے ہاں فیصلہ کرانے کے لئے یہودی کو رضامند کر لیا۔ جب یہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر حضرت عمرؓ کے پاس گئے تو یہودی نے پورا واقعہ بیان کیا۔ اور کہا کہ اس مقدمے کا فیصلہ رسول علیہ السلام فرما چکے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے بشر نامی ظاہری مسلمان باطنی کافر (منافق) سے پوچھا اور اس نے اقرار کیا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں آتا ہوں۔ اپنے گھر تشریف لے گئے اور ایک تلوار لے آئے۔ اور اس منافق کا سر قلم کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص رسول علیہ السلام کے فیصلے پر

راضی نہ ہو اس کا یہی فیصلہ ہے۔ چونکہ مقتول منافق کے ورثاء نے حضرت عمرؓ کے خلاف قصاص کا دعویٰ کیا اور بشر نامی مقتول (منافق) کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے اس کفر کی عملی و قولی تاویلات پیش کیں۔ مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے معاملے کی اصل حقیقت اور مقتول کا منافق ہونا ثابت کر کے حضرت عمرؓ کو بری کر دیا۔

☆ (۳) تفسیر: پہلی آیت میں ارشاد ہوا کہ اس شخص کو دیکھو جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں پہلی کتابوں (تورات و انجیل) پر ایمان لایا تھا اور آپ علیہ السلام پر جو کتاب (قرآن) نازل ہوئی ہے اس پر بھی ایمان لاتا ہوں۔ یعنی پہلے میں اہل کتاب تھا۔ پھر میں مسلمانوں میں داخل ہو گیا۔ لیکن اس کا مسلمانوں میں داخل ہونا زبانی کلامی ہے۔ دل میں وہی کفر بھرا ہوا ہے۔ جو جھگڑے کے وقت ظاہر ہو گیا۔ کہ آنحضرت ﷺ کو چھوڑ کر کعب بن اشرف کی طرف رجوع کرنے کی تجویز پیش کیا۔ اور بعد ازاں رسول علیہ السلام کے ایک واضح اور مبنی برحق فیصلے پر وہ راضی نہ ہوا۔ آیت مذکورہ کی رو سے شیطان کو طاغوت کہا جاتا ہے۔ اور کعب بن اشرف کی طرف مقدمہ لے جانے کو شیطان کی طرف لے جانا قرار دیا گیا ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔ ۱۔ کعب بن اشرف خود شیطان تھا۔ ۲۔ شرعی فیصلے کو چھوڑ کر خلاف شریعت فیصلے کی طرف رجوع کرنا شیطان ہی کی تعلیم ہو سکتی ہے۔ اس کا اتباع کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے شیطان کے پاس مقدمہ لے جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے آیت مذکورہ کے آخر میں ہدایت فرما دی کہ جو شخص شیطان کی پیروی کرے گا تو شیطان اس کو دور دراز کی گمراہی میں مبتلا کر دے گا۔ دوسری آیت میں بتایا گیا ہے کہ باہمی اختلاف و خصومت کے وقت رسول اقدس ﷺ کے شرعی فیصلے سے منہ موڑنا (اعراض کرنا) کسی مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کا کام کرنے والا منافق ہی ہو سکتا ہے۔ اور جب اس منافق کا کفر عملی طور پر اس طرح کھل گیا تو رسول علیہ السلام کے فیصلے پر راضی نہ ہوا تو حضرت عمرؓ کا اسے قتل کرنا صحیح ہو گیا۔ کیونکہ اب وہ منافق نہ رہا بلکہ کھلم کھلا کافر ہو گیا۔ اس لئے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان سے کہا جائے کہ آؤ اس حکم کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اور اس کے رسول کی طرف تو یہ منافق لوگ آپ ﷺ کی طرف آنے سے رک جاتے ہیں۔ سورۃ مائدہ # 51+52

السؤال الثاني (ب) یایھا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود والنصری اولیاء. بعضھم اولیاء بعض، و من یتولھم منکم فانہ منھم، ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین. فتری الذین فی قلوبھم مرض یسارعون فیھم یقولون نخشی ان تصیبنا دائرۃ، فعسی اللہ ان یاتی بالفتح او امر من عندہ فیصبحوا علی ما اسروا فی انفسھم ندمین.

الجواب الثاني (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① مذکورہ آیات مقدسہ کا ترجمہ ② مذکورہ آیات مبارکہ کا شان نزول ③ مذکورہ آیات شریفہ کی تفسیر

www.Bhalli.Info

☆ (۱) **ترجمہ:** اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو کوئی تم میں سے ان سے دوستی کرے گا وہ انہی سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ اب تو ان کو دیکھے گا جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے وہ ان میں دوڑ کر ملتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے کوئی فتح یا حکم ظاہر فرما دے تو اپنے جی میں چھپی ہوئی بات پر پچھتانے لگیں۔

☆ (۲) **شانِ نزول:** ابن جریرؒ نے بروایت عکرمہؓ بیان کیا ہے کہ یہ آیت ایک خاص وقت میں نازل ہوئی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ رسول علیہ السلام نے مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہونے کے بعد اطراف مدینہ کے یہودیوں اور نصاریٰ (عیسائیوں) سے اس امر پر ایک معاہدہ کیا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف نہ خود جنگ کریں گے اور نہ ان کسی جنگ کرنے والی قوم کی امداد کریں گے۔ بلکہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔ اسی طرح مسلمان بھی ان لوگوں سے جنگ نہیں کریں گے۔ اور نہ ان کے خلاف کسی قوم کی امداد کریں گے۔ بلکہ مخالف کا مقابلہ کریں گے۔ کچھ عرصہ تک جانبین سے یہ معاہدہ قائم رہا۔ لیکن یہودی اپنی سازشی فطرت اور اسلام دشمن طبیعت کی وجہ سے اس معاہدے پر زیادہ دیر قائم نہ رہ سکے۔ اور مشرکین مکہ کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف سازش کر کے انہیں اپنے قلعہ میں بلانے کے لئے خط لکھ دیا۔ جب رسول علیہ السلام پر اس سازش کا انکشاف ہوا تو آپ ﷺ نے ان کے مقابلے کے لئے مجاہدین کا ایک دستہ بھیج دیا۔ بنو قریظہ کے یہودی ایک طرف تو مشرکین مکہ سے یہ سازش کر رہے تھے اور دوسری طرف مسلمانوں میں گھسے ہوئے بہت سے (لوگ) مسلمانوں سے دوستی کے معاہدے کئے ہوئے تھے۔ اور اس طرح اہل اسلام کے خلاف مشرکین مکہ کے لئے جاسوسی کا کام دیتے تھے۔ اس لئے یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی۔ جس نے مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کی گہری دوستی سے روک دیا تا کہ مسلمانوں کی خاص خبریں معلوم نہ کر سکیں۔

☆ (۳) **تفسیر:** مذکورہ آیات میں تین اہم اصولی مضامین بیان کئے گئے ہیں۔ اور یہ اصولی مضامین مسلمانوں کی اجتماعی اور ملی وحدت کا درس دیتے ہیں۔

پہلا اہم اصولی مضمون: مسلمان غیر مسلموں سے رواداری و عدل و انصاف، ہمدردی اور احسان و سلوک سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن ان (غیر مسلموں) سے ایسی گہری دوستی و خلط ملط جس سے اسلام کے امتیازی نشانات گڈمڈ ہو جائیں یا مٹا دیے جائیں۔ (جیسا کہ سانحہ لال مسجد وغیرہ) یہی وہ مسئلہ ہے جسے ترک موالات کہا جاتا ہے۔

دوسرا اہم اصولی مضمون: اگر کسی وقت کسی مقام پر کوئی مسلمان مذکورہ قانون سے ہٹ کر غیر مسلموں سے ایسا خلط ملط کر لیں تو یہ نہ سمجھا جائے کہ اس سے اسلام کو کوئی نقصان پہنچے گا۔ کیونکہ اسلام کی

حفاظت و بقاء کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ چنانچہ اسلام اپنے شعائر سمیت زندہ و تابندہ رہے گا۔ اگر کوئی قوم شرعی حدود توڑ کر اسلام کو ترک کر دے تو اللہ تعالیٰ کسی دوسری قوم کو اسلام کے اصول و قوانین کے قیام کی غرض سے کھڑا کر دے گا اور حدود شرعیہ توڑنے والی قوم کو تہس نہس کر دے گا۔

تیسرا اہم اصولی مضمون: جتنی پہلو معلوم ہونے کے بعد مسلمان کی گہری دوستی اللہ تعالیٰ و رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ایمان والوں کے ساتھ ہی ہونی چاہئے یا ہو سکتی ہے۔ ورنہ اس کے برعکس جو شخص اہل ایمان و اسلام میں سے ان (یہود و نصاریٰ) کے ساتھ دوستی کرے گا تو وہ کسی خاص مناسبت کے اعتبار سے ان ہی (یہود و نصاریٰ) میں سے ہوگا۔ یہ یقینی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ کفار و مشرکین سے دوستی کرنے والوں کو اس امر کی سمجھ ہی نہیں دیتے کہ وہ لوگ کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ سے دوستی کر کے ان کی دوستی میں غرق ہو کر خود اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ چونکہ ایسے لوگوں کو اپنے نقصان کی سمجھ بوجھ نہیں ہوتی اس لئے ان کے دلوں میں منافقت کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ لوگ کفار و مشرکین کے ساتھ اپنی دوستی قائم رکھنے کے لئے نہ صرف کفار و مشرکین کی صفوں میں شامل ہوتے ہیں بلکہ ان (یہود و نصاریٰ) سے دوستی برقرار رکھنے کے جواز پر مختلف حیلے بہانے تراشتے ہیں۔

السؤال الثالث (الف) وسئلهم عن القرية التى كانت حاضرة البحر. اذ يعدون فى السبت اذتاتيهم حيتانهم يوم سبتهم شرعا ويوم لا يسبتون لا تاتيهم كذلك نبلوهم بما كانوا يفسقون. واذ قالت امة منهم لم تعظون قوما الله مهلكهم او معذبهم عذابا شديدا، قالوا معذرة الى ربكم ولعلهم يتقون. سورۃ اعراف # 163 + 164

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ آیات کا ترجمہ ② اصحاب ایلہ کا پورا واقعہ بیان کریں ③ اصحاب ایلہ کا واقعہ کون سے پیغمبر کے زمانہ میں پیش آیا ④ ایلہ کا شہر کہاں واقع ہے

☆ (۱) **ترجمہ:** اور پوچھ ان سے اس بستی کا حال جو دریا کے کنارے پر تھی جب وہ لوگ حد سے بڑھنے لگے ہفتہ کے حکم میں۔ جب ان کے پاس مچھلیاں آنے لگیں۔ ہفتے کے دن پانی کے اوپر۔ اور جس دن ہفتہ نہ ہو تو (مچھلیاں) نہ آتی تھیں۔ اس طرح ہم نے ان کو آزمایا۔ اس لئے کہ وہ نافرمان تھے۔ اور جب ان میں سے ایک فرقے نے کہا۔ کیوں ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ یا ان کو سخت عذاب دے۔ انہوں نے الزام اتارنے کی غرض سے کہ۔ تمہارے پاس تمہارے آگے اور اس لئے شاید وہ ڈریں۔

www.Bhalli.Info

☆ (۲) اصحاب ایلہ کا واقعہ:

بنی اسرائیل کے لئے ہفتے کا دن قابل احترام اور عبادت کے لئے مقرر تھا۔ اور ہفتے کے دن مچھلی کا شکار بھی ممنوع تھا۔ یہ لوگ سمندر کے کنارے آباد تھے۔ اور مچھلی کے شوقین تھے۔ ان لوگوں نے اس حکم کو نہ مانا۔ اور مچھلیوں کا شکار (ہفتے کے دن بھی) کرتے تھے۔ لیکن اس نافرمانی کے جواز کی یہ تدبیر اختیار کی کہ ہفتے کے دن مچھلی کی دم میں ایک ڈورا پھندے کی صورت میں باندھ کر دریا میں چھوڑ دیتے تھے۔ اور یہ ڈورا زمین پر کسی چیز سے باندھ دیتے تھے پھر اتوار کے دن اسے پکڑ کر کھا لیتے تھے۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ یہودی لوگ نے پہلے پہل تو اس طرح حیلے بہانوں کے ذریعے مچھلی پکڑتے تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ (ہفتے کے دن) کھلے عام مچھلی کا شکار کھیلنے لگے۔ ان لوگوں میں دو جماعتیں ہوگئیں۔ ا۔ علماء وصلحاء کی جماعت جنہوں نے نافرمانوں کو ایسا کرنے سے منع کیا لیکن وہ لوگ باز نہ آئے۔ تو انہوں (علماء وصلحاء) نے ان سے برادرانہ تعلقات ختم کر دیے۔ ۲۔ وہ لوگ جو نافرمان تھے اور ہفتے کے دن بلا جھجک سرعام مچھلی کا شکار کھیلتے تھے۔ چنانچہ اس بستی کے دو حصے ہوگئے۔ ایک دن فرمانبردار (علماء وصلحاء) کو یہ محسوس ہوا کہ بستی کے جس حصے میں نافرمان لوگ رہتے ہیں وہاں بالکل خاموشی اور سناٹا طاری ہے۔ جب انہوں نے (علماء وصلحاء) نے جا کر دیکھا تو بروایت قتادہ جوان بندر اور بوڑھے خنزیر کی صورت میں مسخ ہو چکے تھے۔ اور مسخ شدہ بندر اپنے رشتے داروں کو پہچانتے تھے اور ان کے قریب آ کر روتے تھے۔

☆ (۳) اصحاب ایلہ کا واقعہ کون سے پیغمبر کے زمانہ میں پیش آیا:

اصحاب ایلہ کا مذکورہ واقعہ حضرت داؤد علیہ السلام کے دور میں پیش آیا۔ (معارف القرآن از مفتی محمد شفیع ص ۳۳۲ ج ۱)

☆ (۴) ایلہ کا شہر کہاں واقع ہے:

ایلہ کا شہر دریائے مشور (نیل) مصر میں واقع ہے۔ سورۃ توبہ آیت 60

السؤال الثالث (ب) انما الصدقت للفقراء والمسٰكين والعاملين والمؤلفة قلوبهم وفي الرقاب والغارمين وفي سبيل الله وابن السبيل فريضة من الله. والله عليم حكيم.

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ آیت کا ترجمہ ② مذکورہ آیت کی تفسیر ③ مذکورہ آیت میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ④ بالخصوص ائمہ اربعہ کے نزدیک مؤلفۃ القلوب کو زکوٰۃ دینے کا حکم باقی ہے یا منسوخ

☆ (۱) ترجمہ: زکوٰۃ تو صرف غریبوں اور محتاجوں کا اور زکوٰۃ کے کام پر جانے والوں کا اور جن کی دلجوئی کرنا مقصود (منظور) ہے۔ اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور جو تاوان ادا کریں۔ اور اللہ

کی راہ میں (مجاہدین کو سامان جہاد) اور مسافروں کی (امداد) میں۔ یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔

☆ (۲) تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات (انسان وحیوان) کو رزق دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنی حکمت بالغہ سے سب کو رزق میں برابر نہیں کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ ایسا کر دیتے تو غنی وفقیر میں فرق نہ رہتا۔ اس میں انسان کی اخلاقی تربیت اور نظام عالم سے متعلق بہت سی حکمتیں ہیں۔ اسی حکمت کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے کسی کو مالدار بنا دیا اور کسی کو فقیر بنا دیا۔ پھر مالداروں کے مال میں فقراء اور غرباء کا حصہ مقرر کر دیا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ مالداروں کے مال میں جو صدقہ نکالنے کا حکم دیا گیا ہے وہ کسی مستحق پر مالدار کا کوئی احسان نہیں ہے۔ بلکہ فقراء کا حق ہے۔ جسے ادا کرنا مالداروں کی ذمہ داری ہے۔ اور یہ حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین ومقرر ہے۔ یہ نہیں کہ جس کا جی چاہے اس میں کمی بیشی کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے مقرر کردہ حق کی مقدار بیان کرنے کا رسول علیہ السلام کے سپرد کیا ہے۔ اس میں کسی ملک یا کسی زمانے میں کسی کو کمی بیشی یا تبدیلی کا کوئی حق نہیں۔ زکوٰۃ کے نصابوں کا تعین اور زکوٰۃ کی مقدار کا حکم ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں ہوا۔ صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے کہ اس آیت میں صدقہ واجبہ ہے جو نماز کی طرح مسلمانوں پر فرض ان مصارف کو بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس آیت میں جو مصارف بیان کئے گئے ہیں وہ فرض صدقات کے مصارف ہیں۔ نفلی صدقات میں روایات کی تصریحات کی بناء پر بہت وسعت ہے۔ وہ ان آٹھ مصارف میں منحصر نہیں ہیں۔ اس آیت کا آغاز انما کے لفظ سے ہوا ہے۔ انما کا لفظ حصر اور انحصار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صدقات کے آٹھ مصارف تمام کے تمام صدقات واجبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جنہیں صرف انہیں (آٹھ مصارف) میں خرچ ہونا چاہئے۔ ان کے علاوہ کسی دوسرے مصرف خیر میں یہ صدقات واجبہ خرچ نہیں ہو سکتے۔ اس آیت میں دوسرا لفظ صدقات ہے جو صدقہ کی جمع ہے۔ صدقہ کا لغوی معنی وہ مال کا جزء یا حصہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کیا جائے۔ بقول قرطبیؒ قرآن مجید میں مطلق صدقہ سے صدقہ فرض ہی مراد ہوتا ہے۔ اور احادیث مبارکہ میں ہر نیک کام کے لئے صدقہ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ مذکورہ آیت میں تیسرا لفظ للفقراء ہے اور اس کے شروع میں لام ہے جو تخصیص کے لئے ہے۔ اس لئے اس جملے (انما الصدقات للفقراء) کے معنی یہ ہیں کہ تمام صدقات صرف انہی لوگوں کا حق ہے جو آٹھ مصارف میں بیان کئے گئے ہیں۔

☆ (۳) مذکورہ آیت میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف:

ا۔ فقراء ۲۔ مساکین ۳۔ عاملین ۴۔ مؤلفۃ القلوب ۵۔ غلام کو آزاد کرانے کے لئے خرچ کرنا ۶۔ غارمین (مقروض) ۷۔ فی سبیل اللہ (مجاہد وحصول علم کا مسافر) ۸۔ ابن سبیل (راہ گیر ومسافر) جس شخص کے پاس مال وزر نہ ہو یا جس کے پاس زکوٰۃ کا نصاب یعنی ساڑھے سات تولے سونا یا

www.Bhalli.Info

ساڑھے باون تولے چاندی یا ان کی قیمت نہ ہو اور قرضداری بھی ہو یا اسی طرح جس شخص کے پاس اس نصاب سے کم ہو تو ایسا شخص ان آٹھ مصارف میں سے کسی بھی زمرے میں ہو تو وہ زکوٰۃ لینے کا مستحق ہے۔ اگر ایک دن اور ایک رات کا گزارہ کرنے کے لئے کچھ ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تو ایسے شخص کو اگرچہ زکوٰۃ دینا جائز ہے لیکن ایسا شخص لوگوں سے سوال کرنے کا مجاز نہیں۔ جیسا کہ بہت سے لوگ اس میں غفلت برتتے ہوئے سوال کرتے پھرتے ہیں۔

☆ (۳) <u>ائمہ اربعہ کے نزدیک مولفۃ القلوب کو زکوٰۃ دینے کا حکم:</u>

مولفۃ القلوب میں مسلم اور غیر مسلم دونوں طرح کے لوگ تھے۔ غیر مسلموں کی دلجوئی اسلام کی ترغیب کے لئے اور نومسلموں کی دلجوئی اسلام پر مضبوط و ثابت قدم رہنے کے لئے کی جاتی تھی۔ یہ بھی عام طور پر مشہور ہے کہ رسول علیہ السلام کے دور میں ایک خاص علت اور مصلحت کے لئے صدقات دیئے جاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد جب کہ اسلام کو مادی قوت حاصل ہوگئی اور کفار کے شر سے تحفظ یا نومسلموں کو اسلام پر پختہ کرنے کے لئے اس طرح کی ضرورت نہ رہی تو وہ علت اور مصلحت ختم ہوگئی۔ جسے بعض فقہاء فاروق اعظمؓ، حسن بصریؒ، امام شعبیؒ، امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ نے مولفۃ القلوب کو زکوٰۃ دینے کے حکم کو منسوخ ہونے سے تعبیر کیا ہے۔ اور امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں آئندہ کسی بھی زمانے میں ضرورت پڑنے پر مولفۃ القلوب کو زکوٰۃ دینے کا حکم باقی رہے گا۔ اگر ایسی کوئی ضرورت پیش نہیں ہوتی تو اس صورت میں مولفۃ القلوب کو زکوٰۃ دینے کا حکم منسوخ ہوگا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک رسول علیہ السلام کی وفات کے بعد اسلام کی ترقی کے باعث وہ خاص علت و مصلحت کے فقدان کے باعث مولفۃ القلوب کو زکوٰۃ دینے کا حکم ہمیشہ کے لئے منسوخ ہے اور امام شافعی و امام احمد بن حنبلؒ کسی بھی زمانے میں ضرورت پیش آنے پر خاص علت و مصلحت کے پیش نظر مولفۃ القلوب کو زکوٰۃ دینے کا حکم باقی رہے گا۔ بصورت دیگر (ضرورت پیش نہ آئے) مولفۃ القلوب کو زکوٰۃ دینے کا حکم منسوخ ہوگا۔

الورقة الثانية — في الحديث و اصوله ...... وفاق المدارس العربية پاکستان شعبان ۱۴۳۰ھ

السؤال الأول (الف) و عن طلحة بن عبيدالله قال جاء رجل الى رسول الله ﷺ من اهل نجد ثائر الرأس نسمع دوى صوته لانفقه ما يقول حتى دنا من رسول الله ﷺ فاذا هو يسأل عن الاسلام فقال رسول الله ﷺ خمس صلوات في اليوم والليلة فقال هل علي غيرهن فقال لا الا ان تطوع قال رسول الله ﷺ و صيام شهر رمضان فقال هل علي غيره قال لا الا ان تطوع قال و ذكرله رسول الله ﷺ الزكوة فقال هل علي غيرها فقال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا انقص منه فقال رسول الله ﷺ افلح الرجل ان صدق. متفق عليه.

الجواب الأول (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ حدیث کا ترجمہ ② مذکورہ حدیث پر اعراب ③ جاء رجل میں رجل سے مراد ④ واللہ لا ازید علی ھذا الخ پر اشکال کا جواب۔

☆ (۱) <u>ترجمہ:</u> حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول علیہ السلام کی خدمت میں اہل نجد سے ایک شخص آیا۔ اس کے سر کے بال پراگندہ تھے۔ ہم اس کی گنگناہٹ سنتے تھے مگر یہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ حتیٰ کہ وہ آدمی رسول علیہ السلام کے قریب ہوگیا۔ اور حاضر ہوتے ہی اس نے اسلام کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے پوچھنا شروع کیا۔ اس جواب میں رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ دن رات میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔ اس نے کہا کہ ان کے علاوہ بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں الا یہ کہ تو نفل ادا کرے۔ اور حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے بھی (فرض) ہیں۔ اس شخص نے کہا کہ ان کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی روزے فرض ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں الا یہ کہ تو اپنی خوشی سے نفلی روزے رکھے۔ اور اس شخص کے سامنے رسول علیہ السلام نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا تو اس آدمی نے کہا کہ اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے۔ آنجناب ﷺ نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل صدقہ خیرات کرے۔ راوی کہتا ہے کہ پھر وہ شخص پشت پھیر کر چلا گیا۔ اور اس کی زبان پر الفاظ یہ تھے۔ اللہ کی قسم میں اس سے نہ کچھ زیادہ کروں گا اور نہ کم کروں گا۔ پس رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ شخص کامیاب ہوگیا۔ اگر یہ اپنے قول و قرار میں سچا ہے۔

☆ (۲) <u>اعراب:</u> وَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَ لَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ

www.Bhalli.Info

عَلَیَّ غَیْرُھُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ صِیَامُ شَھْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھُنَّ قَالَ لَا اِلَّا اِنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَ ذَکَرَلَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الزَّکٰوةَ فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَھُوَ یَقُوْلُ وَ اللهِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا وَ لَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ. متفق عليه.

☆ (۳) جاء رجل میں رجل سے مراد:

اس حدیث میں رجل کی مراد کے حوالے سے اکثر محدثین کا سکوت ثابت ہے۔ البتہ دیگر احادیث میں اسی قسم کے سوالات حضرت ضمام بن ثعلبہ سفیان بن عبداللہ الثقفی نے بھی کئے ہیں۔

☆ (۴) واللہ لا ازید علیٰ ھذا الخ پر اشکال کا جواب:

ا۔ عبادات میں کمی بیشی نہ کرنے میں جس شخص کا یہ حال ہو وہ بلاشبہ نجات یافتہ شخص ہے۔ ۲۔ جب کوئی اللہ کا نیک بندہ اپنے پروردگار پر یقین کرتے ہوئے قسم کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی قسم میں سچا کرتے ہیں۔ ۳۔ قسم سے بندے کی دعاء مراد ہوتی ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل بھروسہ ہوتا ہے وہ بصورت قسم میری دعاء ضرور قبول کرے گا۔ ۴۔ اللہ تعالیٰ پر جو بندہ جس قسم کا گمان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے گمان کے مطابق اپنا رویہ پیش کرتا ہے۔ مذکورہ حدیث میں اعرابی کی قسم بھی اسی قبیل سے ہے۔ ۵۔ رسول علیہ السلام کا ارشاد مذکورہ حدیث کے آخر میں موجود ہے کہ افلح ان صدق اگر یہ اپنی قسم میں سچا ہے تو یہ کامیاب ہے۔ اور ایک صحابی رسول کے بارے میں جھوٹ کا گمان رکھنا جائز نہیں۔

السؤال الأول (ب) وعن سعید بن زید قال قال رسول اللہ ﷺ لا وضو لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ.

الجواب الاول (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ حدیث کا ترجمہ ② مذکورہ حدیث پر اعراب ③ تسمیہ عند الوضوء میں فقہاء کرام کے اقوال ④ اقوال فقہاء کے دلائل

☆ (۱) ترجمہ: حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے اس شخص کا وضو کامل نہیں جو اللہ کا نام (تسمیہ) نہ لے۔

☆ (۲) اعراب: وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللهِ عَلَیْهِ.

☆ (۳) تسمیہ عند الوضوء میں فقہاء کرام کے اقوال:

امام احمدؒ کے نزدیک تسمیہ عند الوضوء واجب اور وضو کے لئے شرط ہے۔ جبکہ جمہور علماء حضرات

کے نزدیک تسمیہ عند الوضوء سنت ہے واجب اور شرط نہیں۔ یہ قول امام طحاوی و امام قدوری کا ہے۔ صاحب ہدایہ کے نزدیک تسمیہ عند الوضوء مستحب ہے۔

☆ (۴) اقوال فقہاء کے دلائل:

امام احمد بن حنبلؒ کی دلیل وہ روایت ہے جس کے مطابق صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت اختیار کرنے کی بناء پر وضوء کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا سنت یا مستحب نہیں بلکہ واجب ہے۔ اور وضوء کے لئے شرط ہے۔ بایں دلیل وہ حدیث جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھنے کی صورت میں وضوء کے وجود کی نفی کی گئی ہے۔ اور جمہور علماء کے نزدیک حدیث مبارکہ میں مذکور یہ نفی کمال کی نفی پر محمول ہے۔ نیز یہ کہ ا۔ جمہور علماء کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان۔ اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم الخ (ترجمہ: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھوؤ) آیت مذکورہ میں تسمیہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) کا ذکر نہیں۔ ۲۔ اور اصحاب سنن اربعہ (سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ) نے روایت کی ہے کہ رسول علیہ السلام نے وضو کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ اس طرح وضو کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آیت مذکورہ (اذا قمتم الیٰ الصلوٰۃ الخ) وضو کا حکم دیا ہے۔ اس میں تسمیہ کا ذکر نہیں ہے۔ دلیل ۳۔ مشکوٰۃ کی تیسری فصل کے آخر میں حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابن مسعودؓ حضرت ابن عمرؓ سے ایک روایت موجود ہے جس میں رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص وضوء شروع کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے اس کا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو اس کے صرف اعضاء پاک ہوتے ہیں۔ اس حدیث مبارکہ کا طرز کلام اس امر کو ثابت کرتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے وضوء میں کمال پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ سنت یا مستحب ہونے کی علامت ہے۔

السؤال الثانی (الف) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِنْ ذَھَبٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَکَنْزٌ ھُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰی زَکٰوتُهٗ فَزُکِّیَ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ.

الجواب الثانی (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① مذکورہ حدیث کا ترجمہ ② مذکورہ حدیث پر اعراب ③ زیورات میں وجوب زکوٰۃ و عدم وجوب زکوٰۃ کا مسئلہ

☆ (۱) ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا یہ کنز (خزانہ) ہے۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا جو چیز اس مقدار کو پہنچ جائے جس کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے اور بندے نے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی تو وہ کنز نہیں ہے۔ (بخل کی بناء پر جمع کیا ہوا سونا چاندی کنز کہلاتا ہے)

www.Bhalli.Info

☆ (۲) اعراب: و عن ام سلمۃؓ قالت کنت البس اوضاحا من ذھب فقلت یا رسول اللہ ﷺ اکنز ھو فقال ما بلغ ان تؤدی زکوۃ فزکیٰ فلیس بکنز. (............؟ اعراب نہیں ھیں)

☆ (۳) زیورات میں وجوب زکوۃ و عدم وجوب زکوۃ کا مسئلہ:

عورتوں کے زیورات کی زکوۃ میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ کے (وجوب وعدم وجوب زکوۃ) دو قول ہیں۔ امام مالکؒ امام احمد بن حنبلؒ کا مختار مذہب اور امام شافعیؒ کا ظاہر تر قول یہی ہے کہ ان زیورات میں زکوۃ نہیں جن کا استعمال مباح ہے۔ اور وہ زیورات جو پہننے کے لئے نہ ہوں بلکہ وہ کرایہ پر دینے اور تجارت کے لئے ہوں یا ان کا پہننا حرام ہو یا کسی ضرورت کے وقت خرچ کرنے کے لئے رکھے ہوئے ہوں تو ان سب صورتوں میں امام ابوحنیفہؒ سمیت تمام ائمہ فقہاء کا وجوب زکوۃ پر اتفاق ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ موطا امام محمد میں فرماتے ہیں جواہرات اور موتیوں کے زیورات میں زکوۃ واجب نہیں۔ اس بارے میں ائمہ کی دلیل یہ ہے کہ یہ ایک مباح شے کا استعمال ہے۔ لہٰذا یہ پہننے کے کپڑوں، خدمت کے لئے غلاموں اور ذاتی رہائشی مکانات کے حکم میں ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ کی دلیل آیت قرآنی و الذین یکنزون الذھب والفضۃ الخ. اور رسول علیہ السلام کے اس قول مبارک (فی الرقۃ ربع العشر۔ ترجمہ۔ چاندی میں دسویں حصے کا چوتھائی ہے) کا عموم ہے۔ چونکہ احادیث دونوں جانب (وجوب زکوۃ اور عدم وجوب زکوۃ) وارد ہیں۔ اس لئے صحابہ و تابعین اور ان کے بعد حضرات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن وعید (ڈانٹ ڈپٹ) پر مبنی آیات و احادیث عورتوں کے زیورات میں زکوۃ کے وجوب کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہی وجہ (دلائل) ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عورتوں کے زیورات میں زکوۃ ادا کرنا فرض ہے۔

السؤال الثانی (ب) و عن ابی ھریرہؓ ان رسول اللہ ﷺ لا تلقوا الرکبان لبیع ولا یبع بعضکم علیٰ بیع بعض ولا تناجشوا ولا یبع حاضر لباد. و فی روایۃ لا تلقوا الجلب فمن تلقاہ فاشتریٰ منہ فاذا اتیٰ سیدۃ السوق فھو بالخیار.

الجواب الثانی (ب) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں

① مذکورہ احادیث کا ترجمہ ② مذکورہ احادیث پر اعراب ③ مذکورہ بیوع کی تعریف ④ مذکورہ بیوع کا حکم۔ ⑤ مذکورہ بیوع میں ائمہ کا اختلاف

☆ (۱) ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تم بیع کے لئے شہر اور بازار میں غلہ پہنچنے سے پہلے سواروں سے جا کر نہ ملو یعنی غلہ راستے میں خرید کر غلہ کے مالک کو بازار میں غلہ نہ بیچنے دو۔ تم میں سے بعض دوسرے کی خریداری پر زیادہ نرخ لگا کر پھنسانے کے لئے

خریداری نہ کرے اور قیمت نہ بڑھاؤ۔ اور شہری دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے اور ایک روایت (ابن عباس) میں ہے کہ باہر سے لائے جانے والے غلے کو راستے ہی میں نہ جا ملو پس جو راستے میں جا ملے اور اس سے خریدے تو جب اس غلے کا مالک بازار میں آئے تو اسے اختیار ہے۔

☆ (۲) اعراب: وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَا تَلَقَّوُا الرُّکْبَانَ لِبَیْعٍ وَ لَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَ لَا تَنَاجَشُوْا وَ لَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ. وَ فِیْ رِوَایَةٍ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰی مِنْهُ فَاِذَا اَتٰی سَیِّدَهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِیَارِ.

☆ (۳) مذکورہ بیوع کی تعریف:

امام ابوحنیفہ کے نزدیک بیع کی دو قسمیں ہیں۔ بیع فاسد اور بیع باطل۔ مذکورہ بیوع کا تعلق بیع فاسد کے ساتھ ہے۔ کیونکہ اصطلاح فقہ میں بیع فاسد اسے کہتے ہیں جو اصل کے اعتبار سے مشروع ہو اور باعتبار صنف غیر مشروع ہو۔ یہاں فاسد سے باعتبار وصف غیر مشروع ہونا مراد ہے۔

☆ (۴) مذکورہ بیوع کا حکم:

بیع فاسد مکروہ ہے۔ دوسروں کو ابھارنے کے لئے بلا ارادہ خریداری کرنا تاکہ دوسرا آدمی کم نرخ پر یا زیادہ نرخ کے جھانسے میں آکر پھنس جائے اور یہ اس وقت ہے جب اس کی پوری قیمت طے ہو چکی ہو۔ ورنہ بقدر قیمت ثمن زیادہ کرنا مکروہ نہیں۔

☆ (۵) مذکورہ بیوع میں ائمہ کا اختلاف:

جب بیع فاسد میں خریدار بائع (بیچنے والا) کے حکم سے بیع (فروخت شدہ شے) پر قبضہ کرلے اور عقد کے دونوں عوض میں ثمن اور بیع مال ہوں (جیسا کہ مذکورہ صورت میں ہے) تو احناف کے نزدیک خریدار بیع (خریدے ہوئے غلے) کا مالک ہو جاتا ہے۔ اگر بیع مثلیات میں سے ہو تو اس کی مثل (جیسے درہم و دینار، روپیہ وغیرہ) اور وہ ذوات القیم میں سے ہو تو اس کی قیمت دینی پڑے گی۔ اور قیمت میں قبضے کے دن کا اعتبار ہوگا۔ ائمہ ثلاثہ کے یہاں مشتری (خریدار) بیع کا مالک نہیں ہوتا کیونکہ ملک ایک نعمت ہے اور بیع فاسد محظور و ممنوع ہے۔ اور محظور و ممنوع کے ذریعے نعمت کا حصول نہیں ہوتا۔ احناف کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ متعاقدین جن سے ایجاب و قبول (باہم رضا مندی سے قیمت طے ہونا) کا صدور ہوا وہ عاقل و بالغ ہیں۔ اور بیع (فروخت شدہ چیز غلہ وغیرہ) محل عقد ہے۔ چنانچہ لامحالہ بیع کو منعقد مانا جائے گا۔ باقی رہا (بوجہ فساد) اس کا ممنوع ہونا تو یہ امر خارج کی وجہ سے ہے نہ کہ اصل عقد کی وجہ سے۔

السؤال الثالث (الف) منکر. معروف. معلل. مضطرب. مقلوب. مصحف. مدرج. خبر واحد کی ان سات اقسام کی تعریف بیان کریں۔

www.Bhalli.Info

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں سات امور حل طلب ہیں

① منکر کی تعریف ② معروف کی تعریف ③ معلل کی تعریف ④ مضطرب کی تعریف ⑤ مقلوب کی تعریف ⑥ مصحف کی تعریف ⑦ مدرج کی تعریف۔

☆ (۱) **منکر کی تعریف:** منکر اس حدیث کو کہتے ہیں جس کا راوی ضعیف ہونے کے باوجود جماعت ثقات کے خلاف روایت کرے اور جس حدیث کا راوی فاحش الغلط یا کثیر الغفلت یا ظاہر الفسق والبلاغت ہو تو اس حدیث کو بھی منکر حدیث کہتے ہیں۔

☆ (۲) **معروف کی تعریف:** معروف اس حدیث کو کہتے ہیں جس کا راوی ثقہ اور قوی ہو۔

☆ (۳) **معلل کی تعریف:** معلل اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کوئی خفیہ علت یا پوشیدہ خرابی موجود ہو جو حدیث کو صحیح ہونے میں نقصان کا باعث ہو۔ مثلاً حدیث کا راوی ضبط میں کمی کی وجہ سے وہمی ہو گیا ہو یا وہ موقوف حدیث کو مرفوع حدیث بیان کر رہا ہو وغیرہ وغیرہ حدیث کی ایسی پوشیدہ علت کو معلوم کرنا فن حدیث کے ماہرین کا کام ہے۔

☆ (۴) **مضطرب کی تعریف:** مضطرب حدیث اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند یا متن میں ایسا اختلاف واقع ہو کہ اس میں ترجیح یا تطبیق نہ ہو سکے۔

☆ (۵) **مقلوب کی تعریف:** حدیث مقلوب اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں بھول کر سند یا متن میں تقدیم وتاخیر واقع ہو جائے یعنی مقدم لفظ مؤخر اور مؤخر لفظ کو مقدم کر دیا جائے جیسے مرہ بن کعب کی بجائے کعب بن مرہ کر دیا جائے یا بھول کر ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی رکھ دیا جائے۔

☆ (۶) **مصحف کی تعریف:** مصحف اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں صحیح صورت باقی نہ رہنے کے باوجود نقاط وحرکات اور سکنات کی تبدیلی کی وجہ سے اصل لفظ میں غلطی واقع ہو گئی ہو۔ مثلاً مراجم کی بجائے مزاحم اور ابی کے بجائے ابی کر دینا۔ اگر لفظ کے ساتھ صورت بھی بدل جائے تو وہ حدیث محرف (تحریف شدہ) متصور ہوگی۔ مثال کے طور پر عمر کی جگہ عامر کر دینا۔

☆ (۷) **مدرج کی تعریف:** حدیث مدرج اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کسی جگہ راوی تشریح کی غرض سے اپنا یا راوی کا کلام درج کر دے یا دو حدیثوں کے متن الگ الگ سندوں سے مروی ہوں اور انہیں ایک ہی سند سے روایت کر دے۔

السوال الثالث (ب) جامع سنن. مسند. معجم. جزء. مفرد. غريب. مستخرج. مستدرك. كتب حديث كى ان نو (۹) اقسام كى تعريف كريں.

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں نو امور حل طلب ہیں

① جامع کی تعریف ② سنن کی تعریف ③ مسند کی تعریف ④ معجم کی تعریف ⑤ جزء کی تعریف ⑥ مفرد کی تعریف ⑦ غریب کی تعریف ⑧ مستخرج کی تعریف ⑨ مستدرک کی تعریف

☆ (۱) **جامع کی تعریف:** جامع اس حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں آٹھ مضامین پر مشتمل احادیث مبارکہ بیان کی گئی ہوں۔ وہ آٹھ مضامین یہ ہیں۔ ۱: سیر۔ ۲: آداب۔ ۳: تفسیر۔ ۴: عقائد۔ ۵: فتن۔ ۶: احکام۔ ۷: اشراط۔ ۸: مناقب۔ بخاری وترمذی کا شمار جامع کتب میں ہے۔

☆ (۲) **سنن کی تعریف:** سنن حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں احکام کی احادیث فقہی ابواب کی ترتیب پر بیان کی گئی ہوں (احکام یعنی کتاب الطہارۃ۔ کتاب الصلوۃ وغیرہ) جیسے جامع اور سنن ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ۔

☆ (۳) **مسند کی تعریف:** مسند حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں صحابہ کی ترتیب یا شرافت اسلامی کی ترتیب یا حروف ابجد کی ترتیب یا اسلام کی تقدیم وتاخیر پر مبنی ترتیب کے اعتبار سے احادیث شریف مذکور ہوں۔ جیسے مسند احمد، مسند امام اعظم، مسند دارمی وغیرہ۔

☆ (۴) **معجم کی تعریف:** معجم حدیث کی اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں مصنف اپنے اساتذہ کی ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے احادیث مبارکہ جمع کرے۔ جیسے معجم طبرانی (کبیر، اوسط، صغیر)

☆ (۵) **جزء کی تعریف:** جزء حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں ایک ہی مسئلے کی احادیث یکجا (جمع) ہوں۔ جیسے جزء القراءة للبيهقي. جزء رفع يدين للبخاري.

☆ (۶) **مفرد کی تعریف:** مفرد حدیث کی وہ کتاب ہوتی ہے جس میں ایک ہی محدث کی تمام روایات مذکور ہوں۔ جیسے حضرت ابو ہریرہؓ۔ حضرت حذیفہؓ۔ حضرت انسؓ وغیرہ کی روایات۔

☆ (۷) **غریب کی تعریف:** غریب حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں ایک محدث کے استاذ (شیخ) کے تفردات جمع کئے گئے ہوں جیسے الافراد للدار قطني.

☆ (۸) **مستخرج کی تعریف:** مستخرج حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں مصنف کی ذاتی حدیثوں کی ان زائد سندوں کا استخراج کیا گیا ہو۔ حتیٰ کہ وہ مصنف اس دوسری کتاب کے ساتھ اوپر سند میں جا کر شریک ہو جائے۔ جیسے مستخرج ابوعوانہ علی صحیح مسلم۔

ضروری وضاحت: اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ دوسری کتاب کی روایت پر مزید اعتماد اور وثوق پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ (۹) **مستدرک کی تعریف:** مستدرک حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں دوسری کتاب کی شرطوں کے مطابق اس کی باقیماندہ احادیث کو مکمل کر دیا گیا ہو جیسے مستدرک حاکم علی الصحیحین۔

www.Bhalli.Info

الورقة الثالثة ..... فی الفقه ..... وفاق المدارس العربية باکستان ..... شعبان ۱۴۳۰ھ

السؤال الأول (الف) و سؤر الخنزير نجس و سؤر سباع البهائم نجس و سؤر الهرة طاهر مكروه ولو اكلت الفارة ثم شربت على فوره الماء يتنجس الا اذا مكثت ساعة.

الجواب الأول (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ سور سباع بہائم میں اختلاف ذکر کریں ④ سور ھرہ میں اختلاف مع دلائل

☆ **(۱) ترجمہ:** اور خنزیر کا جوٹھا ناپاک ہے اور بہائم درندوں کا جوٹھا ناپاک ہے اور بلی کا جوٹھا پاک ہے (مگر) مکروہ ہے۔ اور اگر بلی چوہا کھا کر پھر اسی وقت پانی پی لیا تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔

☆ **(۲) اعراب:** وَ سُؤْرُ الْخِنْزِيْرِ نَجِسٌ وَ سُؤْرُ سِبَاعِ الْبَهَائِمِ نَجِسٌ وَ سُؤْرُ الْهِرَّةِ طَاهِرٌ مَكْرُوْهٌ وَ لَوْ اَكَلَتِ الْفَارَةَ ثُمَّ شَرِبَتْ عَلٰى فَوْرِهِ الْمَاءَ يَتَنَجَّسُ اِلَّا اِذَا مَكَثَتْ سَاعَةً.

☆ **(۳) سور سباع بہائم میں اختلاف:**

عندالاحناف درندوں (شیر' چیتا' بھیڑیا' ہاتھی وغیرہ) کا جوٹھا ناپاک ہے۔ اور بقول امام شافعیؒ کتے اور خنزیر کے علاوہ باقی تمام درندوں کو جوٹھا پاک ہے۔ باین دلیل ا۔ کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول علیہ السلام سے ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے یہ کہا گیا کہ کتے اور درندے وہاں پانی پینے کے لئے آتے ہیں۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ جو انہوں (درندوں) نے اپنے پیٹ میں لے لیا وہ ان کے لئے ہے اور جو باقی رہ گیا۔ وہ ہمارے پینے کے لئے ہے اور پاک ہے۔ دلیل ۲۔ کیا ہم گدھوں کے بچے ہوئے پانی سے وضوء کرلیا کریں۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور درندوں کے بچے ہوئے سے بھی۔ ان دو حدیثوں سے معلوم ہوا کہ درندوں کا جوٹھا پاک ہے۔ احناف کی دلیل ا۔ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عمروؓ بن العاص دونوں حضرات ایک حوض کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا کہ اے حوض کے مالک کیا تیرے اس پانی پر درندے آتے ہیں (جواب دینے سے پہلے) حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمیں خبر نہ دینا کیونکہ اگر درندوں کی آمد کی خبر دی گئی تو ہم دونوں پر اس کا استعمال متعذر ہو جائے گا۔ کیونکہ رسول علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ درندوں کا جوٹھا ناپاک ہے۔ عقلی دلیل ۲۔ درندوں کا گوشت ناپاک ہے اور لعاب اسی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور لعاب کے پاک اور ناپاک ہونے میں گوشت قابل اعتبار ہے یعنی اگر گوشت ناپاک ہے تو لعاب بھی ناپاک ہوگا۔ اگر گوشت ناپاک ہے تو لعاب بھی ناپاک ہوگا۔ امام شافعیؒ کی مستدلہ حدیث کا جواب ا۔ یہ ہے کہ درندوں کے جوٹھے پانی کے پاک ہونے کا حکم ابتدائے اسلام

میں تھا پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ جواب ۲۔ سوال بڑے حوضوں کا تھا۔ اور بڑا حوض پاک ہوتا ہے۔ اس کے ہم (احناف) بھی قائل ہیں۔

☆ **(۴) سور ھرہ میں اختلاف مع دلائل:**

بلی کے جوٹھے میں فقہائے احناف کا اختلاف ہے۔ طرفین کا قول ہے کہ بلی کا جوٹھا پانی پاک ہے مگر مکروہ ہے۔ امام طحاویؒ مکروہ تحریمی کے قائل ہیں۔ امام کرخیؒ مکروہ تنزیہی کے قائل ہیں۔ بقول امام ابو یوسفؒ بلی کا جوٹھا مکروہ نہیں اور یہی قول امام شافعیؒ کا ہے۔ امام ابو یوسفؒ کی دلیل ا۔ یہ حدیث ہے جس میں مذکور ہے کہ رسول علیہ السلام بلی کے سامنے پانی کا برتن جھکا دیتے تھے۔ اور وہ (بلی) اس سے پانی پی لیتی تھی۔ پھر آپ علیہ السلام اس (بلی کے جوٹھے) سے وضوء کرلیتے۔ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ اس حدیث کے ہوتے ہوئے بلی کے جوٹھے کو کیسے مکروہ قرار دوں۔ دلیل ۲۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اور حضور علیہ السلام ایک برتن میں وضوء کرتے حالانکہ اس سے پہلے اس میں سے بلی پانی پی چکی تھی۔ اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ بلی کا جوٹھا بلا کراہت پاک ہے۔ اور طرفین رحمہما اللہ کی دلیل یہ ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ بلی ایک درندہ ہے۔ اس قول سے رسول علیہ السلام کا مقصد بلی کی پیدائش اور صورت بیان مقصود نہیں بلکہ حکم کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی بعثت احکام بیان کرنے کے لئے ہوئی ہے۔ نہ کہ اس کی پیدائش وصورت بیان کرنے کے لئے۔ پس جب بلی کا حکم درندوں جیسا ہے تو درندوں کی طرح اس کا جوٹھا ناپاک ہی ہونا چاہئے۔ حالانکہ آپ علیہ السلام اس (بلی) کی نجاست کے قائل نہیں ہیں۔

صاحب ہدایہ نے جوابًا فرمایا ہے کہ قیاس کا تقاضا تو یہی تھا لیکن علت طواف کی وجہ سے بلی کے جوٹھے کی نجاست ساقط ہوگئی۔ اور کراہت باقی رہ گئی۔ اس علت طواف سے یا تو ضرورت مراد ہے یعنی ضرورت کی بناء پر نجاست ساقط ہوگئی۔ جیسا کہ آیت قرآنی میں اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر اجازت طلب کرنا واجب کیا ہے جو کسی کے گھر میں داخل ہونے کا ارادہ کرے لیکن ضرورت کے باعث مملوکین (غلاموں) اور نابالغ بچوں سے تین اوقات (ا۔ صبح سے پہلے ۲۔ دوپہر کو بوقت قیلولہ ۳۔ بعد از نماز عشاء) کے علاوہ اس حکم کو ساقط کردیا گیا ہے جیسے آیت قرآنی یایھا الذین امنوا لیستاذنکم الخ سے واضح ہے۔ اور یہ ممکن ہے کہ علت طواف سے حدیث عائشہؓ کی طرف اشارہ ہو (رواہ نسائی) حاصل یہ ہے کہ قیاس اس امر کا مقتضی تھا کہ بلی کا جوٹھا ناپاک ہو لیکن اس حدیث کی وجہ سے نجاست ساقط ہوگئی۔ البتہ کراہت باقی رہی۔ اور امام ابو یوسفؒ کی پیش کردہ حدیث حرام ہونے سے قبل پر محمول ہے۔ امام طحاویؒ کی دلیل اس امر پر کہ بلی کا جوٹھا مکروہ تحریمی ہے۔ یہ ہے کہ بلی کے جوٹھے پانی میں کراہت اس (بلی) گوشت حرام کی بناء پر آئی ہے۔ اور حرام ہونے کی وجہ سے جو کراہت ہوگی وہ مکروہ تحریمی ہوگی۔ اور مکروہ تنزیہی کے حوالے سے امام کرخیؒ کی دلیل یہ ہے کہ بلی

www.Bhalli.Info

کے جوٹھے میں کراہت کی وجہ یہ ہے کہ وہ نجاست سے احتیاط نہیں کرتی۔ اور عدم احتیاط سے جو کراہت پیدا ہوگی وہ تنزیہی ہوگی نہ کہ تحریمی۔

السؤال الأول (ب) و یجلس بین الاذان والاقامۃ الا فی المغرب و یؤذن للفائتۃ و یقیم فان فاتتہ صلوات اذن للاولیٰ و اقام و کان مخیراً فی الباقی ان شاء اذن و اقام و ان شاء اقتصر علی الاقامۃ.

الجواب الأول (ب) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ مغرب کی اذان کے مابین فصل سکوت یا فصل جلسہ ضروری ہے...... یہ اختلافی مسئلہ صاحب ہدایہ کی طرز پر بیان کریں۔ بمع دلائل ④ مذکورہ اختلافی مسئلہ میں امام شافعیؒ کا قول بھی ذکر کریں ⑤ صلوٰۃ فائتہ کے بارے میں اذان و اقامت کی دلیل حدیث سے پیش کریں۔

☆ **(۱) ترجمہ:** اور اذان و اقامت کے مابین جلسہ کرے سوائے مغرب کے (مغرب میں نہ کرے) اور فوت شدہ نمازوں کے لئے اذان دے اور اقامت بھی کہے۔ پھر اگر اس کی چند نمازیں فوت ہوجائیں تو پہلی نماز کے لئے اذان دے اور اقامت کہے اور باقی نمازوں میں اسے اختیار ہے۔ چاہے تو ہر ایک کے اذان دے اور اور اقامت کہے۔ اور اگر چاہے تو اقامت پر اکتفاء کرے۔

☆ **(۲) اعراب:** وَ يَجْلِسُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ إِلَّا فِي الْمَغْرِبِ وَ يُؤَذِّنُ لِلْفَائِتَةِ وَ يُقِيمُ فَإِنْ فَاتَتْهُ صَلَوَاتٌ أَذَّنَ لِلْأُولَىٰ وَ أَقَامَ وَ كَانَ مُخَيَّراً فِي الْبَاقِي إِنْ شَاءَ أَذَّنَ وَ أَقَامَ وَ إِنْ شَاءَ اقْتَصَرَ عَلَى الْإِقَامَةِ.

☆ **(۳) مغرب کی اذان کے مابین فصل کا مسئلہ صاحب ہدایہ کی طرز پر:**

اس امر پر تمام علماء متفق ہیں کہ اذان اور اقامت کے درمیان وصل مکروہ ہے۔ ۱۔ رسول علیہ السلام نے سیدنا بلالؓ سے فرمایا کہ اے بلال! تو اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اتنا فاصلہ کر کہ کھانا کھانے والا اپنے کھانے سے فراغت پالے۔ ۲۔ اذان سے مقصود لوگوں کو دخول وقت کی خبر دینا ہے تا کہ وہ نماز کی تیاری کر کے نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں حاضر ہوجائیں۔ اور چونکہ وصل سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا اس لئے اذان اور اقامت کے درمیان وصل مکروہ اور فصل ضروری ہے۔ اگر نماز ایسی ہے جس سے پہلے تطوعاً کوئی نماز مسنون یا مستحب ہو تو اذان اور اقامت کے درمیان نماز کے ساتھ فاصلہ کرے مثلاً فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت سنت اور ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت سنت اور عصر و عشاء سے پہلے چار رکعت استحباب کے درجہ میں ہیں۔ بایں دلیل کہ فرمان نبوی ہے کہ ہر دو اذان و اقامت کے مابین نماز ہے۔ آپ علیہ السلام نے اس بات کو تین بار دہرایا۔ تیسری مرتبہ فرمایا کہ یہ حکم

اس شخص کے لئے ہے جو چاہے کہ اگر اس نے نماز نہیں پڑھی تو ان دونوں کے درمیان جلسہ خفیفہ کے ساتھ فصل کرے۔ حاصل یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سوائے مغرب کے تمام نمازوں میں اذان و اقامت کے درمیان جلسہ کرے (بیٹھے) اور مؤذن کو اسی جلسہ کے درمیان سنت یا نفل پڑھنا بہتر ہے۔ اور نماز مغرب کے بارے میں امام ابوحنیفہؒ کے دو قول ہیں۔ ۱۔ مغرب کی اذان و اقامت کے درمیان سکوت کے ساتھ کھڑے اتنی مقدار فاصلہ کرنا مستحب ہے کہ جس میں چھوٹی تین آیات یا بڑی ایک آیت پڑھ سکے۔ ۲۔ اتنی مقدار فصل کرے کہ تین قدم چلنا ممکن ہو۔ بقول صاحبینؒ مغرب میں بھی جلسہ کرے مگر بہت مختصر جیسے دو خطبوں کے درمیان ہوتا ہے۔ ان حضرات (صاحبینؒ) کی دلیل یہ ہے کہ یہ امر طے شدہ ہے کہ اذان و اقامت کے درمیان وصل (ملانا) مکروہ ہے۔ اور فصل (علیحدگی) ضروری ہے۔ اور یہ بات بھی تسلیم شدہ ہے کہ سکوت کے ساتھ فصل واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ سکوت تو اذان کے کلمات کے درمیان بھی موجود ہے۔ اس لئے بیٹھ کر فصل کرے۔ اگرچہ وہ (فصل) مختصر ہی کیوں نہ ہو۔ جیسے جمعہ کے دن دو خطبوں کے درمیان فاصلہ کیا جاتا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کی دلیل یہ ہے کہ مغرب میں تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعد از غروب اور قبل از فرض نفل نماز نہ پڑھی جائے۔ چنانچہ فصل ادنیٰ یعنی سکتہ پر اکتفاء کرے۔ تا کہ تاخیر سے بھی بچاؤ (احتراز) ہوجائے اور اذان و اقامت کے درمیان فاصلہ بھی واقع ہوجائے۔ اور صاحبینؒ کے قیاس کا جواب یہ ہے کہ مغرب میں اذان و اقامت کے درمیان فاصلہ کو دو خطبوں کے مابین فصل پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بایں طور کہ اذان و اقامت کی جگہ مختلف ہوتی ہے اور دونوں میں آواز بھی مختلف ہوتی ہے۔ کیونکہ اذان میں ترسّل ہوتا ہے اور اقامت میں حدود ہوتا ہے۔ نیز ان دونوں میں مؤذن کی ہیئت مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اذان کے وقت وہ (مؤذن) اپنی دونوں ہاتھ کی انگلیاں دونوں کانوں میں داخل کرتا ہے۔ اور اقامت میں ہاتھ چھوڑے رکھتا ہے۔ اس کے برخلاف خطبہ ہے کہ دونوں خطبوں کی جگہ ایک ہوتی ہے۔ اور نغمہ و آواز اور خطیب کی ہیئت بھی ایک جیسی ہوتی ہے۔ چنانچہ اس فرق کے ہوتے ہوئے ایک (اذان و اقامت) کو دوسرے (خطبہ) پر قیاس کرنا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔

☆ **(۴) امام شافعیؒ کا قول:**

بقول امام شافعیؒ مغرب کی اذان و اقامت میں دو رکعتوں سے فاصلہ کیا جائے۔ بایں دلیل کہ مغرب کو باقی (فجر و ظہر اور عصر و عشاء) پر قیاس کیا جائے۔ بقول صاحبؒ ہدایہ امام شافعیؒ کا مغرب کو باقی نمازوں پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ مغرب میں تاخیر مکروہ ہے۔ اور دوسری نمازوں میں تاخیر مکروہ نہیں ہے۔ چنانچہ مغرب کا دوسری نمازوں پر قیاس درست نہیں ہے۔ چونکہ اس مسئلے میں امام شافعیؒ کے دو قول ہیں۔ ۱۔ باب المواقیت میں امام شافعیؒ کا یہ قول ہے کہ مغرب میں اذان و

www.Bhalli.Info

اقامت کے بعد صرف تین رکعتیں پڑھنے کی حد تک فاصلہ ہوگا ۲۔ مغرب میں فاصلے کا وقت وضوء' اذان' اقامت اور پانچ رکعتیں پڑھنے کے برابر ہے۔ اس مقام پر امام شافعیؒ کا دوسرا قول بیان کیا گیا ہے۔

☆ (۵) **صلوۃ فائتہ کے بارے میں اذان و اقامت کی دلیل:**

فوت شدہ نمازوں کے حوالے سے مسئلے کی صورت یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی چند نمازیں فوت ہوگئی ہوں تو پہلی نماز کے لئے اذان و اقامت کہے۔ اس مسئلہ (صلوۃ فائتہ) کی دلیل حدیث المعرلیس ہے۔ اور باقی نمازوں کے بارے میں اختیار ہے۔ اس کا دل چاہے تو ہر نماز کے لئے اذان واقامت دونوں کہے تاکہ قضاء نماز ادا نمازوں کے مطابق ہوجائے۔ اس کی تائید اس حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے جس کو علامہ ابن الھمام نے امام ابو یوسفؒ کے واسطے سے بیان کیا ہے۔ یعنی غزوہ احزاب کے موقع پر کفار نے آپ علیہ السلام کو چاروں نمازوں (ظہر' عصر' مغرب' عشاء) سے مشغول کردیا۔ رسول علیہ السلام نے ان چاروں نمازوں کی علی الترتیب قضاء فرمائی اور حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ ان میں سے ہر نماز کے لئے اذان اور اقامت دونوں کہے۔ اور دل چاہے تو صرف اقامت پر اکتفاء کرے۔ کیونکہ (دلیل) اذان استحضار ہوتی ہے اور یہاں تمام لوگ (نمازی حضرات) حاضر ہیں۔ چنانچہ اذان کی ضرورت باقی نہ رہی غیر روایت اصول میں امام محمدؒ سے مروی اگر کسی شخص کی چند نمازیں فوت ہوجائیں تو پہلی نماز کی قضاء اذان اور اقامت کے ساتھ کرے اور باقی نمازوں کی قضاء صرف اقامت کے ساتھ کرے۔ بقول مشائخ ممکن ہے کہ یہ قول امام محمدؒ' امام ابو یوسفؒ اور امام ابو حنیفہؒ سب کا ہو۔

السؤال الثانی (الف) يسجد للسهو فى الزيادة والنقصان سجدتين بعد السلام ثم يتشهد ثم يسلم و يلزمه السهو اذا زاد فى صلاته فعلا من جنسها ليس منها و يلزمه اذا ترك فعلا مسنونا.

الجواب الثانی (الف) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ سجدہ سہو بعد السلام اور قبل السلام کی وضاحت۔ ④ ویلزمہ السهو اذا زاد الخ بطرز صاحب ہدایہ سجدہ سہو کے وجوب کی وضاحت ⑤ ویلزمہ اذا ترک فعلا مسنونا سے سجدہ سہو کے وجوب وعدم وجوب کی وضاحت۔

☆ (۱) **ترجمہ:** زیادتی اور نقصان کی صورت میں سلام کے بعد سہو کے دو سجدے پھر تشہد پڑھے پھر سلام پھیر دے۔ جب وہ اپنی نمازوں میں ایسا فعل زیادہ کرے جو نماز کی جنس سے ہو لیکن نماز کا جزء نہ ہو تو سجدہ لازم ہوجائے گا۔ اور سجدہ سہو لازم ہوگا جب کوئی مسنون فعل چھوڑ دے۔

☆ (۲) **اعراب:** يَسْجُدُ لِلسَّهْوِ فِى الزِّيَادَةِ وَ النُّقْصَانِ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ ثُمَّ يَتَشَهَّدُ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَ يَلْزَمُهُ السَّهْوُ إِذَا زَادَ فِى صَلَاتِهٖ فِعْلًا مِنْ جِنْسِهَا لَيْسَ مِنْهَا وَ يَلْزَمُهُ إِذَا تَرَكَ فِعْلًا مَسْنُوْنًا.

☆ (۳) **سجدہ سہو بعد السلام اور قبل السلام:**

سجدہ سہو کے حوالے سے مسئلہ یہ ہے کہ اگر نماز میں کسی فعل کی کمی یا زیادتی کردی گئی ہو تو اس صورت میں اس (نمازی) پر دو سجدے واجب ہوجائیں گے۔ سہو کے دونوں سجدے قبل از سلام ہوں یا بعد از سلام سہو پر مشتمل دونوں سجدوں کے جواز میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ یعنی تمام فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ نماز میں کسی فعل کی کمی یا زیادتی پر سجدہ سہو جائز ہے۔ خواہ سہو کے دونوں سجدے سلام سے پہلے ہوں یا سلام کے بعد۔ البتہ روایات میں اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سجدہ سہو کرنا سلام کے بعد بہتر ہے۔ امام شافعیؒ کے ہاں سجدہ سہو کرنا سلام سے پہلے اولیٰ ہے۔ جبکہ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر نمازی کا سہو نقصان ہے تو سجدہ سہو سلام سے پہلے کیا جائے۔ اگر زیادتی ہوگی تو سجدہ سہو سلام کے بعد کرے۔ امام شافعیؒ کی دلیل وہ حدیث ہے جو صحاح ستہ میں عبداللہ بن مالک سے مروی ہے کہ رسول علیہ السلام نے ظہر کی نماز پڑھی اور پہلی دو رکعتوں میں قعدہ کئے بغیر کھڑے ہوگئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہوگئے۔ حتیٰ کہ جب نماز ختم ہونے کے قریب ہوگئی تو لوگ آپ علیہ السلام کے سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے تو آنجناب علیہ السلام نے بیٹھے بیٹھے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ سہو قبل السلام ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کی دلیل ۱۔ یہ ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ لکل سہو سجدتان بعد السلام (ہر سہو کے دو سجدے بعد از سلام ہیں) ابو داؤد وابن ماجہ دلیل ۲۔ فعلی حدیث ہے کہ رسول علیہ السلام نے سلام کے بعد دو سجدے کئے ہیں۔ بقول صاحبؒ ہدایہ دونوں فعلی احادیث باہم متعارض ہوگئی ہیں۔ چنانچہ بوجہ تعارض انہیں ترک کردیں گے اور آپ علیہ السلام کے قول پر عمل کریں گے۔ اور رسول علیہ السلام کا قول یہ ہے کہ سہو کے دو سجدے سلام کے بعد ہیں۔ اور عقلی دلیل ۳۔ یہ ہے کہ بالاجماع سجدہ سہو مکرر نہیں ہوتا۔ اور قبل از سلام سجدہ سہو کرنے کی صورت میں تکرار کا امکان ہے۔ بایں طور کہ سلام سے سجدہ کرلیا پھر سلام پھیرنے کے وقت اسے شک گزرا کہ آیا تین رکعتیں ہوئی یا چار ہوئی ہیں۔ اسی سوچ میں سلام میں تاخیر ہوگئی پھر اسے یاد آیا کہ چار رکعتیں ہوگئی ہیں۔ چنانچہ بوجہ سلام میں تاخیر کے اس پر دوبارہ سجدہ سہو واجب ہوگیا۔ اب یہ شخص دوبارہ سجدہ سہو کرے گا یا نہیں۔ تو اس کی دو ہی صورتیں ہوں گی۔ ۱۔ دوبارہ سجدہ کیا تو سجدہ سہو میں تکرار ہوگا ۲۔ اگر دوبارہ سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز میں ایسا نقص باقی رہ گیا جس کی تلافی نہیں کی گئی۔ حالانکہ یہ بالاجماع مشروع نہیں ہے۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ سجدہ سہو سلام کے بعد کیا جائے۔ تاکہ تمام سہوؤں کی تلافی ممکن ہو۔

www.Bhalli.Info

☆ (۴) ویلزمه السهو اذا زاد الخ بطرز صاحب هدایه سجده سهو کا وجوب:

بقول صاحبؒ ہدایہ ماتن کا قول (و یلزمه السهو اذا زاد الخ) سجدہ سہو کے وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ اور وجوب کا قول ہی صحیح ہے۔ سجدہ سہو کے وجوب پر مبنی قول کے امام محمدؒ اور امام مالکؒ قائل ہیں۔ اس وجوب پر مبنی صحیح قول کی دلیل یہ ہے کہ سجدہ سہو اس نقصان کو پورا کرنے کے لئے واجب ہوتا ہے جو عبادت میں پیدا ہوگیا ہے۔ چنانچہ اگر سجدہ سہو کے ذریعے نقصان پورا نہ کیا گیا تو نماز کو لوٹانا واجب ہوگا۔ تاکہ نقصان پورا ہو۔ پس جب نقصان پورا کرنے کے لئے نماز کا اعادہ واجب ہے تو سجدہ بھی واجب ہوگا۔ کیونکہ اس سے بھی نقصان پورا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ نماز کو لوٹانے سے نقصان پورا ہو جاتا ہے۔ اور سجدہ سہو کی مثال ایسی ہے جیسے حج میں جنایت کا دم یعنی احرام کی حالت میں اگر جنایت ہوگی تو اس سے حج میں نقصان پیدا ہو جائے گا۔ اور اس نقصان کی تلافی دم جنایب (قربانی) سے ہوگی۔ اور دم جنایت واجب ہوتا ہے جیسا کہ حج میں دم جنایت واجب ہے اسی طرح نماز میں سجدہ سہو واجب ہے۔ سجدہ سہو کے وجوب میں اصول ہے کہ سوا ترک واجب یا تاخیر واجب یا تاخیر رکن پایا جائے۔ اس مقام پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ سجدہ سہو ترک واجب یا تاخیر واجب یا تاخیر رکن سے ہے لیکن زیادتی کی صورت میں ترک واجب یا تاخیر نہیں ہے۔ چنانچہ سجدہ سہو واجب نہیں ہونا چاہئے۔ حالانکہ اول باب میں کہا گیا ہے کہ زیادتی کی صورت میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ زیادتی کی صورت میں بھی تاخیر رکن یا ترک واجب لازم آتا ہے۔ چنانچہ اگر تین سجدے کئے تو قیام (جو رکن فرض ہے) میں تاخیر لازم آئے گی۔ اگر سہوا قعدہ اخیرہ کے بعد پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا اور اسے سجدہ کے ساتھ مقید بھی کر دیا تو ایسی صورت کا حکم یہ ہے کہ چھٹی رکعت ملائی جائے تاکہ چار رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائے۔ پس اس صورت میں ان دو رکعتوں کی زیادتی کی وجہ سے چار رکعت پر سلام جو کہ واجب تھا وہ ترک ہوگیا۔ پس ثابت ہوگیا زیادتی بھی تاخیر رکن یا ترک واجب کو مستلزم ہے۔

☆ (۵) ویلزمه اذا ترك فعلا مسنونا سجده سهو کا وجوب و عدم وجوب:

بقول صاحبؒ ہدایہ مسنون فعل سے مراد فعل واجب ہے۔ کیونکہ مسنون فعل کو ترک کرنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا بلکہ ترک واجب ہوتا ہے۔ متن میں مسنون فعل کہنے کی وجہ یہ ہے کہ واجب کا وجوب سنت سے ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ امام قدوریؒ کا یہ قول (نمازی نے اگر کوئی مسنون فعل چھوڑ دیا تو اس پر سجدہ سہو ہوگا) محل نظر ہے۔

السؤال الثاني (ب) اذا كانت الخيل سائمة ذكورا و اناثا فصاحبها بالخيار ان شاء اعطىٰ عن كل فرس دينارا و ان شاء قومها و اعطىٰ عن كل مائتين خمسة دراهم.

الجواب الثاني (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ گھوڑوں میں وجوب و عدم وجوب زکوٰۃ کا مسئلہ مع دلائل بیان کریں ④ گھوڑوں کے صرف ذکور یا اناث میں زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

☆ (۱) ترجمہ: جب گھوڑے سائمہ ہوں نر و مادہ تو ان کے مالک کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو ہر گھوڑے سے ایک ایک دینار دے دے اور اگر چاہے تو ان کی قیمت لگا کر ہر سو درہم سے پانچ درہم دے دے۔

☆ (۲) اعراب: إِذَا كَانَتِ الْخَيْلُ سَائِمَةً ذُكُوْرًا وَ إِنَاثًا فَصَاحِبُهَا بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَعْطَىٰ عَنْ كُلِّ فَرَسٍ دِيْنَارًا وَ إِنْ شَاءَ قَوَّمَهَا وَ أَعْطَىٰ عَنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ.

☆ (۳) گھوڑوں میں وجوب و عدم وجوب زکوٰۃ کا مسئلہ مع دلائل:

اگر گھوڑے سائمہ (چرنے والے) ہیں تو یہ دو حال سے خالی نہیں۔ ۱۔ سواری ۲۔ بار برداری یا جہاد وغیرہ کے لئے۔ مباح جنگلوں میں انہیں چرایا جاتا ہے۔ ۳۔ یا تجارت کے لئے انہیں چرایا جاتا ہے۔ اگر وہ گھوڑے سواری' بار برداری یا جہاد اور غزوہ کے لئے چرائے جاتے ہیں تو اس صورت میں بالاتفاق زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر وہ گھوڑے تجارت کے لئے چرائے جاتے ہیں تو اس صورت میں بالاجماع زکوٰۃ واجب ہے۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام زفرؒ کے نزدیک گھوڑوں میں اس شرط پر زکوٰۃ واجب ہے کہ وہ چرنے والے اور نر و مادہ ملے جلے ہوں۔

دلائل: امام ابو حنیفہ کی دلیل رسول علیہ السلام کی حدیث ہے جس میں مذکور ہے فِيْ كُلِّ فَرَسٍ سَائِمَةٍ دِيْنَارٌ أَوْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ. یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر سائمہ گھوڑے میں ایک دینار یا دس درہم ہیں۔ صاحبینؒ کی دلیل یہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَا زَكَاةَ فِي الْخَيْلِ. لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَ لَا فِيْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ یعنی مسلمان پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام پر زکوٰۃ نہیں) صاحبینؒ کی متذکرہ دلیل پر مبنی حدیث کی تاویل یہ ہے کہ فرس غازی مراد ہے۔ حضرت زیدؓ بن ثابت سے بھی منقول ہے۔ اور دینار و قیمت لگانے کے درمیان اختیار حضرت عمرؓ سے مروی ہے۔

☆ (۴) گھوڑوں کے صرف ذکور یا اناث میں زکوٰۃ ہے یا نہیں:

اگر گھوڑے صرف نر ہوں یا صرف مادہ (اناث) ہوں تو اس صورت میں امام ابو حنیفہؒ کی دو دو روایتیں ہیں۔ ۱۔ وجوب زکوٰۃ ۲۔ عدم وجوب زکوٰۃ۔ خالص مادہ (اناث) گھوڑوں کی صورت میں راجح روایت وجوب زکوٰۃ کی ہے۔ کیونکہ کسی دوسرے کا نر (ذکور) گھوڑا مانگ کر اس سے تناسل اور افزائش نسل ممکن ہے۔ اور خالص نر (ذکور) گھوڑوں کی صورت میں زکوٰۃ کے عدم وجوب کی روایت راجح ہے۔ کیونکہ عند ابی حنیفہؒ اس کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔ اور نہ ہی اس سے تناسل ممکن ہے۔ اس

www.Bhalli.Info

لئے راجح یہی ہے کہ زکوٰۃ واجب نہ ہو۔

السؤال الثالث (الف) و من اكل فی رمضان ناسياً وظن ان ذلك يفطره فاكل بعد ذلك متعمداً عليه القضاء دون الكفارة و لو احتجم و ظن ان ذلك يفطره ثم اكل متعمداً عليه القضاء والكفارة.

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ دونوں مسئلوں میں فرق مع دلیل ④ پہلے مسئلے میں وجوب کفارہ میں امام ابوحنیفہؒ کا دوسرا قول بطرز صاحب ہدایہ مع دلیل۔

☆ (۱) **ترجمہ:** اور جس نے رمضان میں بھول کر کھایا اور یہ گمان کیا کہ بھول کر کھانا روزے کو افطار کر دیتا ہے۔ پھر اس کے بعد عمداً کھایا تو اس پر قضا واجب ہے۔ کفارہ واجب نہیں۔ اور اگر پچھنے لگائے اور یہ گمان کیا کہ یہ روزے کو توڑ دیتا ہے پھر اس نے جان بوجھ کر کھایا تو اس پر قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

☆ (۲) **اعراب:** وَ مَنْ اَكَلَ فِيْ رَمَضَانَ نَاسِياً وَ ظَنَّ اَنَّ ذٰلِكَ يُفْطِرُهٗ فَاَكَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ مُتَعَمِّدًا عَلَيْهِ الْقَضَاءُ دُوْنَ الْكَفَّارَةِ وَ لَوِ احْتَجَمَ وَ ظَنَّ اَنَّ ذٰلِكَ يُفْطِرُهٗ ثُمَّ اَكَلَ مُتَعَمِّدًا عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَ الْكَفَّارَةُ.

☆ (۳) **دونوں مسئلوں میں فرق مع دلیل:**

بھول کر کھانے کے بعد جان بوجھ کر کھانے پینے سے روزہ باقی نہ رہنے کا شبہ قیاس صحیح سے پیدا ہوتا ہے۔ اور قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ بھول کر کھانے پینے سے روزہ باقی نہ رہے۔ اس کے بعد جان بوجھ کر کھانے پینے سے گویا وہ روزے کی حالت میں نہیں اسی دلیل کی بنیاد پر بھول کر کھانے پینے کی صورت میں روزہ ٹوٹنے کے شبہ میں کھایا پیا تو صرف قضا واجب ہوگی۔ عمداً کھانے پینے کی صورت میں وہ روزے سے نہیں تھا۔ اس لئے کفارہ واجب نہ ہوگا۔ ۲۔ پچھنے لگوانے کی صورت میں روزہ ٹوٹنے کے گمان پر عمداً کھانے پینے سے اس نے روزے کی حالت میں اس سے یہ فعل سرزد ہوا اور اس کا یہ گمان (یعنی پچھنے لگوانا مفسد صوم ہے) کسی شرعی دلیل کی طرف منسوب نہیں۔ اس لئے قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔ ان صورتوں میں دونوں مسئلوں کے مابین فرق یوں واضح ہے کہ بھول کر کھانے پینے کی صورت میں اس کا اشتباہ صحیح قیاس کی طرف منسوب ہے اور جان بوجھ کر کھاتے پیتے وقت وہ روزے کی حالت میں نہ تھا جبکہ پچھنے لگوانے کی صورت میں اس کا گمان کسی شرعی دلیل کی طرف منسوب نہیں اور جان بوجھ کر کھاتے پیتے وقت وہ روزے کی حالت میں تھا۔ اس لئے پہلی صورت (بھول کر کھانے پینے) میں صرف قضاء واجب ہوگی اور دوسری صورت (یعنی پچھنے

لگوانے) میں وہ روزے کی حالت میں تھا اس لئے قضا اور کفارہ دونوں لازم اور واجب ہوں گے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ۱۔ بھول کر کھاتے پیتے وقت روزے کی حالت میں نہ ہونا ۲۔ قیاس صحیح کی طرف شبہ کا منسوب ہونا ۳۔ اور صرف قضاء کا وجوب۔ پچھنے لگوانے کی صورت میں عمداً کھاتے پیتے وقت ۱۔ روزے کی حالت میں ہونا ۲۔ کسی شرعی دلیل کی طرف منسوب نہ ہونا ۳۔ اور قضاء اور کفارہ دونوں کا وجوب۔ دونوں مسئلوں میں فرق واضح ہے۔

☆ (۴) **وجوب کفارہ میں امام ابو حنیفہؒ کا دوسرا قول بطرز صاحب ھدایہ:**

نوادر میں امام ابوحنیفہؒ سے روایت ہے کہ اس صورت میں کفارہ واجب ہوگا۔ امام اعظمؒ کی اس روایت پر مبنی دلیل یہ ہے کہ جب اس کو حدیث معلوم ہے کہ نسیان کی صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوتا اور یہ بھی معلوم ہے کہ حدیث کے مقابلے میں قیاس متروک ہے۔ اور متروک کسی قسم کا شبہ پیدا نہیں کرتا تو اس صورت میں بھی عدم صوم کا شبہ متحقق نہ ہوگا اور جب شبہ موجود نہیں تو کفارہ بھی ساقط نہ ہوگا۔

السؤال الثالث (ب) الحج واجب علی الاحرار البالغين العقلاء الاصحاء اذا قدروا علی الزاد والراحلة فاضلا عن المسكن وما لا بدمنه و عن نفقة عياله الیٰ حين عوده و كان الطريق امنا.

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② حج کا لغوی اور شرعی معنی ③ حج پوری عمر میں ایک مرتبہ فرض ہونے کی دلیل ④ حج کی فرضیت علی الفور یا علی التراخی مع دلیل

☆ (۱) **ترجمہ:** حج ایسے آدمیوں پر فرض ہے جو آزاد ہوں بالغ ہوں عقلمند ہوں صحت مند ہوں۔ جبکہ وہ زاد اور راحلہ پر قادر ہوں۔ بشرطیکہ وہ مسکن (رہائش) اور ضرورت کی اشیاء اور واپسی تک عیال کے نفقے سے فاضل ہوں اور راستہ پر امن ہو۔

☆ (۲) **حج کا لغوی اور شرعی معنی:**

حج کا لغوی معنی ہے کسی باعظمت اور بڑی چیز کی طرف ارادہ کرنا اور شریعت کی اصطلاح میں مخصوص ارکان کا مخصوص فعل کے ساتھ مخصوص زمانے میں ارادہ کرنے کو حج کہتے ہیں۔

☆ (۳) **حج پوری عمر میں ایک مرتبہ فرض ہونے کی دلیل:**

حج پوری زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔ ہر سال فرض نہیں۔ اس کی دلیل صحیح مسلم میں موجود بروایت حضرت ابو ہریرہؓ۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول علیہ السلام نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا کہ اے لوگو! تم پر حج فرض ہے۔ پس تم حج کرو۔ ایک شخص نے کہا۔ اے اللہ کے رسول۔ کیا ہر سال۔ آپ علیہ السلام خاموش رہے۔ یہاں تک کہ اس نے یہ بات تین بار کہی۔ چنانچہ رسول علیہ السلام نے فرمایا

www.Bhalli.Info

کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال واجب ہو جاتا۔ اور تم اس کی طاقت ہرگز نہ رکھتے۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو۔ ان چیزوں سے متعلق سوال کرنے سے جن کو میں نے تمہارے سامنے بیان کرنے سے چھوڑ دیا۔ اس لئے کہ تم سے پہلے بہت سے لوگ کثرت سوال اور اپنے انبیاء پر اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں۔ پس جب تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو تم اس کو اپنی بساط کے مطابق بجالاؤ۔ اور جب میں تم کو کسی چیز سے روکوں تو اس کو چھوڑ دو۔ اس حدیث میں لفظ **لو قلت نعم لو جبت و لما استطعتم.** اس پر دلالت کرتا ہے کہ حج میں تکرار نہیں ہے۔ یعنی حج زندگی میں ایک ہی بار فرض ہے۔ بار بار فرض نہیں ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ وجوب حج کا سبب بیت اللہ ہے اور بیت متعدد و مکرر نہیں ہے بلکہ ایک ہی ہے۔ اور معلوم ہی ہے کہ سبب اگر مکرر نہ ہو تو مسبب بھی مکرر نہیں ہوتا۔ بایں وجہ کہ بیت کی طرف حج کو مضاف کر کے بیت اللہ کہا جاتا ہے۔ اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ حج زندگی میں ایک ہی مرتبہ فرض ہے۔

☆ **(۴) حج کی فرضیت علی الفور یا علی التراخی مع دلیل:**

مسئلہ یہ ہے کہ جب کسی شخص میں فرضیت حج کی تمام شرائط جمع ہو جائیں یا ہو گئیں تو حج فی الفور اسی سال واجب ہوگا یا علی التراخی واجب ہوگا۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اسی سال فی الفور حج فرض ہوگا۔ بلا عذر مؤخر کرنے سے وہ گناہ گار ہوگا۔

امام احمد بن حنبلؒ و امام کرخیؒ اور امام ابو حنیفہؒ سے یہی قول مروی ہے۔ جو علی الفور پر دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ روایت منقول ہے کہ ایک مرتبہ امام ابو حنیفہؒ سے دریافت کیا گیا کہ کہ اگر کسی کے پاس مال ہو تو وہ حج کرے یا نکاح کرے۔ تو امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ حج کرے۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ امام صاحب کے نزدیک حج فی الفور واجب (فرض) ہے۔ بایں دلیل کہ (بقول امام ابو یوسفؒ) حج ایک خاص وقت یعنی اشہر حج (شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ) کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور جو چیز کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص ہو۔ اگر وہ اپنے وقت سے فوت ہوگی تو وہ اس کو اسی وقت معینہ میں ادا کرے گا۔ اب حج کا وقت فوت ہونے کے بعد دوبارہ ایک سال میں عود کرے گا۔ اور سال بھر کی مدت بہت طویل ہے۔ پس ثابت ہوا کہ حج کی فرضیت فی الفور فرض ہے نہ کہ علی التراخی۔ کیونکہ اس مدت میں موت و حیات دونوں برابر ہیں۔ یعنی اس مدت میں موت کا آنا کوئی نادر نہیں بلکہ موت آسکتی ہے۔ اس لئے احتیاط اس میں ہے حج کا وقت تنگ کیا جائے اور یہ کہا جائے کہ جس سال فرضیت حج کی شرائط جمع ہو جائیں یا ہو گئیں تو اسی سال حج فرض ہے۔ تنگی وقت کا دار و مدار احتیاط پر ہے تحقیق پر نہیں۔ امام ابو یوسفؒ نے اپنی دلیل کو مضبوط کرتے ہوئے فرمایا حج ادا کرنے میں بالاتفاق جلدی کرنا افضل ہے۔ برخلاف نماز کے وقت کے کہ اتنی دیر میں موت کا آنا نادر ہے۔ اس لئے نماز کو اس کے وقت میں مؤخر کرنا احتیاط کے خلاف کام نہ ہوگا۔

الورقة الرابعة — في الفرائض — وفاق المدارس العربية باكستان شعبان ۱۴۳۰ھ

السؤال الأول (الف) و اصحاب هذه السهام اثنا عشر نفرا اربعة من الرجال و ثمان من النساء.

الجواب الأول (الف) اس سوال میں سات امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت پر اعراب ② مذکورہ عبارت کا ترجمہ ③ اصحاب فروض کی کل تعداد ④ اصحاب فروض کے نام ⑤ اب کے احوال لکھیں ⑥ علم میراث کا موضوع ⑦ علم میراث کی غرض

☆ **(۱) اعراب:** وَ اَصْحَابُ هٰذِهِ السِّهَامِ اِثْنَا عَشَرَ نَفَرًا اَرْبَعَةٌ مِّنَ الرِّجَالِ وَ ثَمَانٌ مِّنَ النِّسَاءِ.

☆ **(۲) ترجمہ:** اور ان حصوں والے بارہ افراد ہیں۔ چار مرد ہیں اور آٹھ عورتیں ہیں۔

☆ **(۳) اصحاب فروض کی کل تعداد:** اصحاب فروض کی کل تعداد بارہ ہے۔

☆ **(۴) اصحاب فروض کے نام:** اصحاب فروض میں چار مرد: ۱: باپ ۲: جد صحیح (دادا یا اس سے اوپر یعنی پردادا) ۳: اخیافی بھائی ۴: خاوند۔ آٹھ عورتیں ۱: بیوی ۲: بیٹی ۳: پوتی (یا پڑپوتی) ۴: حقیقی بہن ۵: اخیافی بہن ۶: ماں ۷: جدہ صحیحہ یعنی اس کی میت کی طرف نسبت کرنے میں جد فاسد داخل نہ ہو۔ ۸: جدہ فاسدہ یعنی نانا کی ماں کہ اس کا میت کے ساتھ رشتہ قائم کرنے میں نانا کا واسطہ ہو۔

☆ **(۵) اب کے احوال لکھیں:**

باپ کے تین احوال ہیں۔ ۱۔ فرض مطلق یعنی چھٹا حصہ ۲۔ فرض و تعصیب ۳۔ تعصیب محض۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مرنے والے کا باپ اور بیٹا یا پوتا موجود ہے تو باپ کو صرف چھٹا حصہ ملے گا۔ اسی لئے اس کو فرض مطلق کہتے ہیں۔ چونکہ اس صورت میں وہ عصبہ نہیں بنے گا۔ کیونکہ اس سے بڑا عصبہ بیٹا یا پوتا موجود ہے۔ اگر باپ کے ساتھ مرنے والے کا بیٹا وغیرہ نہ ہو۔ بلکہ بیٹی یا پوتی وغیرہ ہوں تو اس صورت میں باپ کو چھٹا حصہ اور بیٹی وغیرہ کو ان کا حصہ ملے گا اور اگر مال کچھ بچ جائے تو اس کو بھی عصبہ بن کر باپ ہی وصول کرے گا۔ اسی کو فرض و تعصیب کہتے ہیں۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی نہ ہو یعنی مرنے والے کی اولاد نہ ہو نہ ذکور نہ اناث۔ تو اس صورت میں باپ کا حصہ مقرر نہیں ہے۔ بلکہ وہ خالص عصبہ ہے۔ اگر اولاد کے علاوہ کوئی اور وارث ہو تو اس کا حصہ دینے کے بعد تمام کا تمام مال باپ کا ہوگا۔ اور اگر کوئی وارث ہی نہ ہو تو تمام ترکے کا حقدار باپ ہوگا۔

☆ **(۶) علم میراث کا موضوع:** علم میراث کا موضوع میت کا ترکہ اور اس کے مستحقین ہیں۔

☆ **(۷) علم میراث کی غرض:**

ترکہ کے مستحقین اور ان کے شرعی حقوق کا علم، علم میراث کی غرض ہے۔

السؤال الأول (ب) الام، الزوجہ، بنت الابن کے حالات بیان کریں.

www.Bhalli.Info

الجواب الاول (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① الام کے حالات ② الزوجہ کے حالات ③ بنت الابن کے حالات

☆ **(۱) الام کے حالات : ماں کے تین احوال ہیں۔**

۱۔ ثلث کل ۲۔ ثلث ماقی بعد فرض اور الزوجین ۳۔ سدس۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ اولاد ذکور (نر) یا اناث (مادہ) نہ ہو اور نہ دو بھائی یا بہن ہوں اور نہ ہی باپ کے ساتھ زوجین میں سے کوئی ہو تو اس صورت میں ماں کو ثلث ۱/۳ ملے گا۔ یہ پہلی حالت ثلث کل کی تفصیل ہے۔ دوسری حالت کی تفصیل۔ اگر اولاد نہ ہو اور نہ بھائی بہن ہوں مگر زوجین میں سے کوئی باپ کے ساتھ ہو تو اس صورت میں زوجین کا حصہ دینے کے بعد جو کچھ بچے گا اس میں سے ماں کو ثلث حصہ ملے گا۔

	۴	
جیسے یہ صورت	زوج۔ ام۔ اب	
	۱ ـ ۱ ـ ۲	

اس صورت میں ربع (چوتھا حصہ) بیوی کو دیا جائے گا۔ باقی تین بچ گئے۔ ان میں سے ثلث یعنی ایک حصہ ماں کو ملے گا۔ اور باقی دو حصے عصبہ ہونے کی وجہ سے باپ کو ملیں گے۔

تیسری حالت (ما بقی بعد فرض اور الزوجین) اس صورت میں نصف یعنی تین خاوند کو ملے گا اور باقی کا ثلث ۱/۳ ماں کو ملے گا۔ اور باقی دو حصے باپ کو ملیں گے۔ جہاں ماں کو ثلث الباقی ملتا ہے وہ صرف یہی دو صورتیں ہیں۔

☆ **(۲) الزوجہ کے حالات :** بیوی کی صرف دو حالتیں ہیں۔ پہلی حالت ربع چوتھا حصہ دوسری حالت ثمن۔ آٹھواں حصہ۔ اگر خاوند کی اولاد میں سے کوئی نہ ہو تو بیوی کو چوتھائی ۱/۴ حصہ ملے گا۔ اگر خاوند کی اولاد ہو تو اسے آٹھواں یعنی پورے مال کا ۱/۸ حصہ ملے گا۔

☆ **(۳) بنت الابن کے حالات :** بنت الابن کے چھ حالات ہیں۔ پہلی حالت نصف' دوسری حالت ثلثان۔ تیسری حالت سدس۔ چوتھی حالت محجوب بالبنات۔ پانچویں حالت محجوب بالابن۔ چھٹی حالت عصبہ بالغیر۔ تفصیل یہ ہے کہ ۱۔ اگر میت کی صرف ایک پوتی اور بیٹا بیٹی نیز پوتا موجود نہ ہو تو اس اکیلی پوتی کو پورے مال کا نصف ملے گا۔ ۲۔ اگر پوتی ایک سے زائد ہوں اور میت کا بیٹا' بیٹی' پوتا موجود نہ ہو تو پوتیوں کو سارے مال کا دو ثلث ۲/۳ ملے گا۔ ۳۔ اگر میت کی ایک بیٹی موجود ہو اور بیٹا' پوتا نہ ہو اور پوتی ایک ہو یا زیادہ ان کو پورے مال میں سدس ۱/۶ حصہ ملے گا۔ چونکہ بنات کا حق ثلثان سے متجاوز (زائد) نہیں ہوتا اور نصف حصہ بیٹی لے چکی ہے۔ پوتی کو سدس ملنے ہی ثلثان (دو تہائی) کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ اس لئے پوتی کا حق یہاں سدس ۱/۶ سے زائد نہ ہوگا۔ ورنہ بنات کے حق کو ثلث سے بڑھانا لازم آئے گا۔ ۴۔ اگر میت کی دو بیٹیاں موجود ہیں تو چونکہ وہ ثلث لے چکی ہیں جو بیٹیوں کے حق کا منتہیٰ ہے اس وجہ سے اس صورت میں پوتی محروم ہوگی۔ اسی کو

محجوب بالبنات کہتے ہیں۔ ۶۔ اگر میت کا بیٹا موجود ہو تو پوتیاں بھی بالکل محروم ہوتی ہیں۔ اس صورت کو محجوب بالابن کہتے ہیں۔ اگر میت کا بیٹا موجود نہ ہو البتہ بیٹیاں موجود ہیں خواہ بیٹی ایک ہو یا زیادہ۔ اور میت کا پوتا بھی موجود ہو تو اس وقت پوتی نہ اصحاب الفرائض اور نہ محروم (دونوں) نہ ہوگی بلکہ اپنے بھائی کے ساتھ مل کر عصبہ بن جائے گی۔ اسی کو عصبہ بالغیر کہتے ہیں۔

السؤال الثاني (الف) العول ان يزاد على المخرج شيء من اجزائه اذا ضاق عن فرض اعلم ان مجموع المخارج سبعة

الجواب الثاني (الف) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ عول کی لغوی اور اصطلاحی تعریف ④ کون سے مخارج میں عول ہوتا ہے ⑤ کونسے مخارج میں عول بالکل نہیں ہوتا۔

☆ **(۱) ترجمہ:** عول یہ ہے کہ مخرج پر اس کے اجزاء بڑھا دیے جائیں۔ جبکہ مخرج فرض کی ادائیگی سے تنگ ہو جائے۔ جاننا چاہیے کہ کل مخارج سات ہیں۔

☆ **(۲) اعراب:** اَلْعَوْلُ اَنْ يُزَادَ عَلَى الْمَخْرَجِ شَيْءٌ مِنْ اَجْزَائِهِ اِذَا ضَاقَ عَنْ فَرْضٍ اِعْلَمْ اِنَّ مَجْمُوْعَ الْمَخَارِجِ سَبْعَةٌ

☆ **(۳) عول کی لغوی اور اصطلاحی تعریف :**

عول کا لغوی معنی ہے کثیر الاولاد۔ (کثیر الاولاد والا ہونا) اور عول کا اصطلاحی معنی ہے جب مخرج فرائض کی ادائیگی سے تنگ ہو جائے تو اس وقت مخرج پر اس کے اجزاء بڑھا دیے جائیں۔

☆ **(۴) کون سے مخارج میں عول ہوتا ہے :** سات مخارج میں سے تین مخارج میں عول ہوتا ہے۔ ۱۔ یعنی چھ کا عول دس تک طاق اور جفت دونوں طرح ہوتا ہے ۲۔ اور بارہ کا طاق ہو کر سترہ تک عول ہوتا ہے ۳۔ اور چوبیس کا ایک ہی عول ستائیس تک ہوتا ہے یعنی وہ ایک ہی عول یہ ہے۔ زوجہ' دو لڑکیاں' ماں اور باپ۔ یہ عول ستائیس پر نہیں بڑھایا جاتا۔

وضاحت: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے نزدیک عول اکتیس تک ہوتا ہے۔

☆ **(۵) کونسے مخارج میں عول بالکل نہیں ہوتا :** چار مخارج میں عول نہیں ہوتا: کل مخارج سات ہیں۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۸۔ ۶۔ ۱۲۔ ۲۴۔ ان میں سے پہلے چار مخارج یعنی ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۸ میں عول بالکل نہیں ہوتا۔ کیونکہ باستقراء معلوم ہو چکا کہ ان میں کبھی سہام مخرج نہیں بڑھتے۔

السؤال الثاني (ب) ان مسئلوں کو حل کریں۔

۱ م ـــ ی ـــ ت (۱۹) ۲۔ م ـــ ی ـــ ت (۱۷)

بنات ۱۰	ام	اب	زوج۔ حقیقی بہن۔ اخیافی بہن۔ ام	

الجواب الثاني (ب) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

www.Bhalli.Info

① میت ۔ بنات ۱۰، ام ۔ اب ۔ ۱۶۔ ② میت ۔ زوج ۔ حقیقی بہن ۔ اخیافی بہن ۔ ام ۔ ۱۷

☆ (۱)

بنات ۱۰	ام	اب
$\frac{4}{20}$	$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{5}$

اس مثال میں دس اور چار میں توافق بالنصف ہے۔ دس کے وفق پانچ کو اصل مسئلہ چھے میں ضرب دی تو حاصل ضرب تیس ہوگیا۔

☆ (۲)

زوج	حقیقی بہن	اخیافی بہن	ام
۳	۴	۲	۱

مذکورہ صورت میں نوع اول کا نصف نوع ثانی کے تینوں حصوں سے ملا ہوا ہے۔ لہٰذا مسئلہ کی تخریج چھ سے ہوئی اور عول کرکے دس کرلیا گیا۔ جس میں سے تین شوہر کو اور چار حقیقی بہنوں کو اور دو اخیافی بہنوں کو اور ایک ماں کو ملے گا۔

السؤال الثالث (الف) اعلم ان الفرائض المذكورة في كتاب الله نوعان. الاول النصف والربع والثمن. الثاني. الثلثان والثلث والسدس على التضعيف والتنصيف. فاذا جاء في المسائل من هذه الفروض احاد احاد فمخرج كل فرض سمية الا النصف وهو اثنين

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ خط کشیدہ عبارت میں مخصوص امر کی نشاندہی ④ نوع اول کے نوع ثانی کے ساتھ اختلاط کی صورت میں مسئلہ کس سے بنایا جائے۔

☆ (۱) ترجمہ: تو جان لے کہ وہ حصے جو کتاب اللہ میں ذکر کئے گئے ہیں دو قسم پر ہیں۔ پہلی قسم نصف ربع ثمن۔ دوسری قسم ثلثان ثلث اور باعتبار تضعیف اور تنصیف سدس پس جب فرائض کے مسائل میں ان چھ فرضوں میں ایک ایک فرض آئے تو ہر فرض کا مخرج اس کا ہم نام ہوگا ماسوائے نصف اور اس کا مخرج دو ہے۔

☆ (۲) اعراب: اِعْلَمْ اَنَّ الْفَرَائِضَ الْمَذْكُوْرَةَ فِيْ كِتَابِ اللهِ نَوْعَانِ. اَلْاَوَّلُ النِّصْفُ وَ الرُّبُعُ وَ الثُّمُنُ. اَلثَّانِيْ. اَلثُّلُثَانِ وَ الثُّلُثُ وَ السُّدُسُ عَلَى التَّضْعِيْفِ وَ التَّنْصِيْفِ. فَاِذَا جَاءَ فِي الْمَسَائِلِ مِنْ هٰذِهِ الْفُرُوْضِ اَحَادٌ اَحَادٌ فَمَخْرَجُ كُلِّ فَرْضٍ سَمِيَّةٌ اِلَّا النِّصْفَ وَ هُوَ اثْنَيْنِ.

☆ (۳) خط کشیدہ عبارت میں مخصوص امر کی نشاندھی:

خط کشیدہ عبارت میں فروض مقدرہ اور ان کے مستحقین مراد ہیں۔ چنانچہ فروض مقدرہ چھے ہیں۔ نصف۔ ربع۔ ثمن۔ ثلثان۔ ثلث۔ سدس۔ ان چھے میں باہمی تعلق تضعیف وتنصیف کا ہے۔

جیسے نصف یہ ربع کا دوگنا ہے۔ اور ربع ثمن کا دوگنا ہے۔ اسی طرح ربع نصف کا آدھا ہے۔ ثمن ربع کا آدھا ہے۔ ایسے ہی ثلثان ثلث کا دوگنا اور ثلث سدس کا دوگنا۔ اسی طرح سدس ثلث کا نصف اور ثلث ثلثان کا آدھا ہے۔

☆ (۴) نوع اول کے نوع ثانی کے ساتھ اختلاط کی صورت میں مسئلہ کس سے بنایا جائے:

نوع اول کے نوع ثانی کے ساتھ اختلاط کی صورت میں مسئلہ کس سے بنایا جائے۔ اگر نوع اول اور نوع ثانی متعدد فرض جمع ہوجائیں تو اس وقت سب سے چھوٹے حصے کے اختلاط کا اعتبار کیا جائے گا۔ چنانچہ اس صورت میں مسئلہ اسی (چھوٹے حصے کے اختلاط) سے بنایا جائے گا۔

السؤال الثالث (ب) تخارج کی لغوی و اصطلاحی تعریف مع امثلہ۔ موانع کی لغوی و اصطلاحی تعریف مصنف کے بیان کردہ چار موانع ارث بطرز مصنف بیان کریں۔

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① تخارج کی لغوی و اصطلاحی تعریف مع امثلہ ② موانع کی لغوی و اصطلاحی تعریف ③ مصنف کے بیان کردہ چار موانع ارث بطرز مصنف بیان کریں۔

☆ (۱) تخارج کی لغوی و اصطلاحی تعریف مع امثلہ:

تخارج کا لغوی معنی ہے کسی شے کا نکلنا۔ اصطلاح میں مستحقین ترکہ میں کسی شخص کے معلوم چیز پر مصالحت کرکے اپنے استحقاق سے دستبردار ہونے کو تخارج کہتے ہیں۔ مثال۔ اگر میت عورت ہو اور اس کے تین وارث ہوں۔ یعنی خاوند، ماں، چچا اس صورت میں مسئلہ چھ سے بنایا جائے گا۔ یعنی ترکے کے چھ حصے کئے جائیں گے۔ اس میں خاوند کے تین حصے اور ماں کے دو حصے اور چچا کا ایک حصہ۔ اور خاوند مہر یعنی دین پر مصالحت کرکے علیحدہ ہوگیا تو شوہر کے تین حصے نکال کر (قطع کرکے) بقیہ تین عدد کو بقیہ ورثاء (ماں، چچا) کی تصحیح سمجھا جائے گا۔ یعنی کل مال کے تین حصے کرکے اس میں سے دو حصے ماں کو اور ایک حصہ چچا کو دیا جائے گا یا چچی کو ایک حصہ ملے گا۔

☆ (۲) موانع کی لغوی و اصطلاحی تعریف:

موانع کی لغوی تعریف کسی چیز کے روکنے یا محروم کردینے کو موانع کہتے ہیں۔ موانع کی اصطلاحی تعریف میراث سے محروم کردینے والی چیزوں کو موانع کہتے ہیں۔

☆ (۳) مصنف کے بیان کردہ چار موانع ارث بطرز مصنف بیان کریں:

واضح رہے کہ موانع ارث چار ہیں۔ پہلا موانع رقیت، دوسرا موانع قتل، تیسرا موانع اختلاف دین، چوتھا موانع اختلاف دار۔

www.Bhalli.Info

پہلے موانع کی تفصیل: رقیت یعنی غلامی میراث سے محروم کردیتی ہے خواہ وہ (غلامی) ناقص ہو یا کامل۔ لہٰذا غلام کامل ہو یا مکاتب ہو یا مدبر ہو یا ام ولد ہو انہیں میراث نہیں ملے گی۔ خواہ ان کا کوئی بھی رشتے دار فوت ہو جائے۔ کیونکہ غلام جیسا بھی ہو میراث پانے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ بایں وجہ کہ اس میں مالک ہونے کی صفت موجود نہیں۔

دوسرے موانع کی تفصیل قتل: اس کی چار اقسام ہیں۔ ا۔ قتل عمد یعنی وہ قتل جس میں ارادۃً ایسے آلہ قتل سے قتل کیا جائے تلوار، چھرا، پستول، توپ، بم وغیرہ کی طرح قتل کرنے والا ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں دیت اور کفارہ لازم نہیں آتا۔ بلکہ گناہ اور قصاص لازم آتا ہے۔ ۲۔ شبہ عمد۔ یہ وہ قتل ہے جس میں قاتل کسی معصوم الدم شخص کو قصداً ایسی چیز سے قتل کرے جس سے عام طور پر موت واقع نہ ہوتی ہو۔ مثلاً کوڑا، معمولی لکڑی وغیرہ۔ اس میں قصاص لازم نہیں آتا بلکہ دیت اور کفارہ لازم آتا ہے۔ ۳۔ قتل خطاء۔ یہ وہ قتل ہے جس میں قصد وارادہ کے بغیر قتل واقع ہو جائے جیسے گولی ہرن کو ماری تھی اور وہ کسی انسان کو لگ گئی۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں دیت اور کفارہ لازم آتا ہے۔ گناہ اور قصاص لازم نہیں آتا۔ ۴۔ قتل سبب۔ یہ وہ قتل ہے مثلاً راستے میں کنواں کھودا اور اس میں کوئی گر کر جاں بحق ہو گیا۔ تو اس میں دیت واجب ہوتی ہے۔ کفارہ اور قصاص واجب نہیں۔ قتل کی ان اقسام کے بعد یہ معلوم ہونا چاہئے کہ قتل مانع الارث ہے لیکن مطلقاً نہیں بلکہ اول الذکر تینوں (قتل عمد۔ شبہ عمد۔ قتل خطاء) قتل مانع الارث ہیں۔ کیونکہ ان میں قصاص یا کفارہ واجب ہے۔ لہٰذا یہ تینوں قتل مانع ارث ہیں۔

تیسرے موانع کی تفصیل: اگر وارث اور مورث ایک دین پر نہ ہوں بلکہ ان دونوں کا دین مختلف ہے۔ مثلاً ان دونوں میں سے ایک مسلمان ہے اور دوسرا کافر تو اس صورت میں ان دونوں میں کوئی بھی دوسرے کا وارث نہ ہوگا۔ مرتد بھی کسی کا وارث نہ ہوگا۔ کیونکہ ارتداد نے مرتد کو مطلقاً وراثت کی اہلیت سے خارج کر دیا۔ البتہ مسلمان مرتد کا وارث ہوگا۔

چوتھے موانع کی تفصیل: وارث اور مورث میں سے ایک دار الاسلام میں اور دوسرا دار الحرب میں رہنے والا ہو تو وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔ ا۔ واضح رہے کہ دار کا اختلاف صرف غیر مسلموں کے لئے مانع ارث ہے مسلمانوں کے لئے نہیں۔ یعنی ایک مسلمان اپنے مورث مسلم کا وارث ہوگا اگرچہ وہ دو مختلف ملکوں کے باشندے ہوں۔ ۲۔ اختلاف کی دو قسمیں ہیں۔ ا۔ اختلاف حقیقی جیسے ایک حربی اور دوسرا ذمی ان دونوں کا دار حقیقتاً مختلف ہے۔ کیونکہ ایک دار الاسلام میں اور دوسرا دار الحرب میں (حربی دار الحرب میں' ذمی دار الاسلام میں) ۲۔ اختلاف حکمی۔ ذمی اور مستامن گو کہ حقیقتاً دونوں دار الاسلام میں ہیں لیکن حکماً اب بھی دار کا اختلاف ہے۔ اسی طرح وہ دو حربی جو مختلف دو ملکوں کے رہنے والے ہوں ان کے دار کا اختلاف حقیقی ہوگا۔

الورقة الخامسة — في البلاغة — وفاق المدارس العربية باكستان شعبان ۱۴۳۰ھ

السؤال الأول (الف) فبلاغة الكلام مطابقة لمقتضیٰ الحال مع فصاحته والحال و يسمیٰ بالمقام هو الامر الحامل للمتكلم علیٰ ان يورد عبادته علی صورة مخصوصة و المقتضیٰ و يسمیٰ الاعتبار المناسب هو الصورة المخصوصة التی تورد عليها العبارة.

الجواب الأول (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ فصاحت کی لغوی و اصطلاحی تعریف ④ مذکورہ عبارت کی تشریح مع وضاحت مثال

☆ (۱) ترجمہ: بلاغت الکلام۔ کلام کا مقتضائے حال کے مطابق ہونا۔ اس کے فصیح ہونے کے ساتھ ساتھ اور حال جس کا نام مقام بھی رکھا جاتا ہے۔ وہ ایسا امر ہے جو متکلم کو اس پر ابھارتا ہے کہ وہ اپنی عبارت کو ایک مخصوص صورت پر لائے۔ اور مقتضیٰ جس کا نام مناسب بھی رکھا جاتا ہے وہی صورت مخصوصہ ہے جس پر متکلم کی عبارت لائی جاتی ہے۔

☆ (۲) اعراب: فَبَلَاغَةُ الْكَلَامِ مُطَابَقَتُهٗ لِمُقْتَضَى الْحَالِ مَعَ فَصَاحَتِهٖ وَ الْحَالُ وَ يُسَمّٰى بِالْمَقَامِ هُوَ الْاَمْرُ الْحَامِلُ لِلْمُتَكَلِّمِ عَلٰى اَنْ يُوْرِدَ عِبَادَتِهٖ عَلٰى صُوْرَةٍ مَخْصُوْصَةٍ وَ الْمُقْتَضٰى وَ يُسَمّٰى الْاِعْتِبَارِ الْمُنَاسِبِ هُوَ الصُّوْرَةُ الْمَخْصُوْصَةُ الَّتِيْ تُوْرَدُ عَلَيْهَا الْعِبَارَةُ.

☆ (۳) فصاحت کی لغوی و اصطلاحی تعریف:

بیان اور ظہور کے معنی کی خبر دینا کو فصاحت کی لغوی تعریف ہے۔ اور اصطلاح میں فصاحت کلمہ و کلام اور متکلم تینوں کی صفت واقع ہوتی ہے۔

☆ (۴) مذکورہ عبارت کی تشریح مع وضاحت مثال:

بلاغت الکلام وہ ہے جو فصیح اور مقتضائے حال کے مطابق ہو یعنی بلاغت الکلام دو چیزوں پر موقوف ہے۔ ا۔ کلام کا مقتضائے حال کے مطابق ہونا ۲۔ کلام کا فصیح کلمات سے مرکب ہونا۔ اسی سے معلوم ہوا کہ ہر کلام بلیغ فصیح ہے۔ لیکن ہر کلام فصیح بلیغ نہیں ہے۔ چنانچہ کلام جس قدر مقتضائے حال کے مطابق ہوگا اسی قدر وہ (کلام) خوبیوں کا حامل ہوگا۔ اور جس قدر مقتضائے حال کے خلاف استعمال ہوگا اسی قدر وہ (کلام) خوبیوں سے گرا ہوا ہوگا۔ اہل بلاغت نے فن بلاغت کے دو طرف کئے ہیں۔ ا۔ طرف اعلیٰ جیسے قرآن مجید کی بلاغت جو سب سے بلند تر ہے۔ طرف اعلیٰ کے قریب قریب جیسے رسول علیہ السلام کا کلام۔ یہ دونوں حد اعجاز میں داخل ہیں۔ ۲۔ طرف اسفل یعنی بلغاء کے نزدیک اگر کوئی کلام اس اسفل سے بھی گرا ہوا ہوگا تو وہ آدمی کا کلام نہیں سمجھا جائے گا بلکہ حیوان کی آواز سے مل جائے گا۔ اس لئے حصول بلاغت کے لئے دو چیزوں کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ ا۔

www.Bhalli.Info

ان اسباب کو معلوم کرنا جو فصاحت کے لئے نقصان دہ ہیں۔ تاکہ غیر فصیح کلام سے احتراز ہو جائے۔
۲۔ احوال اور مقتضیات احوال کو پہلے سے معلوم کیا جائے ورنہ کلام کو مقتضائے حال کے مطابق لانا محال ہوگا۔ مثال۔ مدح ایک حالت ہے جو عبارت بصورت اطناب (لمبا کرنا) کے وارد ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔ اسی طرح ذکاوت و ذہانت ایک حالت کو عبارت کے اختصار و ایجاز کی صورت کا تقاضا کرتی ہے۔ لہٰذا مدح اور ذہانت دو حالتیں ہیں اور اطناب و ایجاز میں سے ہر ایک مقتضٰی ہیں۔ اور کلام کا اطناب (لمبا) اور ایجاز (مختصر) کی صورت پر لانا مقتضٰی کی مطابقت ہے۔

السؤال الأول (ب) و اما التمنى فهو طلب شئ محبوب لا يرجىٰ فصوله لكونه مستحيلاً او بعيد الوقوع كقوله الا ليت الشباب يعود يوماً ...... فا خبره بما فعل المشيب و قول المعسر ليت الف دينار

الجواب الأول (ب) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ تمنی اور ترجی میں فرق ④ تمنی کے لئے چار الفاظ لیت وھل اور لو ولعل ⑤ ھل ولو اور لعل مع امثلہ

☆ **(۱) ترجمہ:** اور یہ تمنی یہ کسی محبوب چیز کے طلب کرنے کو کہتے ہیں جس کے حصول کی امید دو وجوہ سے نہ کی جاتی ہو۔ پہلی وجہ اس کا حاصل کرنا محال ہو۔

دوسری وجہ: اس کا وقوع خارج میں بعید ہو۔ پہلی وجہ کی مثال یعنی جس کا حصول محال ہو۔ یہ شعر ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے کاش میری جوانی واپس کسی دن لوٹ آئی تو میں اسے ان تمام جان گداز واقعات سے مطلع کرتا جو بڑھاپے نے میرے ساتھ برتے ہیں۔ دوسرے کی مثال یعنی جس کا وقوع خارج میں بعید ہو۔ تنگدست کا قول ہے۔ اے کاش میرے پاس ہزار دینار ہوتے۔

☆ **(۲) اعراب:** وَ اَمَّا التَّمَنِّیْ فَهُوَ طَلَبُ شَیْءٍ مَحْبُوْبٍ لَا یُرْجٰی فُصُوْلُهٗ لِكَوْنِهٖ مُسْتَحِیْلًا اَوْ بَعِیْدَ الْوُقُوْعِ كَقَوْلِهٖ اَلَا لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ یَوْمًا ...... فَاُخْبِرَهٗ بِمَا فَعَلَ الْمَشِیْبُ وَ قَوْلُ الْمُعْسِرِ لَیْتَ لِیْ اَلْفَ دِیْنَارٍ.

☆ **(۳) تمنی اور ترجی میں فرق:**

تمنی ایسی خواہش کو کہتے ہیں جس کا حصول ناممکن ہو اور وہ اس خواہش کا وقوع خارج میں بعید ہو اور ترجی ایسی آرزو کو کہتے ہیں جس میں کسی مطلوبہ چیز کا حصول متوقع ہو جیسے عسى الله ان ياتى بالفتح ترجمہ۔ توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ کامیابی نصیب کرے۔ لعل الله يحدث بعد ذلك امرا۔ توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی صورت پیدا کردے۔ تمنی اور ترجی میں فرق واضح ہے۔ یعنی تمنی ممکنات اور ممتنعات دونوں کے لئے اور ترجی صرف ممکنات کے لئے ہے۔

☆ **(۴) تمنی کے لئے چار الفاظ لیت و ھل اور لو و لعل ھیں:**

تمنی کے لئے چار حروف (لیت۔ ھل۔ لو اور لعل) مستعمل ہوتے ہیں ان میں سے پہلا حرف لیت اصلی ہے اور باقی تین (ھل۔ لو۔ لعل) غیر اصلی ہیں۔

☆ **(۵) ھل ولو اور لعل مع امثلہ:**

ان میں سے ایک (غیر اصلی) ھل ہے۔ جیسے فهل لنا من شفعاء فيشفعوا لنا (ترجمہ۔ اے کاش ہمارے لئے سفارشی ہوتے کہ وہ ہماری سفارش کرتے) ان (غیر اصلی) میں دوسرا حرف لو ہے۔ مثال۔ فلو ان لنا كرة فنكون من المومنين (ترجمہ۔ اے کاش ہمیں دنیا میں دوبارہ آنا نصیب ہوتا تو ہم ایمانداروں میں سے ہوتے) ان (غیر اصلی) میں سے تیسرا حرف لعل ہے۔ مثلاً شاعر کے شعر میں۔ شعر کا ترجمہ یہ ہے۔ اے قطا کے جھنڈ کیا کوئی ایسا ہے جو اس کا پر بطور عاریت دیدے۔ توقع ہے کہ میں اس شخص کے پاس جس سے میں محبت رکھتا ہوں اس کے ذریعے اڑ کر چلا جاؤں۔ ان حروف کا استعمال تمنی میں ہونے کی وجہ سے وہ فعل مضارع جو ان کے جواب میں واقع ہوتا ہے منصوب ہوتا ہے۔

السؤال الثاني (الف) اما المضاف لمعرفة فيوتىٰ به اذا تعين طريق لاحضار معناه ايضاً ككتاب سيبويه و سفينة نوح اما اذا لم يتعين لذلك فيكون لاغراض اخرىٰ.

الجواب الثاني (الف) اس سوال میں چھ امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ مضاف کے دیگر اغراض میں سے پہلا تعداد کے بیان کا مشکل ہونا مع مثال ④ مضاف کے دیگر اغراض میں سے دوسرا بعض افراد کو بعض افراد پر مقدم کرنے سے بچاؤ مع مثال ⑤ مضاف کے دیگر اغراض میں سے تیسرا مضاف تعظیم کے لئے مع مثال ⑥ مضاف کے دیگر اغراض میں میں سے چوتھا مضاف کی تحقیر کے لئے مع مثال۔

☆ **(۱) ترجمہ:** (مذکورہ معارف میں سے کسی ایک طرف مضاف لانا) یہ اس وقت لایا جاتا ہے جب سامع کے ذہن میں مضاف کے معین کو حاضر کرانے کے لئے اضافت کا طریقہ ہی متعین ہو۔ (یعنی معرفہ) کی طرف اضافت کے بغیر مضاف کی پہچان کا کوئی دوسرا طریقہ نہ ہو) جیسے سیبویہ کی کتاب اور نوح کی کشتی۔ لیکن جب احضار معنی کے لئے یہ طریقہ متعین نہ ہو تو یہ طریقہ اضافت الی المعرفہ بہت سی دوسری اغراض کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ **(۲) اعراب:** اَمَّا الْمُضَافُ لِمَعْرِفَةٍ فَیُؤْتٰی بِهٖ اِذَا تَعَیَّنَ طَرِیْقٌ لِاِحْضَارِ مَعْنَاهُ اَیْضًا كَكِتَابِ سِیْبَوَیْهِ وَ سَفِیْنَةِ نُوْحٍ اَمَّا اِذَا لَمْ یَتَعَیَّنْ لِذٰلِكَ فَیَكُوْنُ لِاَغْرَاضٍ اُخْرٰی.

www.Bhalli.Info

☆ (۳) پہلا مضاف تعداد کے بیان کا مشکل ہونا:

کبھی گنتی کی مجبوری ومشکل اور دشواری کے باعث طریقہ اضافت کو استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً اھل الحق و اہل البلد۔ ان سب کو گن کر بتانا نہایت ہی دشوار۔ دونوں مثالوں کو بالترتیب استعمال کرکے بتایا گیا ہے کہ (اھل الحق اھل البلد) اہل حق نے اس شے پر اتفاق کیا کہ شہر والے شریف ہیں۔ مثال مذکورہ میں ان سب کو گن کر بتانا ناممکن اور انتہائی دشوار ہے۔

☆ (۴) دوسرا مضاف بعض افراد کو بعض پر مقدم کرنے سے بچاؤ:

بعض افراد کو بعض افراد پر مقدم کرنے سے بچاؤ کے لئے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض افراد کو بعض پر مقدم کرنے سے جو برے نتائج پیدا ہوتے ہیں اس سے بچنے کے لئے اضافت الی المعرفۃ کا طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ مثال: امراء الجند. یعنی سالاران لشکر یہاں اگر امیروں کے نام لے کر ذکر کیا جاتا تو موخر الذکر سالاروں میں ناراضی پھیلنے کا احتمال تھا۔ اس لئے اس احتمال سے بچنے کے لئے یہ طریقہ اضافت استعمال کیا گیا ہے۔

☆ (۵) تیسرا مضاف تعظیم کے لئے:

کبھی تعظیم کی غرض سے مضاف کی تعظیم کے لئے اس کو معرفہ کی طرف اضافت کرتے ہیں۔ مثال۔ کتاب السلطان حضر (بادشاہ کا خط آیا) ھذا خادمی (یہ میرا خادم ہے) اخو الوزیر عندی (میرے پاس وزیر کا بھائی آیا)

☆ (۶) چوتھا مضاف تحقیر کے لئے:

کبھی تحقیر کی غرض سے بھی اضافت الی المعرفۃ کا طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ھذا ابن اللص (یہ چور کا بیٹا ہے) اس کے کسی اور کی تحقیر کے لئے بھی استعمال جیسے اخو اللص عند عمرو (چور کا بھائی عمرو کے پاس آیا)

السؤال الثاني (ب) و اما النكرة فيوتىٰ بها اذا لم يعلم للمحكي عنه جهة تعريف. كقولك جاء ههنا رجل اذا لم يعرف ما يعينه من علم اوصلة او نحوها و قد يؤتىٰ بها لاغراض اخرىٰ.

الجواب الثاني (ب) اس سوال میں سات امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ نکرہ تکثیر کے لئے مع مثال وتشریح ④ نکرہ تقلیل کے لئے مع مثال تشریح ⑤ نکرہ تعظیم کے لئے مع مثال تشریح ⑥ نکرہ تحقیر کے لئے مع مثال وتشریح ⑦ نکرہ عموم بعد النفی کے لئے مع مثال وتشریح

☆ (۱) ترجمہ: اور نکرہ اس وقت لایا جاتا ہے جس محکی عنہ کی کوئی وجہ تعریف (معرفہ لانے کی

وجہ) معلوم نہ ہو جیسے تمہارا قول۔ جاء ھھنا رجل. (یہاں ایک شخص آیا اس وقت اس شخص کے علم (نام) صلہ وغیرہ جیسے دیگر وجوہ تعریف معلوم نہ ہوں اور کبھی نکرہ دوسری مختلف غرضوں کے لئے بھی لایا جاتا ہے۔

☆ (۲) اعراب: وَ اَمَّا النَّكِرَةُ فَيُؤْتىٰ بِهَا اِذَا لَمْ يَعْلَمْ لِلْمُحْكِيْ عَنْهُ جِهَةُ تَعْرِيْفٍ. كَقَوْلِكَ جَاءَ هٰهُنَا رَجُلٌ اِذَا لَمْ يُعْرَفْ مَا يُعَيِّنُهُ مِنْ عِلْمٍ اَوْ صِلَةٍ اَوْ نَحْوِهَا وَ قَدْ يُؤْتىٰ بِهَا لِاَغْرَاضٍ اُخْرىٰ.

☆ (۳) نکرہ تکثیر کے لئے مع مثال و تشریح:

کبھی نکرہ کسی شے کی کثرت کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ مثال وتشریح۔ لفلان مال. یعنی فلاں کے لئے زیادہ مال۔

☆ (۴) نکرہ تقلیل کے لئے مع مثال تشریح:

کبھی نکرہ قلت بیان کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثال وتشریح۔ و رضوان من الله اكبر. مذکورہ دونوں مثالوں (لفلان مال و رضوان من الله اكبر) میں نکرہ کسی چیز کی کثرت و قلت کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی فلاں کے لئے زیادہ مال اور اللہ تعالیٰ کی تھوڑی سی رضا وخوشنودی بھی بہت بڑی چیز ہے۔ لفلان مال و رضوان من الله اكبر. یعنی مال کثیر و رضوان قلیل۔ اگر کسی کے پاس زیادہ مال ہو تو وہ خوش ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تھوڑی سی عبادت سے راضی ہو جائے تو یہ اس کے لئے بہت بڑی بات ہے۔

☆ (۵) نکرہ تعظیم کے لئے مع مثال تشریح:

کبھی نکرہ تعظیم کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثال ابن ابی السمط کا قول۔ له حاجب عن كل امر يشينه. (جو امر اسے عیب دار کرے ایک بڑا روکنے والا ہے شعر کا یہ مصرعہ حاجب کی تعظیم کے لئے ہے۔ کوئی بھی ایسا امر جو دنیوی یا دینی اعتبار سے کسی کو عیب دار بناتا ہو تو اس سے روکنے کے لئے وقت کا حکمران قانون سازی کرکے خلاف ورزی کی سزائیں مقرر کرنے کی صورت میں اس لئے روکتا ہے کہ ملکی آبادی سے تعلق رکھنے والا شخص بصورت مجرم عیب دار نہ ہو دینی اعتبار سے بھی اسی کو قیاس کیا جائے۔ یعنی شرعی سزائیں اسی لئے مقرر ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عیب دار کرنے والے اعمال سے روکا ہے۔

☆ (۷) نکرہ عموم بعد النفی کے لئے مع مثال و تشریح:

مثال ابن ابی اسمط کا قول۔ و ليس له عن طالب العرف حاجب. (لیکن اسے طالب احسان اور خیرات کو عطا کرنے سے کوئی چھوٹا روکنے والا بھی نہیں ہے۔ شعر کے اس دوسرے مصرعہ

www.Bhalli.Info

میں نکرہ تحقیر کے لئے ہے۔ یعنی ہر بڑا عیب دار ہونے سے روکنے کی طاقت رکھتا ہے۔ روکنے کی اس طاقت میں ہر بڑے کی تعظیم پوشیدہ ہے۔ لیکن اول تو چھوٹا ہی حقارت کی علامت ہے اور احسان و خیرات کو عطا کرتے وقت کسی چھوٹے کا نہ روکنا بھی تحقیر ہے۔

☆ (۷) نکرہ عموم بعد النفی کے لئے مع مثال و تشریح :

کبھی نکرہ نفی کے بعد عموم کا فائدہ دینے کے لئے لایا جاتا ہے۔ جیسے ما جاء نا من بشیر (ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا آیا) کیونکہ یہ اصول ہے کہ جب نکرہ نفی کے تحت آتا ہے تو وہ عموم کا فائدہ دیتا ہے جیسا کہ مذکورہ مثال میں نکرہ نفی کے تحت آیا ہے اس لئے یہ عموم کا فائدہ دے رہا ہے۔ مذکورہ مثال کے ترجمہ۔ ہمارے پاس کوئی خوشخبری (بشارت) دینے والا آیا۔ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔

السؤال الثالث (الف) و اما النفی فالتقییدبه یکون بسلب النسبة علی وجه مخصوص مما تفیده احرف النفی و هی ستة لا وما ان ولن ولم ولما فلا للنفی مطلقا و ما و ان لنفی الحال ان دخلا علی المضارع و لن لنفی الاستقبال ولم ولما لنفی المضی.

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ لم اور لما کا فرق مع امثلہ

☆ (۱) ترجمہ: اور نفی سے حکم اس لئے مقید کیا جاتا ہے تاکہ نسبت کو اپنے مخصوص طرز پر سلب کیا جائے جو حروف نفی سے حاصل ہو۔ اور وہ (حروف نفی) چھ ہیں۔ ۱۔ لا و ۲۔ ما ۳۔ ان و ۴۔ لن و ۵۔ لم و ۶۔ لما۔ لا نفی مطلق کے لئے ہے۔ اور ما اور ان زمانہ حال کی نفی کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ فعل مضارع پر داخل ہوں۔ اور لن زمانہ استقبال کی نفی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لم اور لما یہ دونوں زمانہ ماضی کی نفی کے لئے لائے جاتے ہیں۔

☆ (۲) اعراب: وَ اَمَّا النَّفْیُ فَالتَّقْیِیْدُبِهٖ یَکُوْنُ بِسَلْبِ النِّسْبَةِ عَلٰی وَجْهٍ مَخْصُوْصٍ مِمَّا تُفِیْدُهٗ اَحْرُفُ النَّفْیِ وَ هِیَ سِتَّةٌ لَا وَ مَا اِنْ وَ لَنْ وَ لَمْ وَ لَمَّا. فَلَا لِلنَّفْیِ مُطْلَقًا وَ مَا وَ اِنْ لِنَفْیِ الْحَالِ اِنْ دَخَلَا عَلَی الْمُضَارِعِ وَ لَنْ لِنَفْیِ الْاِسْتِقْبَالِ وَ لَمْ وَ لَمَّا لِنَفْیِ الْمَاضِیْ.

☆ (۳) لم اور لما کا فرق مع امثلہ: ۱۔ لما کے ذریعے جو نفی ہوتی ہے وہ زمانہ تکلم تک جاری رہتی ہے۔ ۲۔ لما کے ذریعے جو نفی ہوتی ہے وہ متوقع الحصول اشیاء کے ساتھ خاص ہوتی ہے۔ بخلاف لم کے لم کے ذریعے جس چیز کی نفی ہوتی ہے وہ کبھی متوقع الحصول بھی ہوتی ہے۔ اور کبھی غیر متوقع الحصول شے کی نفی بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس ضابطے و اصول کے مطابق مثال لما یقم زید ثم قام اور لما یجتمع النقیضان۔ کا قول صحیح نہ ہوگا۔ بلکہ لم یقم ثم قام اور النقیضان لم یجتمعا کہنا صحیح ہوگا۔

السؤال الثالث (ب) و الا یجاز وهو تادیة المعنی بعبارة ناقصة عنه مع و فائها بالغرض نحو قفانبك من ذکری حبیب و منزل فاذا لم تف بالغرض سمی اخلالا.

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ مذکورہ عبارت کی تشریح ④ اخلال کی وضاحت مع مثال۔

☆ (۱) ترجمہ: معنی مقصود کو ایسی عبارت سے ادا کرنے کو ایجاز کہتے ہیں جو اس معنی کی نسبت سے اگرچہ کم ہو لیکن اس سے غرض پوری ہو جاتی ہو۔ جیسے (شعر کے پہلے مصرعہ میں) طریقہ ایجاز جاری ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے دونوں دوستو! ذرا ٹھہرو تاکہ ہم اپنی محبوبہ اور اس کی منزل کو یاد کرکے رولیں۔ پھر جب ناقص عبارت متکلم کی غرض پوری نہ کر سکے تو اس کو اخلال کہتے ہیں۔

☆ (۲) اعراب: وَ الْاِیْجَازُ وَ هُوَ تَادِیَةُ الْمَعْنٰی بِعِبَارَةٍ نَاقِصَةٍ عَنْهُ مَعَ وَفَائِهَا بِالْغَرَضِ نَحْوُ قِفَانَبْكِ مِنْ ذِکْرٰی حَبِیْبٍ وَ مَنْزِلٍ فَاِذَا لَمْ تَفِ بِالْغَرَضِ سُمِّیَ اِخْلَالًا.

☆ (۳) تشریح: ایجاز کا طریقہ ایسی عبارت پر مشتمل ہوتا ہے جس میں معنی کی نسبت اگرچہ کم ہو لیکن اس سے غرض پوری ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ (مثال) شعر کے پہلے مصرعہ میں ایجاز کا طریقہ موجود ہے۔ ع قفانبك من ذکری حبیب و منزل. بسقط اللوایین الدخول فحومل. ترجمہ: اے میرے دوستو! ذرا ٹھہر جاؤ تاکہ ہم اپنی محبوبہ اور اس کی اس منزل کو یاد کرکے رولیں۔ جو دخول اور حول وغیرہ کے مقامات کے درمیان ریت کے کناروں پر واقع ہے۔ مقام غور ہے کہ متذکرہ شعر کے پہلے مصرعے میں باعتبار معنی ناقص العبارت ہے لیکن اس سے مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ دراصل اس میں عبارت اس طرح تھی۔ من ذکری حبینا و منزله اس میں مضاف الیہ محذوف کر دیا گیا ہے۔

☆ (۴) اخلال کی وضاحت مع مثال :

جب ناقص عبارت متکلم کی غرض پوری نہ کر سکے تو اس کو اخلال کہتے ہیں مثال شاعر کا قول۔

و العیش خیر فی ظلا ل النوك من عاش کدا.

ترجمہ۔ اور خوشحال زندگی جو نا سمجھی کے سایوں میں ہو اس تکلیف دہ زندگی سے بہتر ہے جو سمجھ اور عقل کے سایوں میں ہو۔ اس شعر میں شاعر کا مطلب یہ ہے کہ فراغت اور عیش کی زندگی حماقت کے زیر سایہ بہتر ہے اس زندگی سے جو عقل کے سائے میں مشقت سے بھرپور ہو۔

www.Bhalli.Info

الورقة السادسة — فی الادب العربی — وفاق المدارس العربية پاکستان شعبان ۱۴۳۰ھ

السؤال الأول (الف) و رصعته فيها من الامثال العربية و اللطائف الادبية و الاحاجی النحوية و الفتاویٰ اللغوية والرسائل المبتكرة و الخطب المحبرة و المواعظ المبكية و الاضاحيك الملهية.

الجواب الاول (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق ④ فیها میں حا ضمیر کا مرجع کیا ہے؟

☆ (۱) **ترجمہ:** اور جوڑا میں نے اس کو اس مقامے میں عربی مثالوں سے اور ادبی لطیفوں سے۔ اور نحوی پہیلیوں سے اور لغوی مسائل سے اور جدید رسالوں سے اور مزین خطبوں سے اور رلا دینے والے وعظوں سے اور ہنسانے والی لہو ولعب کی باتوں سے۔

☆ (۲) **اعراب:** وَ رَصَّعْتُهُ فِيهَا مِنَ الْاَمْثَالِ الْعَرَبِيَّةِ وَ اللَّطَائِفِ الْاَدَبِيَّةِ وَ الْاَحَاجِي النَّحْوِيَّةِ وَ الْفَتَاوٰى اللُّغَوِيَّةِ وَ الرَّسَائِلِ الْمُبْتَكَرَةِ وَ الْخُطَبِ الْمُحَبَّرَةِ وَ الْمَوَاعِظِ الْمُبْكِيَةِ وَ الْاَضَاحِيكِ الْمُلْهِيَةِ.

☆ (۳) **خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق:**

رصعته: مرصع کرنا' خوبصورت بنانا' صرفی تحقیق صحیح از باب سمع یسمع (تفعیل)

اللطائف: لغوی تحقیق: لطیفہ کی جمع ہے۔ لطیف کا مؤنث ہے بمعنی دل میں انس پیدا کرنے والا نکتہ۔ صرفی تحقیق۔ یہ سہ اقسام میں اسم ہے اور لطیف اسماء الحسنیٰ میں سے ایک اسم الٰہی ہے۔

الاحاجی: لغوی تحقیق اگر یہ حجاء کی جمع ہو تو اس کا معنی عقل ودانش ہوگا۔ اگر یہ حجاء کی جمع ہے تو اس کا معنی کنارہ ہے۔ اگر یہ احجیہ کی جمع ہو تو اس کا معنی ہوگا کسی بسیط جملے میں ایک چیز کا نام چھپا لیا جائے۔

الفتاویٰ: یہ فتوی کی جمع ہے لغوی معنی ہے فیصلہ۔ صرفی تحقیق۔ یہ اسم ہے موضع الافتاء اور اس کا اصل مادہ الفتیٰ بمعنی جوان۔

الخطب: لغوی تحقیق: یہ خطبہ کی جمع ہے بمعنی تقریر کرنا اور مصیبت پیش آنا۔ صرفی تحقیق۔ صحیح از باب نصر ینصر۔

المواعظ المبكية: لغوی تحقیق المواعظ یہ موعظہ کی جمع ہے بمعنی نصیحت کرنا۔ صرفی تحقیق۔ اس کا فعل لازمی میں الوعظ بمعنی نصیحت کرنا۔ از باب ضرب یضرب (مثال) المبكية لغوی تحقیق یعنی رلا دینے والا۔ ابکاء اس کا مصدر ہے بمعنی رلا دینا۔ صرفی تحقیق۔ فعل لازمی سے از باب ضرب یضرب (ناقص) سے ہے۔ اور فعل متعدی سے باب افعال

(ناقص ومہموز) سے ہے۔ بمعنی رلانا

الاضاحيك: لغوی تحقیق۔ اضاحیک اضحوکہ کی جمع ہے۔ بمعنی ہنسانے والی چیز۔ صرفی تحقیق ضحك يضحك از باب سمع یسمع بمعنی ہنسانا۔

الملهية: لغوی تحقیق۔ یہ اسم فاعل ہے۔ اس کا مصدر الہاء ہے۔ بمعنی کھیل میں لگانے والا۔ صرفی تحقیق لهي يلهي از باب سمع یسمع بمعنی کھیلنا اس کا مصدر لھا ہوگا۔

☆ (۴) **فيها میں ها ضمیر کا مرجع کیا ھے:**

فیها میں ھا ضمیر کا مرجع وہ مقامہ ہے جس کی یہ خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ بنیادی طور پر ہر مقامہ انہیں خوبیوں کا حامل ہے جو مولانا بدیع الزمان کی کتاب مقامات میں موجود ہیں۔

السؤال الأول (ب) اتظن ان ستنفعك حالك ان ارتحالك او ينقذك مالك حين توبقك اعمالك اويغني عنك ندمك اذازلت قدمك اويعطف عليك معشرك يوم يضمك محشرك.

الجواب الاول (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق

☆ (۱) **ترجمہ:** کیا تو گمان کرتا ہے کہ تجھے تیری ظاہری حالت (شان وشوکت) فائدہ دے گی۔ جس وقت تیری موت کا وقت قریب ہوگا۔ یا تجھے تیرا مال چھڑا لے گا۔ یا جس وقت تجھے تیرے اعمال ہلاک کر دیں گے۔ یا تجھے تیری ندامت بے پرواہ کر دے گی۔ جب تیرے قدم پھسلیں گے یا تجھ پر تیرا قبیلہ مہربانی کرے گا۔ جس دن تجھے تیرا محشر ملے گا۔

☆ (۲) **اعراب:** اَتَظُنُّ اَنْ سَتَنْفَعُكَ حَالُكَ اِذْ اٰنَ اِرْتِحَالُكَ اَوْ يُنْقِذُكَ مَالُكَ حِيْنَ تُوْبِقُكَ اَعْمَالُكَ اَوْيُغْنِيْ عَنْكَ نَدَمُكَ اِذَازَلَّتْ قَدَمُكَ اَوْيَعْطِفُ عَلَيْكَ مَعْشَرُكَ يَوْمَ يَضُمُّكَ مَحْشَرُكَ.

☆ (۳) **خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق:**

تظن: کی لغوی تحقیق۔ تو گمان (خیال) کرتا ہے صرفی تحقیق۔ ظن يظن ظنا۔ از باب نصر ینصر (مضاعف)

ارتحالك: لغوی تحقیق ای انتقالك من الدنيا یعنی تیرا دنیا سے کوچ کرنا۔ مجرد میں رحل یرحل رحلا از باب فتح یفتح یعنی جب دنیا سے تیرے کوچ کرنے کا وقت آئے گا۔

ينقذك: لغوی تحقیق۔ چھڑا دے گا تجھ کو۔ صرفی تحقیق۔ از باب افعال۔ اس کا مصدر انقاذ ہے۔ بمعنی چھوڑ دینا۔ مجرد میں نقذ ینقذ نقذا از باب نصر ینصر اس کا معنی ہے چھوٹ جانا۔

يغني: لغوی تحقیق: اس مقام پر یغنی کا معنی ہے فائدہ پہنچانا یہ اصل میں غنا سے ماخوذ ہے بمعنی مالدار ہونا۔ صرفی تحقیق: غنی یغنی غنیً از باب سمع یسمع۔ بمعنی ٹھہر جانا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: لن يغنوا عنك من الله شيئا۔ اس مقام پر یہی معنی ممکن ہیں کہ اللہ

www.Bhalli.Info

تعالیٰ کے عذاب کو ہرگز کوئی شے نہیں ٹال سکتی (لن یدفعوا عنك من عذاب الله شیئا)

☆ (۴) یہ عبارت کون سے مقامہ سے لی گئی ہے:

مذکورہ عبارت المقامۃ الاولیٰ الصنعانیہ سے لی گئی ہے۔

السؤال الثانی (الف) فدخل ذو لحیۃ کثۃ و ہیئۃ رثۃ فسلم علی الجلاس و جلس فی اخریات الناس ثم اخذ یبدی ما فی و طابہ و یعجب الحاضرین بفضل خطابہ فقال لمن یلیہ ماالکتاب الذی تنظر فیہ فقال دیوان ابی عبادۃ المشہود لہ بالاجادۃ.

الجواب الثانی (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق۔

☆ (۱) ترجمہ: پس داخل ہوا ایک گھنی داڑھی والا اور پراگندہ شکل والا۔ پس سلام کیا اس نے بیٹھنے والوں پر اور بیٹھ گیا۔ لوگوں کے آخر میں پھر شروع ہوا کہ ظاہر کرتا تھا جو کچھ اس کے مافی الضمیر ہے۔ اور اس نے تعجب میں ڈال دیا۔ حاضرین کو اپنے بہترین خطاب کے ساتھ۔ پس کہا اس نے اس شخص کو جو اس کے متصل تھا۔ کونسی کتاب ہے جس میں تو دیکھ رہا ہے۔ پس اس شخص نے کہا یہ دیوان ابی عبادہ میں ہے۔ گواہی دی گئی ہے اس کے لئے کھرے ہونے کی۔

☆ (۲) اعراب: فَدَخَلَ ذُوْ لِحْيَةٍ كَثَّةٍ وَ هَيْئَةٍ رَثَّةٍ فَسَلَّمَ عَلَى الْجُلَّاسِ وَ جَلَسَ فِيْ أُخْرَيَاتِ النَّاسِ ثُمَّ اَخَذَ يُبْدِيْ مَا فِيْ وِطَابِهٖ وَ يُعْجِبُ الْحَاضِرِيْنَ بِفَضْلِ خِطَابِهٖ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ مَا الْكِتَابُ الَّذِيْ تَنْظُرُ فِيْهِ فَقَالَ دِيْوَانُ اَبِيْ عُبَادَةَ الْمَشْهُوْدُ لَهٗ بِالْاِجَادَةِ.

☆ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق:

ذولحیۃ — کی لغوی تحقیق لحیۃ لحیٰ کی جمع ہے لحیٰ (بکسر لام) بھی آتا ہے جیسا کہ حدیث نبوی میں اعفو اللحیٰ ہے۔

کثۃ — لغوی تحقیق۔ بہت گھنی داڑھی کو کثہ کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جب کسی لفظ کے مشتق ہوتے ہوئے اسے چھوڑ کر ذولایا تو مراد مبالغہ ہوتا ہے۔ اگر لحیہ کے ساتھ یائے نسبت ہو تو اس صورت میں خلاف قیاس لحیائی کہا جاتا ہے۔ التحاء بمعنی داڑھی کا نکل آنا۔ کثہ کی صرفی تحقیق۔ کث یکث کثا از باب ضرب یضرب (مضاعف) بمعنی داڑھی کا اس طرح طویل ہوجانا کہ بال بالکل سیدھے ہوں اور کثرت کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے کثۃ ای کثیر الشعر جمع کثاث ہے۔ ہیئۃ لغوی تحقیق۔ ہیئۃ بمعنی اچھی صورت ہو۔ ہیئۃ کی صرفی تحقیق۔ ھاء یھیئی ھیئاً و ھیئۃ از باب ضرب یضرب سمع یسمع بمعنی شکل وصورت کا اچھا ہونا۔

رثۃ — لغوی تحقیق۔ رثاثہ و رثوثہ سے ہے رثۃ ای بالیۃ بمعنی بہت کہنہ (پرانا) ہونا۔ اس کی

جمع رثاث ہے۔ صرفی تحقیق۔ رثا از باب ضرب یضرب بمعنی بہت کہنہ مشق ہونا۔

جلاس — لغوی تحقیق۔ یہ جالس کی جمع ہے جو لوگ بادشاہ کے پاس بیٹھے ہیں انہیں جلاس کہتے ہیں کیونکہ وہ دیر تک نہیں بیٹھ سکتے۔ صرفی تحقیق۔ جلاس جالس کی جمع ہے جالس اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ مجرد جلس یجلس جلسا جلوسا از باب ضرب یضرب بمعنی بیٹھنا جبکہ یہ بمقابلہ قعود ہو۔ جلوس اور قعود میں یہ فرق ہے۔ جلوس بمقابلہ نوم اور قعود بمقابلہ قیام آتا ہے۔ قعود اس بیٹھنے کو کہتے ہیں جس میں تاخیر بھی ہو اور جلوس اس بیٹھنے کے کہتے ہیں کہ جس کے ساتھ تاخیر نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ مکان کے ستون کو قواعد کہتے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں دوام ہوا کرتا ہے۔ اور جلوس میں دوام نہیں ہوتا۔

یبدی — ای یظہرہ لغوی تحقیق۔ یبدی ظاہر ہونا۔ آیت قرآنی میں ہے ثم بدالھم من بعد مارأو الایات لیسجننہ حتی حین و ھذا القوم خرجوا الی البادیہ. و بداله فی الامر. صرفی تحقیق۔ مجرد میں از باب نصر ینصر۔ بدا یبدوا و بدوا و بداء. ای ظهر. بادی الرائے ظاهره و بداله فی الامر.

و طابہ — لغوی تحقیق: یہ وطب کی جمع ہے بمعنی دودھ کی مشک اوطاب و اوطب و اواطب بھی اس کی جمع آتی ہے۔ و طاب قرینہ اللبن. یہاں پر قرینہ العلم والفضل ہے جمع وطب بمعنی سقاء اللبن خاصہ. صرفی تحقیق: یہ اسم ہے و یعجب لغوی تحقیق بمعنی تعجب میں ڈالنا۔

خطابہ — لغوی تحقیق خطبہ و خطبا و خطابہ بمعنی حاضرین کے روبرو خطبہ پڑھنا۔ وعظ کہنا۔ تقریر۔ وعظ۔ گفتگو۔ بات چیت۔

یلیہ — لغوی تحقیق۔ بمعنی قرب لمن یلیہ ای لمن یقرب منہ یعنی جو اس سے قریب تھا۔ صرفی تحقیق۔ ولی ولیا. از باب ضرب یضرب۔ اور از باب حسب یحسب۔ بمعنی قرب ہوا۔ اس کا مصدر ولایۃ ہے۔

بالاجادۃ — لغوی تحقیق۔ بمعنی کرہ کرنا۔ اگر اس کا تعلق دیوان کے ساتھ ہو تو مصدر مجہول ہوگا۔ اگر اس کا تعلق ابی عبادۃ کے ساتھ ہو تو مصدر معروف ہوگا۔ اجادۃ سے جید ہے یعنی قول و فعل میں جید اور عمدہ ہونا۔

السؤال الثانی (ب) و انظروا الی من کان ذا ندی و ندی وجدۃ وجدیٰ و عفار وقریٰ و مقار وقریٰ فما زال بہ قطوب الخطوب و حروب الکروب و شرد شرالحسود و انتیاب النوب السود.

الجواب الثانی (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق

www.Bhalli.Info

☆ (۱) ترجمہ: اور دیکھو اس شخص کی طرف جو ایک دن مجلس والا تھا اور سخاوت والا تھا۔ اور غنی تھا۔ اور عطیہ والا تھا۔ اور زمین والا تھا۔ اور بستیوں والا تھا۔ اور مواضع والا تھا۔ اور مہمان نواز تھا۔

☆ (۲) اعراب: وَ انْظُرُوْا اِلٰى مَنْ كَانَ ذَا نَدِيٍّ وَ نَدًى وَجِدَةٍ وَجَدًى وَ عَقَارٍ وَقِرًى وَ مَقَارٍ وَقُرًى فَمَا زَالَ بِهٖ قُطُوْبُ الْخُطُوْبِ وَ حُرُوْبُ الْكُرُوْبِ وَ شَرَرُ شَرِّ الْحَسُوْدِ وَ اِنْتِيَابُ النُّوَبِ السُّوْدِ.

☆ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق:

ندی و ندیٰ: ندی یندیٰ ندیا۔ بمعنی تازہ ہونا۔ ندیٰ بمعنی بخشش و عطاء۔ صرفی تحقیق: ندیٰ یندیٰ ندیا و نداوۃ و ندوۃ بمعنی اِبْتَلَّ از باب سمع یسمع۔

وجدۃ وجدیٰ: جدۃ۔ لغوی تحقیق بمعنی غمگین ہونا۔ غصے ہونا۔ پالینا۔ تونگر ہونا۔ یقین کرنا۔ صرفی تحقیق۔ وجد یجد جدۃ و جدۃ از باب ضرب یضرب۔ جدیٰ لغوی تحقیق۔ بمعنی عام بارش اس سے مراد بخشش اور عطاء ہے۔ صرفی تحقیق۔ جدیٰ و جدویٰ۔ بمعنی عطیہ۔ از باب نصر ینصر۔

عقار: لغوی تحقیق۔ عقار۔ ایک دوسرے کو گالی گلوچ دینا۔ اور یہ عقر سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ہیں بے کاری۔ عقار۔ شراب کو کہتے ہیں۔ اور عقار جاگیر اور گھر کے سامان کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع عقارات ہے۔

قریٰ: لغوی تحقیق۔ یہ قریہ (بستی) کی جمع ہے۔ عند البعض قریٰ یقرو سے ماخوذ ہے۔ جو باب نصر ینصر میں ناقص وادی ہے۔ بمعنی قصد کرنا۔ لیکن یہ بالکل خلاف قیاس ہے۔ صرفی تحقیق۔ بعض کے نزدیک قریٰ یقریٰ از باب ضرب یضرب (ناقص یائی) بمعنی جمع کرنا۔ مقار لغوی تحقیق۔ یہ دراصل مقاری تھا یہ مقرار کی جمع ہے یا مقراۃ کی جمع ہے۔ بمعنی دیگچی۔ یا وہ رکابی جس پر مہمان جمع ہو کر کھانا کھائیں۔ اور اس مقام پر یہی مراد ہے۔ قریٰ لغوی تحقیق۔ بمعنی طعام دعوت' طعام ضیف۔

حروب: لغوی تحقیق۔ یہ حرب کی جمع ہے۔ بمعنی لڑائی جنگ و جدل۔ یہ کلمہ مؤنث ہے۔ کبھی مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کی تصغیر حریب ہے۔

النوب السود: نوب لغوی تحقیق۔ یہ نوبہ کی جمع ہے۔ بمعنی حادثہ۔ صرفی تحقیق مجرد میں ناب ینوب نوبا۔ از باب نصر ینصر بمعنی پیش آنا یا باری باری سے آنا۔ السود لغوی تحقیق۔ یہ سوداء کی جمع ہے۔ بمعنی سیاہ۔

السؤال الثالث (الف) جزيت من اعلق بی وده جزاء من يبنیٰ علیٰ اسه وكلت للخل كما كال لی. علیٰ وفاء الكيل او بخسه ولم اخسرة و شر الوریٰ من يومه

اخسر من امسه.

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① مذکورہ اشعار کا ترجمہ ② مذکورہ اشعار پر اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق

☆ (۱) ترجمہ: میں اس شخص کو بدلہ دیتا ہوں جو میرے ساتھ اپنی محبت کو چمٹائے اس شخص کی طرح جو اپنی بنیاد پر عمارت کھڑی کرکے اور میں دوست کے لئے وزن کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے لئے وزن کرتا ہے۔ وزن کے پورا کرنے پر اس سے کم کے ساتھ۔ اور میں اس کو نقصان (خسارہ) میں نہیں ڈالتا کیونکہ لوگوں میں سب سے برا وہ شخص ہے جس کا آج کا دن زیادہ نقصان والا ہو اس کے گزشتہ کل سے۔

☆ (۲) اعراب: جَزَيْتُ مَنْ اَعْلَقَ بِیْ وُدَّهٗ جَزَاءَ مَنْ يَبْنِیْ عَلٰى اُسِّهٖ وَكِلْتُ لِلْخِلِّ كَمَا كَالَ لِیْ. عَلٰى وَفَاءِ الْكَيْلِ اَوْ بَخْسِهٖ وَ لَمْ اُخْسِرْهُ وَ شَرُّ الْوَرٰى مَنْ يَوْمُهٗ اَخْسَرُ مِنْ اَمْسِهٖ.

☆ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق:

جزیت: لغوی تحقیق جزی بمعنی بدلہ دینا صرفی تحقیق از باب ضرب یضرب۔ صیغہ واحد متکلم۔

اعلق: لغوی تحقیق۔ بمعنی چمٹا دینا۔ علق جونک کو کہتے ہیں کیونکہ وہ حیوان سے چمٹ جاتی ہے صرفی تحقیق باب افعال۔ اعلاق بمعنی چمٹا دینا۔ مجرد میں علق چمٹ جانا۔ بہت زیادہ سرخ خون۔ یہ اسم ہے۔

کلت: لغوی تحقیق۔ بمعنی میں نے ناپا۔ صرفی تحقیق۔ کال یکیل کیلا. از باب ضرب یضرب. للخل. لغوی تحقیق یہ صفت ہے۔ بمعنی دوست۔ سرکہ کو بھی خل کہتے ہیں۔ اس کی جمع اخلال آتی ہے۔ بمعنی الصدیق مذکر و مؤنث میں برابر ہے۔

بخسہ: لغوی تحقیق۔ بخس یعنی نقص (کم ہونا۔ نقصان ہونا) آیت قرآنی میں ہے۔ لا تبخسوا الناس. ای لا تظلموهم. صرفی تحقیق: بخس یبخس بخسا. از باب فتح یفتح.

اخسرہ: لغوی تحقیق۔ ماخوذ از تخسیر بمعنی نقصان دینا۔ صرفی تحقیق۔ خسر یخسر و خسراً از باب ضرب یضرب خسر ربح کی ضد ہے۔ بمعنی ضل۔

الوریٰ: لغوی تحقیق۔ الوریٰ بمعنی الانام مخلوق رسول علیہ السلام کو خیر الوریٰ یعنی خیر الانام کہتے ہیں۔ الوریٰ وہ مخلوق جو فی الوقت زمین پر ہے۔ صرفی تحقیق۔ یہ مشتقات کے ساتھ مصدر ہے از باب حسب یحسب. از باب سمع یسمع.

اخسر: لغوی تحقیق بمعنی انقص کی ہونا' نقصان ہونا

السؤال الثالث (ب) يا اهل ذا المغنی وقيتم شرا. ولا لقيتم ما بقيتم ضرا. قد دفع الليل الذی اكفهرا. الیٰ ذراكم شعثاً مغبراً الاسفار كال و اسبطرا حتیٰ انثنیٰ محقوقفا مصفراً.

www.Bhalli.Info

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① مذکورہ اشعار کا ترجمہ ② مذکورہ اشعار پر اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق۔

☆ **(۱) ترجمہ:** اے گھر والو! تم تکلیف سے محفوظ رکھے جاؤ۔ اور جب تک تم زندہ رہو۔ تکلیف سے مت ملو۔ بے شک سیاہ رات نے پھینکا ہے۔ ایک پراگندہ غبار آلود شخص کو تمہارے صحن کی طرف۔ جو کہ دور دراز سفروں کا بھائی بننے والا ہے۔ حتیٰ کہ وہ کبڑا اور زرد رنگ والا ہو چکا ہے۔

☆ **(۲) اعراب:** يَا اَهْلَ ذَا الْمَغْنِيْ وُقِيْتُمْ ضَرًّا. وَلَا لَقِيْتُمْ مَا بَقِيْتُمْ ضُرًّا. قَدْ دَفَعَ اللَّيْلُ الَّذِيْ اكْفَهَرًّا. اِلَى ذَرَاكُمْ شَعِثًا مُغْبَرًّا اَخَا سِفَارٍ طَالَ وَاسْبَطَرًّا حَتّٰى انْثَنٰى مُحْقَوْقِفًا مُصْفَرًّا.

☆ **(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق:**

المغنی لغوی تحقیق۔ المغنی بمعنی منزل (رہنے کی جگہ) اس کی جمع ہے مغانی۔ صرفی تحقیق غنی یغنی غنا. از باب سمع یسمع۔ آیت قرآنی میں ہے۔ کان لم یغنو فیها.

اللیل، لغوی تحقیق بمعنی رات اسم جنس معرفہ مرفوع ہے۔ اس کی مفرد لیلۃ ہے۔ جیسے تمر اور تمرۃ۔ لیل کی جمع لیالی۔ لیایل جمع الیاء یہ جمع غیر قیاسی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ لیلۃ کی اصل لیلاۃ تھی کیونکہ لیلۃ کی تصغیر لُيَيْلَةٌ آتی ہے۔ اگر رات کی تاریکی میں شدت دکھانا مقصود ہو تو لیل سے صیغہ صفت بنا کر لیل الائل اور لیل الیل اور لیلۃ۔ لیلاء کہا جاتا ہے۔ یعنی بہت تاریک رات۔ کبھی لمبی رات کو بھی لیلۃ لیلاء کہتے ہیں۔

اکفهر لغوی تحقیق۔ بمعنی چھپانا۔ یہ کفر سے ماخوذ ہے۔ کافر زمیندار کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ زمیندار غلہ زمین میں دباتا ہے۔ رات کو بھی کافر کہتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ ایک دوسرے سے چھپا لیتی ہے۔ کہا جاتا ہے اکفهر اللیل اے اشتد ظلامه.

اسبطرا لغوی تحقیق۔ اسبطرار سے ماخوذ ہے۔ بمعنی امتداد۔ یہاں پر امتداد سفر اور طوالت سفر مراد ہے۔ سراع ابتداء اضطجاع بھی اسی کے معانی ہیں۔

محقوقفا لغوی تحقیق۔ بمعنی کوزہ پشت اور ٹیڑھا۔ اگر یہ احقیقاف سے ماخوذ ہو تو اس کا معنی کبڑا ہونا اور ٹیڑھا ہونا ہے۔ اگر یہ حقف سے ماخوذ ہو تو اس کا معانی اونچے ٹیلے۔ اس کی جمع احقاف حقوف حقاف حقفۃ حقائف آتی ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے حقف الظبی اذ طلع علی الحقف.

مصفرا لغوی تحقیق۔ یہ اصفرار سے ماخوذ ہے۔ یعنی زرد رنگ والا ہو جانا۔ صفر بمعنی زرد صفرۃ بمعنی زردی۔ صفراء۔ زرد۔ یہ صفرۃ سے ماخوذ ہے۔ بروزن فعلاء صفت مشبہ ہے۔ چونکہ زردی سیاہی سے زیادہ قریب ہوتی ہے اس لئے کبھی صفرۃ کو سوداء (سیاہی) سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس مقام پر مصفر جو اصفرار سے ہے اس کا معانی زرد رنگ والا ہو جاتا ہے۔

الورقة الاولى ...... في التفسير ...... وفاق المدارس العربية باكستان ...... **شعبان ۱۴۳۱ھ**

ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ...... للبنات ...... مجموع الدرجات ۱۰۰ ...... الوقت ۳ ساعات

ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحى تستحق عشر درجات

السؤال الأول (الف) و اذ قال ابراهيم رب ارني كيف تحيي الموتى قال اولم تؤمن قال بلىٰ ولكن ليطمئن قلبي قال فخذ اربعة من الطير فصرهن اليك ثم اجعل على كل جبل منهن جزء ا ثم ادعهن ياتينك سعيا و اعلم ان الله عزيز حكيم. سورة بقرہ 260 #

الجواب الاول (الف) • اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① مذکورہ آیت کا ترجمہ ② بصورت جواب نفی اصل سوال کا منشا ③ چاروں پرندوں کے نام

☆ **(۱) مذکورہ آیت کا ترجمہ:** اور جبکہ ابراہیمؑ نے کہا اے پروردگار مجھ کو دکھا تو کس طرح مردوں کو زندہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو یقین نہیں کرتا۔ (ابراہیمؑ نے) کہا کیوں نہیں۔ لیکن اس لئے کہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو چار پرندے جانور لے پھر ان کو اپنے ساتھ ہلا پھر ان میں سے ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے، پھر تو ان کو بلا۔ وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ اور جان لے کہ بے شک اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

☆ **(۲) بصورت جواب نفی اصل سوال کا منشا:** حضرت ابراہیمؑ کا سوال حیات بعد الموت کے بارے میں کسی شک وشبہ کی بناء پر نہ تھا بلکہ اس امر کا مشاہدہ کرنا مقصود تھا کہ حیات بعد الموت پر حق علم الیقین کا مرتبہ حاصل ہو جائے۔

☆ **(۳) چاروں پرندوں کے نام:** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے حیات بعد الموت کا مشاہدہ کرنے کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کے جن پرندوں کا قیمہ کر کے حیات بعد الموت کا مشاہدہ کر کے پھر ان کو بلانے کو کہا سو ان پرندوں کے نام یہ ہیں۔ ۱۔ مور ۲۔ مرغ ۳۔ کبوتر ۴۔ کوا۔

107 + 106 # سورۃ آل عمران

السؤال الأول (ب) يوم تبيض وجوه و تسود وجوه فاما الذين اسودت وجوههم اكفرتم بعد ايمانكم فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون و اما الذين ابيضت وجوههم ففي رحمة الله هم فيها خلدون.

الجواب الاول (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① دونوں آیتوں کا بامحاورہ ترجمہ ② بیاض وجوہ اور سواد وجوہ کی مراد کا تعین ③ سیاہ و سفید چہرے

www.Bhalli.Info

والے کون لوگ ہوں گے ④ کیا اکفرتم بعد ایمانکم کے خطاب میں صرف مرتدین داخل ہیں یا مرتدین، منافقین، کفار، مبتدعین، فساق و فجار سب داخل ہیں اور مرتدین، منافقین، کفار وغیرہ کیوں داخل ہیں۔

☆ (۱) **دونوں آیتوں کا با محاورہ ترجمہ:** جس دن (بروز قیامت) چند چہرے روشن ہو جائیں گے۔ اور کچھ چہرے سیاہ ہو جائیں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم ایمان کے بعد کافر ہو گئے تھے۔ اب کفر کے بدلے میں عذاب چکھو۔ اور جن کے چہرے سفید ہوں گے۔ سو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

☆ (۲) **بیاض وجوہ اور سواد وجوہ کی مراد کا تعین:** بیاض وجوہ سے ایمان والے لوگ مراد ہیں۔ جنہیں آیت میں ولا تکونوا کالذین تفرقوا دین حقہ کے بارے میں حقی انداز اختیار نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جبکہ سواد وجوہ سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں جنہیں اس آیت میں ان کے غلط کردار کو بطور مثال پیش کرتے ہوئے عذاب عظیم (سواد وجوہ) کی خبر دی گئی ہے۔

☆ (۳) **سیاہ و سفید چہرے والے کون لوگ ہوں گے:**

اگر مذکورہ و مخوشہ آیتوں کے سیاق و سباق پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ سیاہ چہروں والے لوگ وہ ہوں گے جنہوں نے یہود و نصاریٰ کی طرح اختلاف پیدا کر کے سینکڑوں فرقوں میں تقسیم ہو کر کفر تک پہنچ گئے۔ اور سفید چہروں والے وہ لوگ ہوں گے جو ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کے بعد شریعت محمدیہ پر صحیح معنوں میں کاربند ہوئے ہوں گے۔ قیامت کے دن ایسے ایمان والے لوگوں کا انجام سفید چہروں کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

☆ (۴) **کیا اکفرتم بعد ایمانکم کے خطاب میں صرف مرتدین داخل ہیں یا مرتدین، منافقین، کفار، مبتدعین، فساق و فجار سب داخل ہیں:**

آیت قرآنی اکفرتم بعد ایمانکم کے الفاظ اس امر کی غمازی کر رہے ہیں کہ اس خطاب میں صرف مرتدین داخل ہیں۔ کیونکہ ایمان کے بعد پھر کفر کو اختیار کرنا ارتداد ہے۔ البتہ ایمان لانے کے بعد کفریہ عقائد و نظریات یا منافقانہ روش اختیار کر کے اسلام اور اہل اسلام کو نقصان پہنچانا یہاں تک کہ دین حقہ سرے سے ختم ہو جائے تو وہ بھی ارتداد کے حکم میں ہو کر اس خطاب کا مصداق ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ کفار و منافقین کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ سرے سے اسلام کا وجود باقی نہ رہے۔ اور من حیث الجماعت مرتدین مبتدعین اور فساق و فجار کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ اسلام کا وجود باقی نہ رہے۔ اس قدر مشترک کی بناء پر مرتدین کے علاوہ دیگر کفار و منافقین و مبتدعین اور فساق و فجار بھی اس خطاب

میں داخل ہوں گے۔ البتہ معمولی گناہ گار یا اس قسم کے دیگر لوگ داخل نہ ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

السؤال الثانی (الف) و اذا کنت فیهم فاقمت لهم الصلوٰة فلتقم طائفة منهم معك ولياخذوا اسلحتهم فاذا سجدوا فليكونوا من ورائكم ولتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك ولياخذوا حذرهم و اسلحتهم ود الذين كفروا لو تغفلون عن اسلحتكم و امتعتكم فيميلون عليكم ميلة واحدة. سورۃ نساء #102

الجواب الثانی (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① آیت مبارکہ کا ترجمہ ② صلوٰۃ الخوف کا طریقہ ③ بحالت جنگ سواری سے اترنے کا موقع نہ ملنے پر نماز کا طریقہ ④ و اذا کنت کی قید کے ساتھ نظریہ حکم رسول علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے یا ہمیشہ کے لئے یہ حکم ہے۔

☆ (۱) **آیت مبارکہ کا ترجمہ:** اور (اے نبی) جب تو بھی ان میں ہو پھر ان کے لئے نماز قائم کرے (امام بنے) تو چاہئے کہ ان میں سے ایک گروہ تیرے ساتھ کھڑا ہو اور وہ اپنے ہتھیار ساتھ لیں پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو چاہئے کہ وہ تمہارے پیچھے ہو جائیں۔ اور وہ دوسرا گروہ کہ جس نے تیرے ساتھ نماز نہیں پڑھی آئے اور اپنا سامان اور ہتھیار ساتھ لائے اور کافر چاہتے ہیں کہ اگر تم اپنے ہتھیاروں اور اسباب سے غافل ہو تو تم پر ایک ہی دفعہ آ گریں۔

☆ (۲) **صلوٰۃ الخوف کا طریقہ:** مجاہدین کی ایک جماعت امام کے پیچھے ایک رکعت پڑھے دوسری جماعت دشمن کے مقابلے میں کھڑی رہے پھر پہلی جماعت دشمن کے مقابل چلی جائے اور دوسری جماعت امام کے پیچھے ایک رکعت پڑھے پھر امام صاحب سلام پھیر دیں۔ پھر پہلی جماعت امام کے پیچھے آ کر دوسری رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے۔ یہ (جماعت) لاحق کی طرح قراءت نہیں کرے گی۔ پھر دوسری جماعت امام کے پیچھے آ کر مسبوق کی طرح قراءت کرے اور رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (حنفیہ کے متون میں نماز کی یہ صورت راجح ہے)

☆ (۳) **بحالت جنگ سواری سے اترنے کا موقع نہ ملنے پر نماز کا طریقہ:**

اگر بحالت جنگ سواری سے اترنے کا موقع نہ ملے تو اس صورت میں (بقول ابن عباسؓ) اشارہ سے نماز پڑھے اور رکوع و سجود صرف اشارے سے کر دیا اور نماز میں ہتھیار چلانا اور چلنا اور خون آلود کپڑوں سے نماز پڑھ لینا درست ہے۔ کیونکہ رکوع و سجود میں دشمن کے غلبہ کا خوف ہے۔ اور صحابہ کرامؓ میں مقابلہ کے وقت ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

☆ (۴) **و اذا کنت کی قید کے ساتھ نظریہ حکم رسول علیہ السلام کے ساتھ خاص**

www.Bhalli.Info

ہے یا ہمیشہ کے لئے یہ حکم ہے: یہ حکم ہمیشہ کے لئے ہے۔ کیونکہ رسول علیہ السلام کا دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد صحابہ کرامؓ نے متعدد بار صلوٰۃ خوف پڑھی تھی۔ اور صیغہ خطاب میں (و اذا کنت الخ) یہ خصوصیت کا خطاب نہیں بلکہ خذ من اموالهم صدقة الخ کی طرح خطاب التفات ہے۔

سورۃ مائدہ # 109

السؤال الثاني (ب) يوم يجمع الرسل الله فيقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انك انت علام الغيوب.

الجواب الثاني (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① مذکورہ آیت کا ترجمہ ② اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے پھر انبیاءؑ سے سوال کرنے کا کیا مطلب ③ انبیاء نے لا علم لنا کہہ کر اپنی ذوات سے علم کی نفی کیوں فرمائی حالانکہ وہ اپنی اپنی امت کے جواب کو بخوبی جانتے تھے۔

☆ (۱) **مذکورہ آیت کا ترجمہ:** جس دن اللہ تعالیٰ رسولوں کو جمع کرکے پوچھے گا کہ تم کو کیا جواب دیا گیا تھا۔ وہ کہیں گے ہمیں کچھ خبر نہیں تو ہی بڑا غیب دان ہے۔

☆ (۲) **اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے پھر انبیاءؑ سے سوال کرنے کا کیا مطلب:**

اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہونے کے باوجود انبیاءؑ سے بطور استشہاد پوچھیں گے تاکہ انبیاءؑ اپنی اپنی امت کے جواب کے بارے میں گواہ ہو جائیں تاکہ قانونی ضابطہ پورا ہو جائے۔

☆ (۳) **انبیاء نے لا علم لنا کہہ کر اپنی ذوات سے علم کی نفی کیوں فرمائی حالانکہ وہ اپنی اپنی امت کے جواب کو بخوبی جانتے تھے:** چونکہ امر واقعی اور دل کی بات تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور ظاہری قیل و قال کا جو علم انبیاء علیہم السلام کو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بمنزلہ لاشئ (کچھ بھی نہیں) ہے اس لئے انبیاء علیہم السلام نے تواضعاً لا علم لنا کہہ کر اپنی ذوات سے نفی فرمائی۔

سورۃ انفال # 30 ، 31

السؤال الثالث (الف) و اذ يمكر بك الذين كفروا ليثبتوك او يقتلوك او يخرجوك و يمكرون و يمكر الله والله خير الماكرين و اذا تتلى عليهم اياتنا قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل هذا ان هذا الا اساطير الاولين.

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① دونوں آیتوں کا ترجمہ ② پہلی آیت کی مختصر تفسیر ③ دوسری آیت میں لو نشاء لقلنا مثل هذا میں کس شخص کی طرف اشارہ ہے۔

☆ (۱) **دونوں آیتوں کا ترجمہ:** اور (اے نبی یاد کرو) جب کافر آپؐ پر داؤ کرتے تھے کہ آپؐ کو قید کرلیں یا مار ڈالیں یا آپ ﷺ کو شہر سے نکال دیں۔ اور وہ داؤ کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کرتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ اور جب ان کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ اچھا جی سن لیا اگر چاہیں تو ہم بھی ایسا کہہ سکتے ہیں۔

☆ (۲) **پہلی آیت کی مختصر تفسیر:** اذا يمكر بك الخ. جب قریش نے دیکھا کہ مدینہ کے لوگ رسول علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں تو دل میں طیش کھا کے ایک مقام دار الندوۃ میں قریش کے بڑے بڑے سردار مثلاً عتبہ، شیبہ، ابوجہل، ابوسفیان وغیرہ جمع ہوئے اور رسول اکرم ﷺ کی بہ نسبت تجاویز شروع کیں کسی نے کہا ایک مکان میں قید کردو کہ یہیں فوت ہو جائے۔ کسی نے کہا جلاوطن کردو ابوجہل نے کہا کہ قریش کے قبائل سے ایک ایک جوان تلوار لے کر ایک ہی وار میں آپؐ کو مار ڈالے۔ بنی ہاشم تمام قبائل کے مقابلے میں کچھ نہ کرسکیں گے۔ بالآخر دیت پر فیصلہ ہو جائے گا۔ اس رائے کو سب نے تسلیم کیا۔ کفار مکہ کی ان فریب کاریوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر کو بروئے کار لاتے ہوئے جبرئیلؑ کو بھیج کر بذریعہ وحی آنجناب علیہ السلام کو اطلاع دی۔ آپ علیہ السلام کفار کے محاصرے میں سے نکل کر حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ غار میں جا چھپے۔ بعد ازاں مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیام مکہ کی یہ چند باتیں یاد دلائیں کہ اللہ تعالیٰ کی تدبیر کفار مکہ کے داؤ پر کارگر ثابت نہ ہوئی۔ کفار مکہ اپنا سا منہ لے کر سر پیٹتے رہ گئے۔

☆ (۳) **دوسری آیت میں لو نشاء لقلنا مثل هذا میں کس شخص کی طرف اشارہ ہے:**

اس میں نضر بن حارث کی طرف اشارہ ہے جو فارس کی طرف بغرض تجارت جاتا تھا اور وہاں سے رستم اور اسفندیار کے قصے سن کر آیا کرتا تھا۔ وہ رسول علیہ السلام کے مقابلے میں کہتا تھا کہ ایسے قصے تو میں بھی بیان کرسکتا ہوں۔

سورۃ توبہ # 102 آیت نمبر 118

السؤال الثالث (ب) و آخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا و آخر سيئا عسى الله ان يتوب عليهم ان الله غفور رحيم و على الثلثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت و ضاقت عليهم انفسهم و ظنوا ان لا ملجأ من الله الا اليه ثم تاب عليهم.

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① دونوں آیتوں کا ترجمہ ② پہلی آیت میں و آخرون اعترفوا بذنوبهم میں کون سے صحابہ مراد ہیں مع واقعہ تحریر کریں ③ دوسری آیت و على الثلثة الذين خلفوا میں کون سے تین صحابہ کرام

www.Bhalli.Info

مراد ہیں مع مختصر واقعہ لکھیں۔

☆ (۱) **دونوں آیتوں کا ترجمہ:** آیت ۱۔ اور کچھ دوسرے بھی ہیں جنہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کرلیا ہے۔ انہوں نے ملے جلے کام کئے ہیں۔ کچھ نیک اور کچھ بد۔ کچھ عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرلے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

آیت ۲۔ اور ان تینوں پر بھی (مہربانی کی) کی جو پیچھے رہ گئے تھے۔ حتیٰ کہ باوجود فراخی کے ان پر زمین تنگ ہوگئی تھی۔ اور وہ اپنی جان سے بھی تنگ آگئے تھے۔ اور سمجھ گئے تھے کہ اس کے قہر سے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کہیں پناہ نہیں پھر ان پر بھی رحمت کی (کہ ان کو توفیق دی) تاکہ توبہ کریں۔

☆ (۲) **پہلی آیت میں و اخرون اعترفوا بذنوبهم میں کون سے صحابہ مراد ہیں مع واقعہ تحریر کریں:** آیت مذکورہ میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے جو نفاق کی وجہ سے نہیں بیٹھے رہے تھے بلکہ سستی وکاہلی کی وجہ سے جنگ میں شمولیت نہ کرسکے تھے۔ ان کا جہاد میں شریک نہ ہونا برا کام تھا۔ پھر توبہ وندامت و دیگر حسنات اچھا کام تھا۔ نیک اور بد خلط ملط کرنے سے ان کی توبہ کی قبولیت ان کے مال کا صدقہ گناہوں کا کفارہ اور اسی قسم کے تائبین اور نادمین کی توبہ قبول کرنے کا وعدہ مراد ہے۔ واقعہ یوں پیش آیا کہ مفسرین کرام ؒ کے بقول چند آدمی (صحابہ) جن میں حضرت ابولبابہ ؓ بھی تھے آرام طلبی کی وجہ سے جہاد میں شمولیت اختیار نہ کرسکے۔ جب رسول علیہ السلام مدینہ کے قریب آپہنچے تو ان لوگوں نے ندامت کے مارے اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ستونوں سے باندھ دیا۔ جب تک ہمیں رسول علیہ السلام نہ کھولیں گے اس وقت تک ہم لوگ اسی طرح ستون کے ساتھ بندھے رہیں گے۔ چنانچہ رسول علیہ السلام نے مسجد میں آکر دیکھا پھر پوچھا۔ تمام ماجرا معلوم ہونے کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بھی تم لوگوں کو اس وقت تک نہیں کھولوں گا۔ جب تک اللہ تعالیٰ (تمہیں کھولنے کا) حکم نہ دے گا۔ چنانچہ وہ لوگ کئی دنوں تک ستونوں کے ساتھ بندھے رہے اور روتے رہے۔ آخر یہ آیت و اخرون اعترفوا بذنوبهم نازل ہوئی۔ پھر انہیں ستونوں سے کھولا گیا۔ ان کی تعداد میں اختلاف۔ بعض کے نزدیک دس اور بعض کے ہاں سات آدمی تھے۔

☆ (۳) **دوسری آیت میں و علی الثلثة الذین خلفوا میں کون سے تین صحابہ کرام مراد ہیں مع مختصر واقعہ لکھیں:** یہ تین صحابہ ۱۔ کعب بن مالک (شاعر) ۲۔ مرارۃ بن الربیع ۳۔ ہلال بن امیہ انصاری تھے۔ ان کا واقعہ یہ ہے کہ جنگ تبوک کے موقع پر ان تینوں صحابہ (کعب بن مالک ؓ، مرارۃ بن الربیع ؓ، ہلال بن امیہ انصاری ؓ) کے پاس تیز رفتار سواری اور موسم کی فصل سایہ و پھل وغیرہ اچھے لگنے کی وجہ سے غزوہ تبوک میں شرکت سے محروم رہے۔ ان کے علاوہ ستر

(۷۷) آدمی (منافقین) اور بھی تھے۔ یہ کل اسی ۸۰ آدمی تھے۔ جو جہاد میں شرکت نہ کرسکے۔ ان اسی افراد میں سے یہ تین صحابہ سچے مومن تھے جو نفاق کی بجائے سستی وکاہلی یا تیز رفتار سواری کے باعث بعد میں پہنچنے کی امید پر پیچھے رہ گئے تھے۔ جب رسول علیہ السلام فاتح کی حیثیت سے مدینہ منورہ میں واپس تشریف لائے تو حسب عادت مسجد میں صبح کو دو رکعت پڑھ کر بیٹھ گئے۔ جو اسی (۸۰) افراد جہاد میں شرکت کرنے سے رہ گئے تھے وہ عذر کرتے گئے اور رسول علیہ السلام ان کے ظاہر قول پر اعتبار کرتے ہوئے ان کے عذر قبول کرتے تھے۔ اور ان سے بیعت لیتے اور ان کے لئے معافی کی دعا کرتے اور ان کے باطن کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیتے تھے۔ اسی اثناء میں حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ میں بھی آیا اور میں نے سلام کیا آپ علیہ السلام نے غضب آلود مسکراہٹ سے فرمایا کہ آئیے۔ میں آکر آپ علیہ السلام کے سامنے بیٹھ گیا۔ آنجناب ؐ نے پوچھا کس لئے نہیں گئے تھے۔ میں نے کہا کہ سچ ہی سے نجات ہے۔ آنحضرت ؐ کے سامنے جھوٹ نہ بولنے کا مجھے کوئی عذر نہ تھا۔ آپ علیہ السلام نے کہا چلو اٹھو تمہارے حق میں اب جو کچھ فیصلہ اللہ تعالیٰ کردے۔ آپ ؐ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا ہے اسی طرح ان دونوں (مرارۃ بن الربیع ؓ، ہلال بن امیہ ؓ انصاری) کے لئے ہوا۔ لوگوں کو ہمارے ساتھ سلام کلام سے منع کردیا۔ وہ دونوں (مرارہ بن ربیع ؓ، ہلال بن امیہ انصاری ؓ) تو گھر میں بیٹھ گئے۔ مگر میں (کعب بن مالک ؓ) مسجد میں نماز باجماعت پڑھتا۔ آپ علیہ السلام کو سلام کرتا اور دیکھتا تھا کہ جواب میں آنجناب ؐ کے ہونٹ مبارک بھی ہلتے ہیں۔ جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو آپ نظریں چرا جاتے اور جب میری آنکھ پھرتی تو گوشہ چشم سے مجھے دیکھتے (یہ محبت کی ادا ہے) کوئی شخص مجھ سے سلام وکلام نہ کرتا حتیٰ کہ زمین کے ساتھ ساتھ اپنا نفس (جان) بھی تنگ ہوگیا۔ اسی طرح تنگی و دوری کی حالت میں پچاس راتیں گزر گئیں۔ پچاسویں رات کی صبح کو میں اپنے مکان کی چھت پر تھا کسی نے سلع پہاڑ سے پکار کر کہا اے کعب (بن مالک) بشارت ہو۔ اور اسی طرح ان (مرارۃ بن ربیع، ہلال بن امیہ انصاری) کی طرف بھی بشارت دینے کے لئے دوڑتے ہوئے آئے اور میرے (کعب بن مالک) پاس بھی ایک سوار آیا۔ اس سوار کی آواز میں نے سلع پہاڑ سے پہلے بھی سن لی تھی۔ میں نے اپنے کپڑے اتار دیئے پھر میں مسجد میں گیا۔ رسول علیہ السلام کے پاس لوگ بیٹھے تھے۔ وہ مجھے مبارک باد دینے لگے۔ پھر میں نے آنحضرت ﷺ کو سلام کیا۔ اس دن کی خوشی کا کچھ بیان نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنی توبہ میں اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کو دیتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کچھ اپنے لئے رکھ لے۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

www.Bhalli.Info

الورقة الثانية ...... فی الحديث و اصوله ...... وفاق المدارس العربية باکستان ...... **شعبان ۱۴۳۱ھ**

ورقة الاختبار السنوی للمرحلة الخاصة ...... للبنات ...... مجموع الدرجات۱۰۰ ...... الوقت ۳ساعات

ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحى تستحق عشر درجات

السؤال الأول (الف) وَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ لِكُلِّ اٰيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّ بَطْنٌ وَّ لِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ۔

الجواب الاول (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ حدیث پر اعراب ② مذکورہ حدیث کا ترجمہ ③ سبعة احرف کی مراد میں علماء امت کے اقوال ④ لکل ایة منها ظهر و بطن کی تشریح

☆ (۱) مذکورہ حدیث پر اعراب:

اگر مذکورہ عبارت پر غور کریں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ (۲) مذکورہ حدیث کا ترجمہ: اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید سات حرفوں پر اتارا گیا ہے۔ اور ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور حد کے لئے آگاہ ہونے کی جگہ ہے۔

☆ (۳) سبعة احرف کی مراد میں علماء امت کے اقوال: اس مقام پر سبعة احرف سے سات قسمیں یا سات طریقہ یا اس مقام کے مناسب جو معنی ہو وہ مراد ہے۔ سبعة احرف میں علماء امت کے مختلف اقوال ہیں۔ اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ سبعة احرف سے عرب کی سات مشہور لغات مراد ہیں۔ اور یہ سات لغات اس زمانے میں فصاحت و بلاغت میں خاصی شہرت رکھتی تھیں۔ یعنی لغت قریش۔ بنی طی۔ ہوازن۔ لغت اہل یمن۔ لغت ثقیف۔ ہذیل۔ اور لغت بنی تمیم۔ سب سے پہلے قرآن مجید لغت قریش میں نازل ہوا۔ باقی لغت قریش کے تلفظ و تکلم میں دشواری کے باعث اس بارے میں وسعت اور گنجائش دی گئی۔

☆ (۴) لکل ایة منها ظهر و بطن کی تشریح: جن سات حروف میں نزول قرآن ہوا ہے۔ قرآن مجید کی ہر آیت کے لئے ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے۔ ظاہر سے وہ مطالب مراد ہیں جنہیں تمام اہل زبان سمجھتے ہیں اور باطن سے وہ اسرار و رموز مراد ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے آگاہ ہوتے ہیں۔ یا ظاہر سے وہ معانی مراد ہیں جو تفسیر سے معلوم ہوتے ہیں اور باطن سے وہ معانی مراد ہیں جو تاویل سے منکشف ہوتے ہیں۔ تفسیر وہ ہے جس کا تعلق روایت سے ہے اور تاویل

اسے کہتے ہیں جو روایت سے متعلق ہو۔ بقول بعض ظاہر سے قرآنی آیات پر ایمان لانا مراد ہے۔ اور باطن سے آیات قرآنیہ پر عمل کرنا مراد ہے۔ یا ظاہر سے قرآن مجید کی قراءت و تلاوت مراد ہے۔ اور باطن سے قرآن مجید کا فہم و تدبر مراد ہے۔ یا پھر ظاہر سے مراد الفاظ ہیں اور باطن سے معنی مراد ہیں۔ یا پھر قرآن مجید کے قصص ظاہر میں اخبار ہیں اور باطن میں عبرت اور نصیحت ہیں۔

السؤال الأول (ب) وَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّ مَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَ اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

الجواب الاول (ب) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں

① مذکورہ حدیث پر اعراب ② مذکورہ حدیث کا ترجمہ ③ حدیث ابوہریرہؓ میں تین علامات اور یہاں چار علامات کا ذکر ہے اس تعارض کا جواب ④ کیا علامات نفاق کی موجودگی میں مسلمان حقیقی منافق ہوگا ⑤ اہل السنت والجماعت کے نزدیک مرتکب کبیرہ ایمان سے خارج نہیں ہوتا اس اشکال کا جواب۔

☆ (۱) مذکورہ حدیث پر اعراب: اگر مذکورہ حدیث پر توجہ کریں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ (۲) مذکورہ حدیث کا ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس میں چار بری عادتیں ہوں تو وہ پورا منافق ہے۔ اور جس میں سے ایک خصلت و عادت ہو اس میں نفاق کی خصلت موجود ہے یہاں تک کہ اسے ترک کر دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور عہد کرے تو اس میں غداری کرے اور جب کسی سے جھگڑے تو غنڈہ گردی پر اتر آئے۔

☆ (۳) حدیث ابوہریرہؓ میں تین اور یہاں چار علامات کا ذکر ہے اس تعارض کا جواب:

یہ تعارض نہیں ہے۔ بلکہ نفاق کی علامات پر مشتمل منافق شخص میں منافقت کی کمی بیشی مراد ہے۔ اگر کسی شخص میں نفاق کی چاروں علامات موجود ہوں تو وہ پورا منافق ہے اگر کسی میں نفاق کی ایک یا دو یا تین علامات پائی جائیں تو نفاق کی جتنی علامات اس میں موجود ہوں گی۔ وہ اسی قدر ہی منافق ہوگا۔ حدیث ابوہریرہؓ ہو یا حدیث ابن عمروؓ (مذکورہ حدیث) ان میں نفاق کی قدر و مقدار بیان کی گئی ہے۔

www.Bhalli.Info

☆ (۴) **کیا علاماتِ نفاق کی موجودگی میں مسلمان حقیقی منافق ہوگا:**
رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علاماتِ نفاق کو منافقت کا نشان و علامت قرار دیا ہے اور یہ کسی میں چار کسی میں تین یا دو یا ایک الگ الگ طور پر یا بیک وقت اکٹھی موجود ہوں گی۔ وہ مسلمان حقیقتاً منافق نہیں ہے بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ یہ صفات منافقین کے لائق ہیں۔ مسلمانوں کے مناسب حال یہ ہے کہ وہ ان بری عادات و خصائل سے پاک و مبرا ہوں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ان بری عادات کو اپنی عادت نہ بنائے اور نہ ہی ان پر ڈٹ جائے کہ آہستہ آہستہ ان کا خوگر ہو کر حقیقی طور پر نفاق میں مبتلا نہ ہو جائے۔

☆ (۵) **اہل سنت والجماعت کے نزدیک مرتکب کبیرہ ایمان سے خارج نہیں ہوتا اس اشکال کا جواب:** مرتکب کبیرہ مسلمان عمل بد یا علامت نفاق کی موجودگی میں کامل مومن نہیں ہوتا۔ اس سے کمال ایمان کی نفی ہوتی ہے۔ نفس ایمان کی نفی مراد نہیں۔ تکمیل ایمان کے لئے مسلمان پر ضروری ہے وہ اعمال بد اور علامات نفاق کو ترک کر دے یا اس سے پرہیز واجتناب کرے۔

السؤال الثانی (الف) وَ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ وَ هُوَ بِالْاَبْطَحِ فِیْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَ رَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ رَاَیْتُ النَّاسَ یَبْتَدِرُوْنَ ذَالِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُمْ شَیْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَ مَنْ لَّمْ یُصِبْ مِنْهُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ یَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰی اِلَی الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَیْنِ وَ رَاَیْتُ النَّاسَ وَ الدَّوَابَّ یَمُرُّوْنَ بَیْنَ یَدَیِ الْعَنَزَةِ.

الجواب الثانی (الف) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں

① مذکورہ حدیث کا ترجمہ ② مذکورہ حدیث پر اعراب ③ ایک حدیث میں فان لم یکن معه عصا فلیخطط خطا کیا سترہ کے بجائے خط کھینچنا جائز ہے ④ ایک حدیث میں ہے تقطع الصلوٰۃ المراء ۃ والحمار والکلب کیا ان کے مرور سے نماز فاسد ہو جاتی ہے ⑤ جمہور کے ہاں اس حدیث کا مطلب۔

☆ (۱) **مذکورہ حدیث کا ترجمہ:** حضرت جحیفہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں وادی ابطح میں چمڑے کے سرخ رنگ کے خیمہ میں دیکھا۔ اور میں نے بلالؓ کو دیکھا کہ انہوں نے آپؐ کے وضو کا بچا ہوا پانی پکڑ رکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس پانی کے حاصل

کرنے کے لئے صحابہ کرامؓ ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے تھے۔ جس شخص کو اس پانی میں کچھ مل جاتا وہ اسے اپنے جسم پر مل لیتا اور جسے نہ ملتا وہ اپنے ساتھی سے تری حاصل کرتا۔ پھر میں نے دیکھا حضرت بلالؓ نے وہ چھڑی لی اور سے گاڑ دیا۔ اور رسول علیہ السلام پنڈلی تک ازار مبارک اٹھائے ہوئے سرخ جوڑے میں باہر نکلے۔ آپ علیہ السلام نے چھڑی کی طرف منہ کر کے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور میں نے دیکھا کہ لوگ اور مویشی چھڑی کے آگے سے گزر رہے تھے۔

☆ (۲) **مذکورہ حدیث پر اعراب:** مذکورہ عبارت کو غور سے دیکھیں تو اعراب موجود ہیں۔

☆ (۳) **ایک حدیث میں فان لم یکن معه عصا فلیخطط خطا کیا سترہ کے بجائے خط کھینچنا جائز ہے:** سترہ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جگہ کو نماز کے لئے متمیز کیا جائے اور خط کھینچنے سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا جبکہ سترہ دور سے دکھائی دیتا ہے۔ اور خط (لکیر) میں ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی۔ اس لئے احناف کے اکثر مشائخ اور امام مالکؒ اور صاحب ہدایہ کا مختار مذہب یہی ہے کہ خط کا کوئی اعتبار نہیں۔ امام اعظمؒ نے فرمایا کہ الخط لیس بشیء خط کوئی چیز نہیں۔ پھر رکاوٹ بننے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ سترہ کے لئے لکیر نہ کھینچی جائے۔ البتہ مختار قول اس کے برعکس ہے۔ یعنی اگر خط کھینچا جائے تو وہ لمبائی میں ہو۔ یہ اس وقت ہے جب زمین پتھریلی یا سخت ہو۔ اس میں کوئی چیز گاڑی نہ جا سکے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

☆ (۴) **ایک حدیث میں ہے تقطع الصلوٰۃ المراء ۃ والحمار والکلب کیا ان کے مرور نماز فاسد ہو جاتی ہے:** سترہ کھڑا کرنے کے بعد صحابہ کرام اور دیگر علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ عورت، گدھا، کتا گزرنے سے نمازی کی نماز باطل نہیں ہوتی۔ احادیث میں ان تینوں اشیاء (عورت، گدھا، کتا) کے بارے میں جو وارد ہوا ہے وہ سترہ قائم کرنے کی تاکید پر محمول ہے یا باطل و قطع کرنے سے نماز میں خشوع و خضوع کا بطلان مراد ہے جو نماز کی روح ہے۔ یا اس سے یہ مراد ہے کہ قریب ہے کہ اس جانب نمازی کا دل مشغول ہو جانے کی وجہ سے نمازی کی نماز باطل ہو جائے۔

☆ (۵) **جمہور کے ہاں اس حدیث کا مطلب:** جمہور کے ہاں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سترہ کھڑا کرنے کے بعد انسانوں اور غیر انسانوں کے نمازی کے آگے گزرنے میں کوئی نقصان نہیں اور سترہ کے آگے سے گزرنے والے گنہگار نہ ہوں گے۔

السؤال الثانی (ب) وَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَ نَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَ تَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَ رَدِّ السَّلَامِ وَ اِجَابَةِ

www.Bhalli.Info

الدَّاعِيْ وَ اِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَ نَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ عَنِ الْحَرِيْرِ وَ الْاِسْتَبْرَقِ وَ الدِّيْبَاجِ وَ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَ الْقَسِّيِّ وَ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ وَ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَاِنَّهٗ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِي الْاٰخِرَةِ.

الجواب الثانی (ب) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں

① مذکورہ حدیث پر اعراب ② مذکورہ حدیث کا ترجمہ ③ حریر، استبرق، دیباج میں فرق ④ سونے اور چاندی کے برتن مردوں کے لئے حرام ہیں یا عورتوں کے لئے بھی حرام ہیں ⑤ فَاِنَّهٗ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِي الْاٰخِرَةِ. کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے استعمال کرنے والا شخص جنت میں نہ جائے گا اس کی توجیہ۔

☆ **(۱) مذکورہ حدیث پر اعراب:**

اگر مذکورہ حدیث پر غور کریں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ **(۲) مذکورہ حدیث کا ترجمہ:** حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہمیں نبی کریم ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ مریض کی تیمارداری، جنازوں کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے، سلام کا جواب دینے، دعوت طعام والے کی دعوت قبول کرنے اور قسم اٹھانے والے کی قسم درست کرنے اور مظلوم انسان کی مدد کرنے کا حکم دیا۔ اور ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشم پہننے، استبرق و دیباج (خاص قسم کے ریشمی کپڑے) اور سرخ رنگ کے گدے، قسی پہننے اور سونے کے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ چاندی (کے برتن) میں پینے سے منع فرمایا کہ جو دنیا میں اس میں پیے گا وہ آخرت میں نہ پی سکے گا۔

☆ **(۳) حریر، استبرق، دیباج میں فرق:** حریر ہر ریشم کو کہتے ہیں اور استبرق باریک قسم کے ریشم کو کہتے ہیں اور دیباج، یہ دیبا کا معرب ہے۔ یہ تمام (حریر، استبرق، دیباج) ریشمی کپڑے کی مختلف قسمیں ہیں۔

☆ **(۴) سونے اور چاندی کے برتن مردوں کے لئے حرام ہیں یا عورتوں کے لئے بھی حرام ہیں:** سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ممنوع و حرام ہیں۔

☆ **(۵) فانه من شرب فیها فی الدنیا یشرب فیها فی الآخرة کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں استعمال کرنے والا شخص جنت میں نہ جائے گا اس کی توجیہ:**

ہمیشہ کے لئے یا ایک لمبی مدت کے لئے بطور سزا اس (جنت) سے محروم کردیا جائے گا۔ اگر وہ کافر ہے یا غیر اسلامی نظریات کا حامل ہے یا ان ممنوعہ اشیاء خاص طور پر سونے چاندی کے برتنوں کو حلال و جائز سمجھ کر استعمال کرتا ہے تو ہمیشہ کے لئے جنت سے محروم ہوگا۔ اگر تکبر و رعونت کی وجہ سے (ایماندار ہونے کے باوجود) انہیں استعمال کرتا ہے تو مدت دراز تک اس سے محروم ہوگا۔

السؤال الثالث (الف) سولہ الفاظ تعدیل بیان کیجیے۔

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں ایک ہی امر حل طلب ہے اور وہ ہے تعدیل کے سولہ الفاظ، جو یہ ہیں:۔ ۱. اوثق الناس ۲. اضبط الناس ۳. ثقة ثقة ۴. ثقة ۵. مامون ثقة ۶. حافظ ۷. ثبت ۸. متقن ۹. حجة ۱۰. امام ۱۱. لا اعرف له نظیر فی الدنیا ۱۲. صدوق ۱۳. مامون ۱۴. لا باس به ۱۵. محلة الصدق ۱۶. صالح الحدیث.

السؤال الثالث (ب) صحاح ستہ کے نام ذکر کیجیے۔ مراتب صحاح ستہ ذکر کیجیے۔ مذاہب صحاح ستہ بیان کیجیے۔

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① صحاح ستہ کے نام ② مراتب صحاح ستہ ③ مذاہب صحاح ستہ

☆ **(۱) صحاح ستہ کے نام:** ۱۔ صحیح بخاری ۲۔ صحیح مسلم ۳۔ جامع ترمذی ۴۔ سنن ابو داؤد ۵۔ سنن نسائی ۶۔ سنن ابن ماجہ۔

☆ **(۲) مراتب صحاح ستہ:** صحاح ستہ کی کتب میں پہلا مرتبہ صحیح بخاری کا ہے۔ دوسرا مرتبہ صحیح مسلم کا ہے تیسرا مرتبہ جامع ترمذی کا ہے چوتھا مرتبہ سنن ابو داؤد کا ہے۔ پانچواں مرتبہ سنن نسائی کا ہے اور چھٹا مرتبہ سنن ابن ماجہ کا ہے۔

☆ **(۳) مذاہب صحاح ستہ:** علامہ علاؤ الدین سبکی نے اپنی کتاب طبقات شافعیہ میں تحریر کیا ہے کہ صحاح ستہ کے مصنفین شافعی المسلک تھے۔

www.Bhalli.Info

شعبان ۱۴۳۱ھ

الورقة الثالثة...... فی الفقه ...... وفاق المدارس العربية باكستان ......

ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ...... للبنات ...... مجموع الدرجات۱۰۰ ...... الوقت ۳ ساعات

ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحى تستحق عشر درجات

السؤال الأول (الف) وَ عَرَقُ كُلِّ شَيْءٍ مُعْتَبَرٌ وَ سُؤْرُ الْآدَمِيِّ وَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ طَاهِرٌ وَ سُؤْرُ الْكَلْبِ نَجِسٌ وَ يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنْ وُلُوْغِهِ ثَلَاثًا.

الجواب الأول (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ کیا جنب، حائضہ اور کافر کا سور بھی طاہر ہے ④ ولوغ کلب سے برتن کو ثلاث مرات یا سبع مرات دھونے میں عقلی و نقلی دلائل کی روشنی میں فقہاء کا اختلاف۔

☆ (۱) **مذکورہ عبارت کا ترجمہ:** اور ہر جاندار کا پسینہ اس کے جھوٹے (پس خوردہ) کے اعتبار سے معتبر ہے۔ اور آدمی کا اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پس خوردہ پاک ہے اور کتے کا جھوٹا ناپاک ہے اور اس کے منہ ڈالنے کی وجہ سے برتن تین مرتبہ دھویا جائے گا۔

☆ (۲) **مذکورہ عبارت پر اعراب:** اگر مذکورہ عبارت پر غور کریں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ (۳) **کیا جنب، حائضہ اور کافر کا سور بھی طاہر ہے:**
آدمی کا پس خوردہ (جھوٹا) پاک ہے خواہ وہ جنبی ہو یا حائضہ ہو یا کافر ہو یا مسلمان ہو آدمی کا جھوٹا پاک ہے۔

☆ (۴) **ولوغ کلب سے برتن کو ثلاث مرات یا سبع مرات دھونے میں عقلی و نقلی دلائل کی روشنی میں فقہاء کا اختلاف:** امام مالکؒ کے علاوہ تمام ائمہ کے نزدیک کتے کا جھوٹا ناپاک ہے۔ اگر کسی برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس برتن کا تین بار دھونا واجب ہے۔ البتہ امام مالکؒ سور کلب کی طہارت کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک اگر کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھونا چاہئے۔ بایں دلیل کہ بروایت عبداللہ بن مغفلؓ رسول علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَائِكُمْ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعًا وَ عَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ. ترجمہ۔ اگر تمہارے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو تم اس کو سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں بار اسے مٹی سے مانجھو۔

بعض حضرات معترض ہیں کہ ممکن ہے کہ حدیث میں ولوغ سے چاٹنا مراد ہو۔

احناف کے نزدیک اگر کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے تین مرتبہ دھونا چاہئے۔ نقلی دلیل رسول علیہ السلام کا فرمان ہے کہ يغسل الاناء من ولوغ الكلب ثلثا. ترجمہ۔ ولوغ کلب سے برتن کو تین مرتبہ دھوؤ۔ عقلی دلیل۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ کتے کی زبان پانی سے ملتی ہے برتن سے نہیں۔ چنانچہ

جب برتن میں کتے کے منہ ڈالنے سے برتن ناپاک ہوگیا تو پانی بدرجہ اولیٰ ناپاک ہوجائے گا۔ امام شافعیؒ کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں ولوغ کلب سے سات بار برتن کو دھونے کا حکم تھا پھر منسوخ ہوگیا۔ کیونکہ رسول علیہ السلام نے ابتدائے اسلام میں لوگوں پر کتوں کے بارے میں سختی کی تھی۔ تاکہ لوگ کتوں کے جمع کرنے سے باز رہیں۔ جب یہ عادت ختم ہوگئی تو یہ حکم بھی منسوخ ہوگیا۔ امام صاحبؒ نے امام شافعیؒ پر الزامی حجت قائم کی ہے کہ جس چیز کو کتے کا پیشاب لگ جائے وہ تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوجاتی ہے۔ اور جس چیز کو کتے کا پس خوردہ (جھوٹا) لگ جائے تو یہ بدرجہ اولیٰ تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوجائے گی۔ درآنحالیکہ کتے کا سور (جھوٹا) اس کے پیشاب سے کمتر ہے۔ کیونکہ کتے کے پیشاب کی طہارت کا کوئی بھی قائل نہیں ہے اور سور کلب کو امام مالک طاہر کہتے ہیں۔ ان عقلی و نقلی دلائل سے معلوم ہوا کہ برتن میں ولوغ کلب سے برتن کو تین بار دھونے سے برتن پاک ہوجائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

السؤال الأول (ب) وَ إِنْ حَاذَتْهُ امْرَأَةٌ وَ هُمَا مُشْتَرِكَانِ فِيْ صَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ فَسَدَتْ صَلٰوتُهُ إِنْ نَوَى الْإِمَامُ إِمَامَتَهَا وَ إِنْ لَّمْ يَنْوِ إِمَامَتَهَا لَمْ تَضُرَّهُ وَ لَا تَجُوْزُ صَلٰوتُهَا.

الجواب الأول (ب) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت پر اعراب ② مذکورہ عبارت کا ترجمہ ③ رجل کی نماز فاسد ہونے میں امام شافعیؒ کا اختلاف مع مدلل بیان کریں ④ و ان لم ینو امامتها لم تضره و لا تجوز صلاتها کی وجہ ⑤ محاذات مفسدہ کی شرائط۔

☆ (۱) **مذکورہ عبارت پر اعراب:** اگر مذکورہ عبارت پر غور کریں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ (۲) **مذکورہ عبارت کا ترجمہ:** اور اگر کوئی عورت مرد سے محاذی (برابر) ہوجائے (درانحالیکہ وہ دونوں (مرد و عورت) ایک نماز میں شریک ہیں تو مرد کی نماز فاسد ہوجائے گی۔ اور اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت نہ کی ہو تو عورت کی محاذات (برابری) مرد کے لئے مضر نہ ہوگی اور عورت کی نماز جائز نہ ہوگی۔

☆ (۳) **رجل کی نماز فاسد ہونے میں امام شافعیؒ کا اختلاف مع مدلل بیان کریں:**
امام شافعیؒ نے مرد کی نماز کو عورت کی نماز پر قیاس کرتے ہوئے مرد کی نماز کو فاسد قرار دیا ہے۔ یعنی محاذات کی وجہ سے عورت کی نماز بالاتفاق فاسد نہیں ہوتی لہٰذا مرد کی نماز بھی فاسد نہ ہوگی۔ اور مرد کی نماز کو عورت کی نماز پر قیاس کرنے کی وجہ یہ ہے کہ محاذات ایسا فعل ہے کہ جانبین (دونوں طرف) سے متحقق ہوتا ہے۔ چنانچہ جب محاذات عورت کی نماز کے لئے مفسد نہیں ہے تو مرد کی نماز کے لئے بھی مفسد نہ ہوگا۔

احناف کے نزدیک محاذات کی وجہ سے صرف مرد کی نماز فاسد ہوگی۔ بایں دلیل بروایت

www.Bhalli.Info

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ اخروھن من حیث اخراھن اللہ۔ اس حدیث میں مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عورتوں کو نماز میں پیچھے رکھیں۔ چنانچہ عورت اس (مرد) کے محاذی ہوگی تو گویا مرد نے اپنا فرض مقام ترک کردیا کیونکہ جس نماز میں دونوں (مرد وعورت) شریک ہوں اس نماز میں عورت کو مؤخر کرنا مرد پر فرض ہے۔ اور یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ جس نے فرض چھوڑ دیا اس کی نماز فاسد ہوجائے گی نہ کہ دوسرے کی۔ یہی وجہ ہے کہ عندالاحناف مرد (عورت کے محاذی ہونے سے) صرف مرد کی نماز فاسد ہوگی عورت کی نہیں۔ اگر حدیث مستدلہ پر یہ اعتراض ہو کہ مستدلہ حدیث (ابن مسعودؓ) خبر واحد ہے اور خبر واحد سے فرضیت ثابت نہیں ہوتی تو اس کا جواب یہ ہے کہ بقول صاحب ہدایہ انہ مشاهیر یہ (مستدلہ حدیث) مشہور احادیث میں سے ہے اور مشہور حدیث قطعی الدلالت ہوتی ہے۔ اور قطعی الدلالت (مشہور حدیث) سے فرضیت ثابت ہوجاتی ہے۔ اور امام شافعیؒ کے قیاس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی (مستدلہ) حدیث میں رسول علیہ السلام کے قول اخروھن کا مخاطب مرد ہے عورت نہیں۔ پس فرض کا تارک مرد ہوا۔ لہٰذا صرف مرد کی نماز فاسد ہوگی۔ یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ جب مقتدی امام کے آگے ہوجائے اور وہ (مقتدی) اپنا فرض مقام چھوڑ دے تو اس (مقتدی) کی نماز فاسد ہوجائے گی۔ بعینہٖ اسی طرح جب مرد محاذی عورت کے ساتھ اپنا فرض مقام ترک کرے گا تو اس کی بھی نماز فاسد ہوجائے گی۔

☆ (۴) **وان لم ينو امامتها لم تضره ولا تجوز صلاتها کی وجہ:**

اخروھن الخ کی بناء پر مقتدیوں کو باترتیب کھڑا کرنے کا لزوم امام پر عائد ہوتا ہے۔ اور جس شخص پر کوئی چیز لازم ہو تو وہ اس کے لازم کرنے پر موقوف ہوتی ہے یعنی اگر لازم کرے گا تو وہ لازم ہوگی ورنہ نہیں۔ جیسے مقتدی کا اقتداء کرنے کی نیت کرنا شرط ہے۔ اور اسی اقتداء کی نیت سے وہ (مقتدی) اپنی نماز کو امام کی ضمانت میں دے گا۔ تاکہ امام کی کسی حرکت سے نماز میں کوئی نقص وضرر پیدا ہو تو مقتدی کے قبول کرنے اور اس کی رضامندی سے اس پر لازم آئے۔ اسی طرح امام کا عورتوں کی نیت کرنا شرط ہے تاکہ عورتوں کی طرف سے اگر کوئی ضرر ہو تو وہ امام کا قبول کیا ہوا ہو۔ اسی وجہ سے اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت نہ کی ہو تو عورت کی محاذات مرد کے لئے مضر نہ ہوگی اور عورت کی نماز جائز نہ ہوگی۔ بقول شمس الائمہ سرخسیؒ اگر امامت کی نیت کے بغیر عورت کی اقتداء صحیح قرار دی جائے تو ہر عورت حسب منشاء طریقے پر مرد کی نماز فاسد کرنے پر قادر ہوگی۔ یعنی مرد کی اقتداء کرکے اس کے پہلو میں کھڑی ہوجائے اور اس طرح اس میں مرد کا ضرر ہے اس وجہ سے مرد کے لئے امامت کی نیت کو شرط قرار دیا گیا تاکہ مرد کی رضامندی سے یہ ضرر اس پر لازم آئے۔

☆ (۵) **محاذات مفسدہ کی شرائط:** محاذات مفسدہ کی چار شرائط ہیں۔ ۱۔ اشتراک فی التحریمہ واداء ۲۔ مطلقہ نماز (رکوع وسجدہ والی) ہو اگرچہ کسی عذر سے اس کو اشارہ سے ادا کرتے ہوں۔

چنانچہ نماز جنازہ میں محاذات مفسدہ نہیں ۳۔ عورت مشتہاۃ (شہوت والی ہو) محرم ہو یا غیر محرم (ماں، بہن، بیٹی، بیوی) لونڈی ہو یا آزاد ہو ۴۔ دونوں (مرد وعورت) کے درمیان کوئی شے (ستون وغیرہ) حائل نہ ہو یا اتنی جگہ خالی ہو کہ اس میں ایک مرد کھڑا ہوجائے۔

السوال الثاني (الف) اَلسُّنَّةُ اَنْ يُّكَفَّنَ الرَّجُلُ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ اِزَارٍ وَّ قَمِيْصٍ وَّ لِفَافَةٍ فَاِنِ اقْتَصَرُوْا عَلٰى ثَوْبَيْنِ جَازَ وَ الثَّوْبَانِ اِزَارٌ وَّ لِفَافَةٌ وَّ تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِيْ خَمْسَةِ اَثْوَابٍ دِرْعٍ وَّ اِزَارٍ وَّ خِمَارٍ وَّ لِفَافَةٍ وَّ خِرْقَةٍ تُرْبَطُ فَوْقَ ثَدْيَيْهَا.

الجواب الثاني (الف) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت پر اعراب ② مذکورہ عبارت کا ترجمہ ③ قمیص وازار اور لفافہ میں فرق ④ مرد اور عورت مذکورہ کے کفن السنۃ کی دلیل ⑤ مرد اور عورت کے لئے کفن الکفایۃ اور کفن الضرورۃ بیان کریں۔

☆ (۱) **مذکورہ عبارت پر اعراب:**

اگر مذکورہ عبارت پر غور کریں تو اس پر اعراب لگے ہوئے ہیں۔

☆ (۲) **مذکورہ عبارت کا ترجمہ:** سنت یہ ہے کہ مرد کو تین کپڑوں ازار قمیص اور لفافہ میں کفنایا جائے پھر اگر وہ دو کپڑوں پر اکتفا کریں تو جائز ہے۔ اور یہ دو کپڑے ازار اور لفافہ ہوں گے۔ اور عورت کو پانچ کپڑوں کرتی، ازار، اوڑھنی، لفافہ اور ایک پٹی جو اس کی چھاتیوں پر باندھی جائے میں کفنایا جائے۔

☆ (۳) **قمیص و ازار اور لفافہ میں فرق:** قمیص یا کرتہ گردن سے قدم تک ہوتا ہے اور اس میں جیب، کلی، آستین نہیں ہوتی۔ ازار سر سے قدم تک ہوتا ہے اور لفافہ بھی اسی (ازار) کے بقدر ہوتا ہے

☆ (۴) **مرد اور عورت مذکورہ کفن السنۃ کی دلیل:** مرد کے مذکورہ کفن کی دلیل ۱۔ ابوداؤد میں بروایت عائشہؓ حدیث ہے کہ رسول علیہ السلام کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا ہے۔ وہ کرتہ جس میں رسول علیہ السلام کی وفات حسرت آیات ہوئی۔ اور ایک نجرانی حلہ۔ اور حلہ دو کپڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ۲۔ بروایت جابر بن سمرۃؓ کفن رسول اللہ فی ثلاثة اثواب قميص و ازار و لفافة. ترجمہ۔ رسول علیہ السلام کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ ۱۔ قمیص ۲۔ ازار ۳۔ لفافہ۔ ان احادیث سے رسول علیہ السلام کے کفن میں تین کپڑوں کا ثبوت موجود ہے۔ چونکہ انسان زندگی میں عام طور پر تین کپڑے پہنتا ہے لہٰذا مرنے کے بعد بھی اسے تین کپڑے دیئے جائیں گے۔ عورت کے مذکورہ کفن کی دلیل۔ حضرت ام عطیہؓ کی حدیث میں مروی ہے کہ جب رسول علیہ السلام کی بیٹی سیدہ زینبؓ کی وفات ہوئی تو جن عورتوں نے انہیں غسل دیا۔ رسول علیہ السلام نے انہیں کفن کے لئے

www.Bhalli.Info

پانچ کپڑے عنایت فرمائے تھے۔ اور وہ پانچ کپڑے یہ ہیں۔ ا۔ کرتی (قمیص) ۲۔ ازار ۳۔ اوڑھنی ۴۔ لفافہ ۵۔ وہ پٹی جس سے اس کی چھاتیوں کو باندھا جاتا ہے۔ عقلی دلیل یہ ہے کہ عورت عام طور پر زندگی میں پانچ کپڑوں میں رہتی ہے۔ اسی پر قیاس کرتے ہوئے مرنے کے بعد بھی عورت کو پانچ کپڑے دیئے جائیں گے۔

☆ (۵) **مرد اور عورت کے لئے کفن الکفایۃ اور کفن الضرورۃ بیان کریں:**

مراد کے لئے کفن الکفایہ۔ مرد کے لئے کفن کفایہ دو کپڑے ہیں۔ ا۔ ازار ۲۔ لفافہ۔ کفن الضرورت۔ مرد کے لئے کفن کا ایک کپڑا کفن ضرورت ہے۔ بشرطیکہ یہ کفن ضرورت کی بناء پر ہو یا ضرورت نہ ہو۔ عورت کے لئے کفن الکفایہ تین کپڑے ہیں۔ ا۔ ازار ۲۔ لفافہ ۳۔ اوڑھنی۔ عورت کا کفن ضرورت۔ تین کپڑوں سے کم کپڑوں میں عورت کو کفن دینا یہ کفن الضرورت ہے۔ بلا ضرورت مکروہ ہے۔

السؤال الثاني (ب) وَ إِذَا كَانَ بِالسَّمَاءِ عِلَّةٌ قَبِلَ الْإِمَامُ شَهَادَةَ الْوَاحِدِ الْعَدْلِ فِيْ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ (هلال رمضان) رَجُلًا كَانَ أَوِ امْرَأَةً حُرًّا كَانَ أَوْ عَبْدًا وَ إِنْ لَمْ تَكُنْ بِالسَّمَاءِ عِلَّةٌ لَمْ تُقْبَلِ الشَّهَادَةُ حَتّٰى يَرَاهُ جَمْعٌ كَثِيْرٌ يَقَعُ الْعِلْمُ بِخَبَرِهِمْ.

الجواب الثاني (ب) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ مذکورہ عبارت میں لفظ علت سے مراد ④ عبارت کی تشریح بہ انداز صاحب ہدایہ ⑤ دوسرے مسئلے میں "جمع کثیر" سے کم افراد کی تعداد۔

☆ (۱) **مذکورہ عبارت کا ترجمہ:** اور جب آسمان پر کوئی علت ہو تو امام المسلمین چاند دیکھنے کے بارے میں ایک عادل آدمی کی گواہی قبول کرلے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا مملوک۔ اور اگر آسمان میں کوئی علت نہ ہو تو گواہی قبول نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ اس کو ایک ایسی کثیر جماعت دیکھے جس کی خبر سے یقین سے حاصل ہوجائے۔

☆ (۱) **مذکورہ عبارت پر اعراب:**

اگر مذکورہ عبارت کو توجہ سے دیکھیں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ (۱) **مذکورہ عبارت میں لفظ علت سے مراد:**

اس مقام پر علت کے لفظ سے ابر (بادل) یا غبار یا دھواں مراد ہے۔

☆ (۱) **عبارت کی تشریح بانداز صاحب ھدایہ:**

صورت مسئلہ یہ ہے کہ اگر مطلع صاف نہ ہو بلکہ ابر (بادل) یا غبار یا دھواں ہو تو رمضان کے چاند کی رؤیت ایک عادل آدمی کی گواہی سے ثابت ہوجائے گی۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا آزاد ہو یا مملوک۔ امام طحاویؒ سے روایت کیا جاتا ہے کہ ہلال رمضان میں ایک آدمی کا قول قبول ہے خواہ وہ

عادل ہو یا غیر عادل ہو۔ غیر عادل کے حوالے سے صاحب ہدایہ یہ تاویل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام طحاویؒ کے قول عادل سے مراد یہ ہے کہ اس کا عدل و پرہیزگاری عام لوگوں میں مشہور ہو۔ اور غیر عادل سے مراد یہ ہے کہ اس کی پرہیزگاری اور عدل لوگوں میں معروف نہ ہو۔ پس غیر عادل سے فاسق مراد نہیں بلکہ مستور الحال مراد ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہوا کہ عند الطحاوی جس شخص کی عدالت لوگوں میں مشہور ہو اس کی گواہی بھی قابل قبول ہوگی۔ اور جس کی عدالت لوگوں میں معروف نہ ہو اس کی گواہی بھی معتبر نہ ہوگی۔ اور یہ اس صورت میں ہے جب مطلع صاف نہ ہو۔ اگر مطلع صاف ہو تو پھر اس صورت میں رویت ہلال (رمضان) میں اتنی بڑی جماعت کی گواہی قبول ہوگی۔ جن کی خبر سے چاند دیکھنے کا یقین حاصل ہوجائے۔ کیونکہ مطلع صاف ہونے (کوئی علت یعنی بادل غبار دھواں نہ ہو) کی صورت میں صرف ایک دو آدمی کا چاند دیکھنا اور باقی کا نہ دیکھنا غلطی کا وہم پیدا کرتا ہے۔ یعنی اس وقت یہ وہم ہوتا ہے کہ اگر چاند ہوتا تو دوسروں کو بھی نظر آتا۔ چنانچہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان ایک دو آدمیوں کو چاند دیکھنے میں غلطی واقع ہوگئی ہے۔

☆ (۱) **دوسرے مسئلے میں جمع کثیر سے کم افراد کی تعداد:**

بعض حضرات کے نزدیک جمع کثیر سے محلے کے تمام لوگ مراد ہیں یعنی اگر محلے کے تمام لوگوں نے چاند دیکھا تو رویت ثابت ہوجائے گی۔ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ پچاس آدمی گواہی دے دیں تو رویت ہلال (رمضان) ثابت ہوجائے گی۔ وہ رویت ہلال رمضان کے مسئلے کو مقتول کے وجود اور قاتل کے معدوم و نامعلوم ہونے کے وقت قسامت پر قیاس کرتے ہیں۔ یعنی مقتول کے وجود اور قاتل کی لاعلمی کی صورت میں جس طرح کم از کم پچاس آدمی حلفیہ بیان دیتے ہیں تو قاتل کی لاعلمی پر یقین کرلیا جاتا ہے۔ اسی طرح رویت ہلال رمضان کے مسئلہ میں بھی کم از کم پچاس (اہل محلہ) افراد کے چاند دیکھنے سے رویت ہلال رمضان ثابت ہوجائے گی۔

السؤال الثالث (الف) قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَ مُحَمَّدٌ إِذَا دَفَعَ الزَّكٰوةَ إِلٰى رَجُلٍ يَظُنُّهٗ فَقِيْرًا ثُمَّ بَانَ بِأَنَّهٗ غَنِيٌّ أَوْ هَاشِمِيٌّ أَوْ كَافِرٌ أَوْ دَفَعَ فِيْ ظُلْمَةٍ فَبَانَ أَنَّهٗ أَبُوْهُ أَوِ ابْنُهٗ فَلَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ وَ قَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ عَلَيْهِ الْإِعَادَةُ وَ لَوْ دَفَعَ إِلٰى شَخْصٍ ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهٗ عَبْدُهٗ أَوْ مُكَاتَبُهٗ لَا يُجْزِيْهِ.

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ طرفین اور قاضی ابو یوسف کا مدلل اختلاف ④ عبد، مکاتب، مدبر اور ام ولد کو لاعلمی میں زکوۃ ادا نہ ہونے کی وجہ ⑤ عبد، مکاتب، مدبر اور ام ولد میں فرق۔

☆ (۱) **مذکورہ عبارت کا ترجمہ:** امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ نے کہا کہ اگر مزکی (زکوۃ دینے والا) نے کسی آدمی کو فقیر سمجھ کر زکوۃ دیدی پھر ظاہر ہوا کہ وہ آدمی مالدار ہے یا ہاشمی ہے یا کافر ہے یا

www.Bhalli.Info

رات کی تاریکی میں زکوۃ دی پھر ظاہر ہوا کہ وہ اس کا باپ یا اس کا بیٹا ہے تو اس پر زکوۃ کا اعادہ نہیں ہے۔ اور امام ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ اس پر زکوۃ کا اعادہ واجب ہے۔ اور اگر کسی کو زکوۃ دے دی پھر معلوم ہوا کہ وہ اس کا غلام ہے یا اس کا مکاتب ہے تو یہ جائز نہیں۔

☆ **(۲) مذکورہ عبارت پر اعراب:** اگر مذکورہ عبارت پر غور کریں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ **(۳) طرفین اور قاضی ابو یوسفؒ کا مدلل اختلاف:** اگر زکوۃ دینے والے کو معلوم ہوگیا کہ جسے زکوۃ دی گئی ہے وہ زکوۃ کا مصرف نہیں ہے یعنی وہ مالدار ہے یا ہاشمی گھرانے سے متعلق ہے یا کافر ہے یا وہ زکوۃ دینے والے کا باپ ہے یا بیٹا ہے تو اس صورت میں طرفین (امام ابو حنیفہؒ و امام محمدؒ) کے نزدیک یہ زکوۃ دینا جائز ہے۔ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ و امام محمدؒ (طرفین) کے نزدیک اس صورت میں دوبارہ زکوۃ دینا لازم نہ ہوگا بلکہ جو زکوۃ دی جا چکی ہے وہ کافی ہے۔ جبکہ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں زکوۃ ادا نہ ہوگی بلکہ متحری (زکوۃ دینے والا) پر دوبارہ زکوۃ دینا لازم ہوگا۔ (اور متحری نے بطور زکوۃ جو مال دیا ہے وہ بھی اس سے واپس نہ لے) امام ابو یوسفؒ کی دلیل یہ ہے کہ متحری (زکوۃ دینے والا) کو بالیقین معلوم ہوگیا کہ میں نے زکوۃ ادا کرنے میں غلطی کی ہے۔ اور زکوۃ دینے والے کے ان باتوں یا چیزوں پر واقفیت حاصل کرنا ممکن بھی تھا کہ جس کو زکوۃ دی ہے وہ مالدار ہے یا ہاشمی ہے یا نہیں کافر ہے یا مسلمان اس کا باپ یا بیٹا ہے یا نہیں۔ دریں صورت متحری (زکوۃ دینے والا) کو یقین کے ساتھ اپنی غلطی کا بھی علم ہوگیا تو کہا جائے گا کہ زکوۃ کا مصرف نہ پانے کی وجہ سے اس کی زکوۃ ادا نہیں ہوئی۔ چنانچہ زکوۃ ادا نہ ہونے کی صورت میں اعادہ واجب ہوگا۔ مذکورہ مسئلہ کو امام ابو یوسفؒ نے پاک برتن ناپاک برتنوں کے ساتھ مل جانے سے کسی نے بعد از تحری ایک برتن سے وضو کرلیا بعد میں معلوم ہوا کہ اس برتن کا پانی ناپاک تھا۔ چنانچہ وضو کا اعادہ لازم ہوگا۔ اس مسئلہ پر قیاس کیا ہے۔ بقول امام ابو یوسفؒ جس طرح اس صورت میں وضو اور نماز کا اعادہ لازم ہے اسی طرح زکوۃ کا اعادہ بھی لازم ہوگا۔ طرفین (امام ابو حنیفہؒ و محمدؒ) کی دلیل یہ ہے کہ امام بخاری کے بیان کے مطابق معن بن یزید کی حدیث ہے علامہ ابن الہمامؒ نے فتح القدیر میں اور ملا علی قاریؒ نے شرح نقایہ میں یہ حدیث ان الفاظ میں ذکر کی ہے۔ عن معن بن یزید قال بایعت رسول اللہ ﷺ انا و ابی وجدی و خطب علی فانکحنی و خاصمت الیه و کان ابی یزید اخرج دنانیر یتصدق بها او ضعها عند رجل فی المسجد فجئت فاخذتها فاتیته بها فقال واللہ ما ایاك اردت فخاصمته الی رسول اللہ ﷺ فقال لك ما نویت یا یزید ولك ما اخذت یا معن۔ ترجمہ۔ معن بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے اور میرے باپ نے اور میرے دادا نے رسول علیہ السلام سے بیعت کی اور آپ علیہ السلام نے میرے نکاح کا پیغام دیا پھر

آپ علیہ السلام نے میرا نکاح کرایا اور میں نے ایک مسئلہ میں آپ علیہ السلام سے مخاصمہ (جھگڑا) بھی کیا۔ (معین بن یزید نے اس تعارف کے بعد فرمایا) کہ میرے باپ یزید نے کچھ اشرفیاں نکالیں تاکہ ان کو صدقہ کرے پس ان کو مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ دیا۔ پھر میں ان اشرفیوں کو لے کر چلا تو (میرے باپ یزید نے کہا) واللہ میں نے تیری نیت نہیں کی تھی۔ پس میں نے یہ معاملہ دربار رسالت میں پیش کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے یزید تیرے لئے وہ ثواب ہے جو تو نے نیت کی ہے اور اے معن! تیرے لئے یہ اشرفیاں ہیں جو تو نے لے لیں۔ اس حدیث میں یزید کو اعادے کا اور معن کو واپس کرنے کا حکم نہیں دیا ہے۔ حالانکہ معن کو اس کے باپ یزید کے وکیل نے باپ کا صدقہ دیا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد میں اگر غیر مصرف میں زکوۃ ادا کرنے کا علم ہوگیا تو متحری (زکوۃ دینے والا) پر زکوۃ کا اعادہ واجب نہیں ہے بلکہ سابقہ زکوۃ ادا ہوگی۔ لك ما نوت میں ما موصولہ ہونے کی وجہ سے اس حدیث میں عموم ہے یعنی ہر نیت کے صدقہ میں جواز ہے۔ خواہ وہ صدقہ نفلی ہو یا زکوۃ مفروضہ ہو اس کا اجر ملے گا۔ باقی امام ابو یوسفؒ کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ چیزوں پر واقفیت حاصل کرنا ممکن ہے تو یہ علم بطور ظن غالب ہوگا۔ یقین کے طور پر نہیں۔ کیونکہ یہ امر بہت دشوار ہے کہ قطعی طور پر کسی کی محتاجی معلوم کی جائے لہٰذا ان چیزوں میں حکم کی بنیاد اسی اجتہاد اور ظن غالب پر ہوگی جو اس (متحری) کے نزدیک واقع ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر اس کے نزدیک یہ اجتہاد واقع ہوا کہ یہ شخص فقیر ہے تو اس کو زکوۃ دینے سے حکم الٰہی کی اطاعت ہوگی اور زکوۃ ادا ہوگی جب زکوۃ ادا ہوگی تو اعادہ لازم نہ ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

☆ **(۴) عبد، مکاتب، مدبر اور ام ولد کو لاعلمی میں زکوۃ ادا نہ ہونے کی وجہ:** اگر کسی شخص نے (لاعلمی میں) بغیر شناخت کے ایک شخص کو زکوۃ دی پھر معلوم ہوا کہ جسے زکوۃ دی ہے وہ اس کا غلام (عبد) یا مکاتب یا مدبر یا ام ولد ہے تو اس کی یہ زکوۃ ادا نہ ہوگی۔ کیونکہ عبد (غلام بشمول مکاتب، مدبر اور ام ولد) میں مالک ہونے کی اہلیت موجود نہیں اس وجہ سے تملیک بالکل موجود نہیں۔ حالانکہ زکوۃ ادا کرنے کا رکن ہی تملیک (مالک ہونا) ہے۔ اور مکاتب چونکہ رقبہ مملوک اگرچہ یداً آزاد ہے۔ پس ایک اعتبار سے مکاتب اور اس کے مال کا مالک مولیٰ (آقا) ہی ہے۔ اس لئے اپنے مکاتب کو زکوۃ دینے میں تملیک تو موجود ہے لیکن تملیک ناقص ہے۔ جبکہ زکوۃ ادا کرنے کا رکن کامل تملیک ہے نہ کہ ناقص تملیک۔ مدبر و ام ولد کو بھی اسی پر قیاس کیا جائے یعنی ناقص تملیک کے باعث زکوۃ ادا نہ ہوگی۔

☆ **(۵) عبد مکاتب مدبر اور ام ولد میں فرق:** عبد: رقبہ مملوکہ کو کہتے ہیں جو اپنے آقا کا مکمل طور پر غلام ہوتا ہے۔ مکاتب ایسے غلام کو کہتے ہیں جسے آقا نے معینہ رقم ادا کرنے کے بعد آزاد کرنے کو کہا ہو۔ مدبر: ایسے غلام کو کہتے ہیں جسے آقا نے اپنی موت کے بعد آزاد کرنے کو کہا۔ خواہ

www.Bhalli.Info

مدبر مطلق ہو یا مدبر مقید۔ ام ولد: ایسی لونڈی ہوتی ہے جو آقا کے بیٹے کو جنم دیتی ہے۔ ان تمام میں فرق واضح ہے۔

السؤال الثالث (ب) وَ مَنْ طَافَ طَوَافَ الْقُدُوْمِ مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَ لَوْ طَافَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ شَاةٌ وَ إِنْ كَانَ جُنُبًا فَعَلَيْهِ بُدْنَةٌ وَ كَذَا إِذَا طَافَ أَكْثَرَهُ جُنُبًا أَوْ مُحْدِثًا.

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت پر اعراب ② مذکورہ عبارت کا ترجمہ ③ طواف کے لئے طہارت شرط ہونے اور نہ ہونے میں حنفیہ وشافعیہ کا مدلل اختلاف بطرز صاحب ہدایہ ④ و كذا اذا طاف اكثره جنبا او محدثا میں تشبیہ کی وضاحت کرتے ہوئے مسئلہ لکھیں ⑤ مذکورہ عبارت میں فعليه صدقة سے کتنا صدقہ مراد ہے۔

☆ **(۱) مذکورہ عبارت پر اعراب:**

اگر مذکورہ عبارت پر توجہ دیں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ **(۲) مذکورہ عبارت کا ترجمہ:** اور جس نے بحالت حدث طواف قدوم کیا تو اس پر صدقہ ہے۔ اور اگر بے وضو طواف زیارت کیا تو اس پر قربانی کی بکری واجب ہے۔ اور اگر طواف بحالت جنابت کیا تو اس پر بدنہ واجب ہے۔ ایسے ہی طواف کو اکثر بحالت جنابت یا بحالت حدث کیا ہو۔

☆ **(۳) طواف کے لئے طہارت شرط ہونے اور نہ ہونے میں حنفیہ اور شافعیہ کا مدلل اختلاف بطرز صاحب ھدایہ:** حنفیؒ کے نزدیک بغیر وضو طواف قدوم کیا وہ طواف قدوم معتبر ہے یعنی طواف قدوم کے لئے طہارت شرط نہیں البتہ اس (طواف کرنے والے) پر صدقہ واجب ہے۔ اور امام شافعیؒ کے ہاں طواف قدوم کے لئے طہارت شرط ہے۔ شافعیہ کی دلیل یہ ہے کہ رسول علیہ السّلام نے فرمایا الطواف صلوة. طواف نماز کے مشابہ ہے۔ جب طواف نماز کے مشابہ ہوا تو نماز کی طرح طواف قدوم کے لئے طہارت شرط ہوئی۔ حنفیہ کے ہاں طواف قدوم کے لئے طہارت شرط نہ ہونے کی دلیل آیت قرآنی و ليطوفوا بالبيت العتيق. چاہیے کہ لوگ بیت عتیق کا طواف کریں۔ اس آیت میں طہارت وغیرہ کی کوئی قید مذکور نہیں۔ لہٰذا آیت مستدلہ کے اعتبار سے طواف کے لئے طہارت کا ہونا ثابت نہ ہوگا۔ باقی رہی امام شافعیؒ کی مستدلہ حدیث (الطواف صلوة) تو اس کا جواب یہ ہے کہ بظاہر طواف اور نماز کی ذات میں کوئی مشابہت نہیں ہے کیونکہ طواف کی ذات دوران یعنی چکر لگانا ہے اور یہ نماز کی ذات کے منافی ہے۔ اور طواف کو نماز کے مشابہ قرار دینے سے طواف کا حکم نماز جیسا ہونا مراد ہے۔ اور امام شافعیؒ کی مستدلہ حدیث خبر واحد ہے

اور خبر واحد سے کتاب اللہ پر زیادتی کرنا جائز نہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ طواف کے لئے طہارت فرض نہیں ہے۔ کیونکہ حنفیہ کی مستدلہ آیت قرآنی (و ليطوفوا بالبيت العتيق) مطلق ہے۔ اسے خبر واحد کے ساتھ مقید کرنا صحیح نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ طواف کے لئے طہارت شرط نہیں۔

☆ **(۴) و كذا اذا طاف اكثره جنبا او محدثا میں تشبیہ کی وضاحت کرتے ہوئے مسئلہ لکھیں:** اگر محرم نے بغیر وضو کے طواف زیارت کیا تو اس پر بکری کی قربانی واجب ہے۔ کیونکہ اس نے رکن یعنی طواف زیارت میں نقصان پیدا کیا ہے۔ اور رکن میں نقصان پیدا کرنا واجب میں نقصان پیدا کرنے سے زیادہ عبث (برا) ہے۔ چنانچہ جب رکن میں نقص پیدا کرنا زیادہ قبیح (برا) ہے تو اس کی تلافی بھی بڑی شے یعنی بکری سے کی جائے گی۔ اور واجب یعنی طواف قدوم میں پیدا شدہ نقص کی تلافی چھوٹی چیز یعنی صدقہ سے کی جائے گی۔ اگر طواف زیارت جنابت کی حالت میں کیا تو اس پر بدنہ یعنی اونٹ یا گائے واجب ہے۔ حضرت عباسؓ سے یہی مروی ہے۔ چونکہ جنابت بہ نسبت حدث کے زیادہ غلیظ ہے۔ اس لئے حدث اور جنابت کے درمیان فرق ظاہر کرنے کے لئے بوجہ جنابت نقصان کی تلافی بدنہ (اونٹ یا گائے) سے کی جائے گی۔ جبکہ حدث کی وجہ سے پیدا ہوا نقصان کی تلافی بکری سے کی جائے گی۔ اگر اسی طرح طواف زیارت کا اکثر حصہ حدث کی حالت میں کیا تو بکری واجب ہوگی اور اگر طواف زیارت جنابت کی حالت میں کیا تو بدنہ (اونٹ یا گائے) واجب ہوگا۔ کیونکہ شے کے اکثر کا وہی حکم ہوتا ہے جو کل کا ہوتا ہے۔ مشہور قاعدہ ہے کہ للاكثر حكم الكل.

☆ **(۵) مذکورہ عبارت میں فعليه صدقة سے کتنا صدقہ مراد ہے:**

اگر بے وضو طواف زیارت کیا تو اس پر بکری کی قربانی واجب ہوگی۔ اگر بحالت جنابت طواف زیارت کیا تو اس پر اونٹ یا گائے (بدنہ) واجب ہے۔

www.Bhalli.Info

الورقة الرابعة ..... فی الفرائض ..... وفاق المدارس العربية باكستان ..... **شعبان ۱۴۳۱ھ**

ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ..... للبنات ..... مجموع الدرجات ۱۰۰ ..... الوقت ۳ ساعات

ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحی تستحق عشر درجات

السؤال الأول (الف) جد صحیح اور جدہ صحیحہ کی تعریف لکھئے۔ اصحاب فروض میں جتنی عورتیں شامل ہیں ان سب کے صرف نام لکھیں۔ قرآن کریم میں ورثاء کے لئے کتنے حصے مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کو اصطلاح میں کیا کہا جاتا ہے۔ ان کی کتنی انواع ہیں۔ ان کے نام لکھئے اور ان کے درمیان کس قسم کی نسبت پائی جاتی ہے۔ بیان کیجئے۔

الجواب الاول (الف) اس سوال میں چھ امور حل طلب ہیں

① جد صحیح اور جدہ صحیحہ کی تعریف ② اصحاب فروض میں شامل عورتوں کے نام ③ قرآن کریم میں ورثاء کے لئے مقرر حصوں کی تعداد ④ قرآن کریم میں ورثاء کے لئے مقررہ حصوں کے اصطلاحی نام ⑤ قرآن کریم میں ورثاء کے لئے مقررہ حصوں کی انواع مع نام ⑥ قرآن کریم میں ورثاء کے لئے مقررہ حصوں کے مابین موجود نسبت کی قسم۔

☆ **(۱) جد صحیح اور جدہ صحیحہ کی تعریف:** جد صحیح اس جد کو کہتے ہیں کہ میت کے ساتھ اس کا رشتہ جوڑنے کے لئے درمیان میں ماں کا واسطہ نہ ہو۔ جیسے دادا، پردادا وغیرہ۔ جدہ صحیحہ اس جدہ کو کہتے ہیں کہ میت کے ساتھ اس کا رشتہ قائم کرنے میں درمیان میں نانا کا واسطہ نہ ہو۔ جیسے نانی اور دادی۔ یہ دونوں جدہ صحیحہ ہیں۔ کیونکہ نانی کے ساتھ میت کا رشتہ قائم کرنے میں ماں کا واسطہ ہے نانا کا واسطہ نہیں ہے۔ اور دادی کے ساتھ میت کا رشتہ جوڑنے میں باپ کا واسطہ ہے نانا کا واسطہ نہیں ہے۔

☆ **(۲) اصحاف فروض میں شامل عورتوں کے نام:** اصحاب فروض میں آٹھ عورتیں شامل ہیں اور ان کے نام یہ ہیں۔ ۱۔ بیوی ۲۔ بیٹی ۳۔ پوتی ۴۔ حقیقی بہن ۵۔ علاتی بہن ۶۔ اخیافی بہن ۷۔ ماں ۸۔ جدہ صحیحہ۔

☆ **(۳) قرآن کریم میں ورثاء کے لئے مقررہ حصوں کی تعداد:** قرآن مجید میں ورثاء کے لئے مقررہ حصے چھ ہیں۔ ۱۔ نصف ۲۔ ربع ۳۔ ثمن ۴۔ ثلثان ۵۔ ثلث ۶۔ سدس۔

☆ **(۴) قرآن کریم میں ورثاء کے لئے مقررہ حصوں کے اصطلاحی نام:**

قرآن مجید میں مقررہ حصوں کو اصطلاح میں ۱۔ نصف ۲۔ ربع ۳۔ ثمن ۴۔ ثلثان ۵۔ ثلث ۶۔ سدس کہتے ہیں۔

☆ **(۵) قرآن کریم میں ورثاء کے لئے مقررہ حصوں کی انواع مع نام:**

قرآن مجید میں ورثاء کے لئے مقررہ حصوں کے کل دو انواع ہیں۔ اور انہیں نوع اول اور نوع ثانی کہا جاتا ہے۔ نوع اول میں نصف، ربع، ثمن اور نوع ثانی میں ثلثان، ثلث، سدس ہیں۔

☆ **(۶) قرآن کریم میں ورثاء کے لئے مقررہ حصوں کے مابین موجود نسبت کی قسم:** قرآن کریم میں ورثاء کے لئے مقررہ حصوں کے مابین باہمی تعلق کو تضعیف کہتے ہیں۔

السؤال الأول (ب) عصبہ کی کتنی اقسام ہیں۔ عصبہ نسبیہ کی تمام اقسام کی تعریف سپرد قلم کیجئے۔ اگر میت کے ورثاء میں ذوی الفروض اور عصبہ ہوں تو ترکہ کی تقسیم کی کیا صورت ہوگی اور اگر صرف عصبہ ہی ہوں تو کیا صورت اختیار کی جائے گی۔ منع کی تعریف کیجئے اور موانع ارث کے صرف نام لکھئے۔

الجواب الاول (ب) اس سوال میں چھ امور حل طلب ہیں

① عصبہ کی اقسام ② عصبہ نسبیہ کے تمام اقسام کی تعریف ③ میت کے ورثاء ذوی الفروض اور عصبہ ہوں تو تقسیم کی صورت ④ صرف عصبہ ہوں تو تقسیم کی صورت ⑤ منع کی تعریف ⑥ موانع ارث کے نام۔

☆ **(۱) عصبہ کی اقسام:** عصبہ کی دو اقسام ہیں۔ ۱۔ عصبہ نسبی ۲۔ عصبہ سببی۔

☆ **(۲) عصبہ نسبیہ کے تمام اقسام کی تعریف:** عصبہ نسبیہ کی تین اقسام ہیں۔ ۱۔ عصبہ بنفسہ ۲۔ عصبہ بغیرہ ۳۔ عصبہ مع غیرہ۔ عصبہ بنفسہ اس مرد کو کہتے ہیں جس کا میت کے ساتھ تعلق قائم کرنے میں کوئی ام درمیان میں نہ آئے۔ نانا اور ماں کی اولاد شامل نہ ہوں گے۔ عصبہ بغیرہ ان عورتوں کو کہا جاتا ہے جو ذوی الفروض میں سے ہوں اور اپنے بھائیوں کے ساتھ تبع ہو جائیں۔ جیسے بیٹی۔ پوتی۔ حقیقی بہن۔ علاتی بہن۔ عصبہ مع غیرہ۔ وہ عورت ہے جو دوسری عورت کے ساتھ مل کر عصبہ بن جاتی ہے جیسے حقیقی بہن۔ علاتی بہن۔ یہ دونوں بیٹی اور پوتی کے ساتھ مل کر عصبہ مع الغیر بن جاتی ہیں۔

☆ **(۳) میت کے ورثاء ذوی الفروض اور عصبہ ہوں تو تقسیم کی صورت:**

اگر ذوی الفروض سے کچھ مال بچ جائے تو اس کو عصبات نسبی کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔ یعنی تنہا ہونے کی صورت میں پورا مال لے لیں۔

☆ **(۴) صرف عصبہ ہوں تو تقسیم کی صورت:** عصبہ میں جو قرابت میں قریب ہوں گے وہ استحقاق میں بھی (بلحاظ تقسیم) قریب ہوں گے۔ یعنی پہلے بیٹے پھر پوتے پھر پڑپوتے۔ پھر

www.Bhalli.Info

میت کی اصل یعنی باپ پھر دادا کو کہ اس کے نیچے ہو پھر میت کے باپ کا جزء یعنی بھائی پھر بھتیجے کے دادا کا جزء یعنی چچا پھر چچاؤں کی اولاد اگرچہ نیچے ہوں۔ پھر قوت قرابت سے وراثت کی تقسیم میں ترجیح دیے جائیں گے۔

☆ **(۵) منع کی تعریف:** میراث کا سبب موجود ہونے کے باوجود میراث سے روکنے کو منع کہتے ہیں۔

☆ **(۶) موانع ارث کے نام:** موانع ارث چار ہیں اور ان کے نام یہ ہیں:۔ ا۔ رقیت (غلامی) ۲۔ قتل ۳۔ اختلاف دین ۴۔ اختلاف دار یعنی مورث اور وارث میں سے ایک دار الاسلام میں رہتا ہو اور دوسرا دار الحرب میں رہتا ہو۔

السؤال الثاني (الف) زوج وزوجہ اور اخت عینی کے احوال بیان کیجئے۔

الجواب الثاني (الف) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① زوج وزوجہ کے احوال ② اخت عینی کے احوال

☆ **(۱) زوج و زوجہ کے احوال:** زوج کے احوال۔ شوہر (زوج) کی کل دو حالتیں ہیں۔ ا۔ نصف ۲۔ ربع۔ یعنی اگر بیوی فوت ہو جائے اور اس کی مذکر یا مؤنث اولاد موجود ہو تو خاوند کو کل مال سے ربع ملے گا۔ اگر بیوی بے اولاد ہو تو شوہر کو بیوی کے کل ترکہ میں سے نصف ملے گا۔

احوال زوجہ۔ بیوی (زوجہ) کی صرف دو حالتیں ہیں۔ ا۔ ربع ۲۔ ثمن۔ اگر خاوند کی اولاد میں سے کوئی نہ ہو تو بیوی کو ربع (۴۔۱) ملے گا۔ اگر اولاد نہ ہو تو ثمن (آٹھواں حصہ) ملے گا۔

☆ **(۲) اخت عینی کے احوال:** عین بمعنی عمدہ ہے اور حقیقی بہن بھائی عمدہ ہوتے ہیں۔ اس لئے اخت عینی سے حقیقی بہن مراد ہے۔ اخت عینی (حقیقی بہن) کے پانچ حالات ہیں۔ ا۔ نصف ۲۔ ثلثان ۳۔ عصبہ بالغیر ۴۔ عصبہ مع الغیر ۵۔ محجوب۔ اگر بہن اکیلی ہو اور میت کا حقیقی بھائی نیز باپ دادا اور بیٹا پوتا اور بیٹیاں نہ ہوں تو اس کو پورے مال سے نصف حصہ ملے گا۔ اگر بہنیں ایک سے زائد ہوں اور باقی عدمی شرطیں بدستور ہوں تو ان کو دو ثلث ملے گا۔ اگر ان کے ساتھ میت کا حقیقی بھائی بھی ہو تو پھر یہ عصبہ بالغیر بن جائے گی۔ اور دیگر وارثین کے حقوق سے بچا ہوا مال ان کے درمیان مثل حظ الانثیین کے طریقے پر تقسیم کیا جائے گا۔ بشرطیکہ میت کا باپ، دادا، بیٹا، پوتا وغیرہ موجود نہ ہوں۔ عدمی شرائط سے بھی یہی مراد ہے۔ اگر میت کی ایک یا ایک سے زیادہ بیٹیاں موجود ہیں تو پھر اخت عینی (حقیقی بہن) عصبہ مع الغیر بن جائے گی۔ یعنی بیٹیوں کا حق دینے کے بعد جو مال بچے گا وہ حصہ بہن کو ملے گا۔ مثال کے طور پر میت کی ایک بیٹی اور ایک بہن ہو تو نصف حصہ بیٹی کا ہوگا اور

نصف حصہ بہن کا ہوگا۔ اگر دو بیٹیاں ہوں تو ان کو دو ثلث اور بہنوں کو باقی ملے گا۔ اگر میت کا بیٹا یا پوتا یا باپ دادا موجود ہو تو بہنیں محروم ہوں گی۔

السؤال الثاني (ب) اولاد الام (اخیافی بھائی اور اخیافی بہن) اور حقیقی بیٹی کے احوال قلم بند کیجئے۔

الجواب الثاني (ب) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① اولاد الام کے احوال ② حقیقی بیٹی کے احوال

☆ **(۱) اولاد الام کے احوال:** اولاد ام یعنی اخیافی بھائی بہنوں کے احوال۔ اولاد ام کی تین حالتیں ہیں۔ ا۔ سدس ۲۔ ثلث ۳۔ حرمان۔ اگر میت کا ایک اخیافی بھائی یا ایک اخیافی بہن ہو۔ اور میت کا کوئی لڑکا یا لڑکی موجود نہ ہو اور نہ ہی پوتا پوتی وغیرہ اسی طرح میت کا باپ دادا نہ ہو تو اسی ایک اخیافی بھائی یا ایک اخیافی بہن کو پوری جائیداد سے چھٹا حصہ (سدس) ملے گا۔ وہ اخیافی بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو انہیں کل ترکے کا ثلث (تیسرا حصہ) ملے گا۔ اگر میت کی بیٹی یا پوتی بیٹا یا پوتا وغیرہ یا باپ دادا موجود ہوں تو اس صورت میں اولاد ام میراث سے محروم ہوگی۔

☆ **(۲) حقیقی بیٹی کے احوال:** بیٹی کی صرف تین حالتیں ہیں۔ ا۔ نصف ۲۔ ثلثان ۳۔ عصبہ بالغیر۔ اگر میت کی بیٹی اکیلی ہو اور میت کا بیٹا موجود نہ ہو تو اس صورت میں بیٹی کو نصف حصہ ملے گا۔ اگر میت کا بیٹا نہ ہو اور بیٹیاں ایک سے زیادہ ہوں تو پھر ان کو ثلثان (۳۔۲) حصہ ملے گا۔ اگر بیٹی کے ساتھ میت کا بیٹا موجود ہو تو اس صورت میں بیٹی عصبہ بالغیر ہوگی اور دریں صورت للذکر مثل حظ الانثیین کے طریقے پر ان کے مابین جائیداد تقسیم ہوگی۔ یعنی جو کچھ لڑکے کو ملے گا اس کا نصف لڑکی کو ملے گا۔

السؤال الثالث (الف) اَلْعَوْلُ اَنْ يُّزَادَ عَلَى الْمَخْرَجِ شَيْءٌ مِنْ اَجْزَائِهِ اِذَا ضَاقَ عَنْ فَرْضٍ اِعْلَمْ اَنَّ مَجْمُوْعَ الْمَخَارِجِ سَبْعَةٌ اَرْبَعَةٌ مِنْهَا لَا تَعُوْلُ.

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت پر اعراب ② مذکورہ عبارت کا ترجمہ ③ کتنے مخارج میں عول ہوتا ہے ④ کتنے مخارج میں عول نہیں ہوتا ⑤ مسئلہ منبریہ حل کریں۔

☆ **(۱) مذکورہ عبارت پر اعراب:**

اگر مذکورہ عبارت پر غور کریں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ **(۲) مذکورہ عبارت کا ترجمہ:** عول یہ ہے کہ مخرج پر اس کے اجزاء بڑھا دیئے

www.Bhalli.Info

جائیں۔ جبکہ مخرج فرض کے ادا ہونے سے تنگ ہو جائے۔ جاننا چاہئے کہ کل مخارج سات ہیں۔ ان میں سے چار عول نہیں ہوتے۔

☆ **(۳) کتنے مخارج میں عول ہوتا ہے:** تین مخارج میں عول ہوتا ہے یعنی بہنوں کے لئے دو ثلث۔ ماں کے لئے سدس اور شوہر کے لئے نصف ہے۔ قاعدہ کے مطابق مسئلہ چھ سے بنایا گیا مگر سہام مخرج (چھ) سے بڑھ گئے۔ چونکہ سہام آٹھ ہو گئے۔ اور مخرج چھ۔ تو اس (چھ) میں عول کیا گیا۔

مثال۔ ۶ تمبر ۸

میت

ام	اختان یعنی	زوج
۱	۴	۳

اس مثال میں یہ نشان بنا کر اس کے اوپر کا نمبر لکھا گیا۔ تو اب اس کمی میں سب برابر کے شریک ہو گئے۔

☆ **(۴) کتنے مخارج میں عول نہیں ہوتا:** چار مخارج میں عول نہیں ہوتا۔ کل مخارج سات ہیں۔ ۲۔۳۔۴۔۸۔۶۔۱۲۔۲۴۔ ان سات مخارج میں سے پہلے چار مخارج یعنی ۲۔۳۔۴۔۸ میں عول نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان چار میں سہام کبھی مخرج نہیں بڑھتے۔

☆ **(۵) مسئلہ منبریہ حل کریں:**

۲۴ تمبر ۲۷

میت

ام	اب	بنتان	زوجہ
۴	۴	۱۶	۳

اس مسئلہ کو منبریہ کہتے ہیں۔ کیونکہ حضرت علیؓ کوفہ میں منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ آپؓ نے یہاں تک خطبہ پڑھا الحمد لله الذی یحکم بالحق قطعا و یجزی کل نفس بما تسعی و الیه المآب والرجعی. تو سائل نے پوچھا الیس للزوجة الثمن. یعنی بیوی کے لئے ثمن ہوا کرتا ہے۔ اور اس مسئلے میں بیوی کو ثمن (آٹھواں حصہ) نہیں مل رہا ہے۔ کیونکہ ثمن تو اس وقت ہوتا ہے جب بیوی کو چوبیس سے میں سے تین ملتے اور یہاں اس (بیوی) کو ستائیس میں سے تین ملے ہیں تو حضرت علیؓ نے فی البدیہ فرمایا کہ صار ثمنها تسعا یعنی بیوی کو ثمن کے بجائے نواں حصہ ملے گا جیسا کہ اوپر مثال میں موجود ہے۔ یعنی زوجہ کو تین، دو بیٹیوں کو سولہ۔ باپ کو چار اور ماں کو بھی چار حصے ملیں گے۔ یعنی یوں بیوی کو ستائیس میں سے تین حصے ملے۔

السؤال الثالث (ب) مندرجہ ذیل دونوں مسئلے حل کیجئے۔

پہلا مسئلہ (۱۷)

میت

زوج۔ بنات ۴۔ ام

دوسرا مسئلہ (۱۶)

میت

زوج۔ بنت۔ اخت عینیہ۔ اخت علاتیہ۔

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں

① (۱۷)

میت

زوج۔ بنات ۴۔ ام

② (۱۷)

میت

زوج۔ بنت۔ اخت عینیہ۔ اخت علاتیہ۔

①**پہلا مسئلہ** (۱۷)

میت

ام	بنات ۴	زوج
۲	۱۲	۳

اس مثال میں ترکہ کے سترہ حصے ہوں گے۔ ان میں سے تین زوج کو اور بارہ سہام چار بیٹیوں کو اور دو حصے ماں کو ملیں گے۔

دوسرا مسئلہ (۱۶)

میت

اخت علاتیہ	اخت عینیہ	بنت	زوج
محروم	۱	۲	۱
	عصبہ	نصف	ربع

اس صورت میں زوج کو ربع ملے گا اور بیٹی کو نصف اخت عینیہ کو عصبہ ہونے کی وجہ سے باقی ایک ملے گا اور اخت علاتیہ محروم ہوگی

www.Bhalli.Info

شعبان ۱۴۳۱ھ

الورقة الخامسة — فی البلاغة ..... وفاق المدارس العربية باكستان —
ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ..... للبنات ..... مجموع الدرجات ۱۰۰ ..... الوقت ۳ ساعات
ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحى تستحق عشر درجات

السؤال الأول (الف) فَفَصَاحَةُ الْكَلِمَةِ سَلَامَتُهَا مِنْ تَنَافُرِ الْحُرُوْفِ وَ مُخَالَفَةِ الْقِيَاسِ وَ الْغَرَابَةِ فَتَنَافُرُ الْحُرُوْفِ وَصْفٌ فِي الْكَلِمَةِ يُوْجِبُ ثِقْلَهَا عَلَى اللِّسَانِ وَ عُسْرَ النُّطْقِ بِهَا نَحْوُ الظَّشِّ لِلْمَوْضِعِ الْخَشِنِ وَ الْهُعْخُعِ لِنَبَاتٍ تَرْعَاهُ الْإِبِلُ وَ النُّقَاخِ لِلْمَاءِ الْعَذْبِ الصَّافِيْ وَ الْمُسْتَشْزِرِ لِلْمَفْتُوْلِ.

الجواب الأول (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت پر اعراب ② مذکورہ عبارت کی تشریح ③ فصاحت کا لغوی و اصطلاحی معنی ④ غرابت کی تعریف

☆ (۱) مذکورہ عبارت پر اعراب:

اگر مذکورہ عبارت پر غور کریں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ (۲) مذکورہ عبارت کی تشریح: "فصاحت فی الکلمة" کے معنی کلمہ کا تنافر حروف ہے۔ اور تنافر۔ یہ نفرت سے ماخوذ ہے۔ یعنی ایک ہی کلمہ میں ایسے حروف جمع ہوجائیں جن کے اجتماع سے زبان پر ان کی ادائیگی اور تلفظ میں ثقل پیدا ہوجائے۔ جیسے ظش. ھعخع. نقاخ اور مستشزر. طبع سلیم شاہد ہے کہ یہ تمام کلمات زبان پر گراں ہیں۔ ان میں سے ھعخع میں سب سے زیادہ ثقالت ہے۔ اس کے بعد مستشزر میں پھر دوسرے الفاظ میں ثقالت پائی جاتی ہے۔ اور تنافر کی پہچان کا قاعدہ یہ ہے کہ جس کو ماہرین لسانیات کا ذوق صحیح اور طبع سلیم پر ثقیل سمجھے وہ تنافر ہے۔ خواہ حروف کا اجتماع قریب المخارج یا بعید المخارج کے سبب سے ہو یا کسی اور سبب سے ہو۔ چنانچہ فصاحت کلمہ کا مذکورہ تینوں چیزوں سے خالی ہونا ضروری ہے۔ اگر ان تینوں میں سے کوئی ایک بھی کلام میں موجود ہوگا تو کلام فصاحت سے گر جائے گا۔

☆ (۳) فصاحت کا لغوی و اصطلاحی معنی: فصاحت کا لغوی معنی۔ از باب کرم یکرم۔ فصیح صفت ہے۔ بمعنی فصیح ہونا۔ خوش بیان ہونا۔ اگر یہ لفظ (فصاحت) باب فتح یفتح سے ہو تو پھر اس کا معنی ہوگا۔ صبح ظاہر ہونا۔ فصاحت یہ مصدر ہے۔ بمعنی بیان کلام کا تعقید سے خالی ہونا۔ فصاحت کا اصطلاحی معنی۔ کلام میں چند کلمات کے اجتماع سے جو تنافر پیدا ہوتا ہے اس سے ضعف تالیف اور تعقید سمیت وہ کلام خالی ہو۔ بشرطیکہ اس کے تمام کلمات مفردہ فصیح ہوں۔

☆ (۴) غرابت کی تعریف:

جو کلمہ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں واضح نہ ہو اسے غرابت کہتے ہیں۔

السؤال الأول (ب) وَ الْأَصْلُ فِي الْخَبَرِ اَنْ يُلْقٰى لِإِفَادَةِ الْمُخَاطَبِ الْحُكْمَ الَّذِيْ تَضَمَّنَهُ الْجُمْلَةُ كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ حَضَرَ الْأَمِيْرُ اَوْ لِإِفَادَةِ اَنَّ الْمُتَكَلِّمَ عَالِمٌ بِهٖ نَحْوُ اَنْتَ حَضَرْتَ اَمْسِ وَ يُسَمَّى الْحُكْمُ فَائِدَةَ الْخَبَرِ وَ كَوْنُ الْمُتَكَلِّمِ عَالِمًا بِهٖ لَازِمَ الْفَائِدَةِ وَ قَدْ يُلْقَى الْخَبَرُ لِأَغْرَاضٍ اُخْرٰى.

الجواب الأول (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت پر اعراب ② مذکورہ عبارت کی تشریح ③ کبھی کبھی خبر مذکورہ مقصد کے علاوہ دیگر مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے ان میں سے صرف تین مقاصد مع مثال سپرد قلم کیجئے۔

☆ (۱) مذکورہ عبارت پر اعراب: اگر مذکورہ عبارت پر توجہ دیں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ (۲) مذکورہ عبارت کی تشریح: مخبر کے خبر دینے سے دو مطلب ہوتے ہیں۔ ۱۔ سامع کو ایک بات سے آگاہ کرنا۔ ۲۔ اس سے اپنی واقف کاری ظاہر کرنا۔ مثلاً زید آیا۔ (جاء زید) دو غرض سے بولا جاتا ہے۔ ایک تو یہ کہ ناواقف سامع کو زید کے آنے سے آگاہ کردے۔ اور دوسرے اس امر کا اظہار کہ زید کے آنے سے متکلم بھی سامع کی طرح واقف ہے۔ پہلی غرض کو فائدہ خبر اور دوسری غرض کو لازم فائدہ خبر کہتے ہیں۔

☆ (۳) کبھی کبھی خبر مذکورہ مقصد کے علاوہ دیگر مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے ان میں سے صرف تین مقاصد مع مثال: مذکورہ مقصد کے علاوہ دوسرے مقاصد میں استعمال ہونے کا پہلا مقصد مع مثال۔ (دیگر اغراض کے لئے کلام خبری کا استعمال مجازاً ہے حقیقتاً نہیں) استرحام۔ یعنی شفقت اور مہربانی طلب کرنا۔ مثلاً قرآن مجید میں موسیٰ کا کلام۔ رب انی لما انزلت الخ. (اے میرے پروردگار میں تیری نازل کردہ خیر کا محتاج ہوں) ۔ دوسرا مقصد مع مثال۔ کمزوری اور ناتوانی کا اظہار۔ مثال جیسے قرآن مجید میں حضرت زکریاؑ کا کلام۔ رب انی وهن العظم منی واشتعل الرأس شیبا. یعنی اے میرے پالنہار میری ساری ہڈیاں کمزور ہوچکی ہیں اور میرے سر کے بال بھی سفید ہوچکے ہیں۔ تیسرا مقصد مع مثال۔ حسرت اور افسوس کا اظہار۔ جیسے امراۃ عمران کا کلام رب انی وضعتها انثی یعنی اے میرے رب میں نے اسے بچی جنم دی ہے۔

www.Bhalli.Info

السؤال الثاني (الف) وَ أَمَّا النَّهْيُ فَهُوَ طَلَبُ الْكَفِّ عَنِ الْفِعْلِ عَلٰى وَجْهِ الْاِسْتِعْلَاءِ وَ لَهُ صِيْغَةٌ وَاحِدَةٌ وَ هِيَ الْمُضَارِعُ مَعَ لَا النَّاهِيَةِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ قَدْ تَخْرُجُ صِيْغَتُهٗ عَنْ مَعْنَاهَا الْاَصْلِيِّ اِلٰى مَعَانٍ اُخْرٰى تُفْهَمُ مِنَ الْمَقَامِ وَ السِّيَاقِ۔

الجواب الثاني (الف) اس سوال میں چار امورحل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت کی تشریح ③ مذکورہ عبارت پر اعراب ④ نہی کا صیغہ غیر اصلی معنی میں استعمال ہونے کی تین صورتیں مع امثال۔

☆ **(۱) مذکورہ عبارت کا ترجمہ:** اور نہی بطور استعلاء ترک فعل کے طلب کرنے کو کہتے ہیں۔ (طلب فعل کو روکنا نہیں ہے) اور اس کے لئے ایک ہی صیغہ مخصوص ہے اور وہ ہے لائے نہی کے ساتھ والا مضارع ہے۔ جیسے لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها. اور نہی کا صیغہ کبھی اپنے حقیقی معنی سے نکل کر کے ایسے دوسرے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ جو کلام کے موقع اور طرز بیان سے معلوم ہوجاتا ہے۔

☆ **(۲) مذکورہ عبارت کی تشریح:** لا نہی کے لئے ہے۔ اور یہ لا (نہی) طلب ترک کے لئے آتا ہے۔ مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو اسے ساقط کر دیتا ہے۔ اگر آخر میں حرف علت نہ ہو تو اسے جزم دیتا ہے۔ کبھی لائے نہی وجوبی طلب کے لئے آتا ہے۔ یعنی تحریم کے لئے۔ جیسے لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء. ترجمہ۔ میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ۔ یعنی انہیں دوست بنانا حرام ہے۔ کبھی لائے نہی ترک کی تنزیہی طلب کے لئے آتا ہے جیسے لا تنسو الفضل بینکم. ترجمہ آپس میں مہربانی کرنی نہ بھولو۔ یعنی اگر حق واجب نہ بھی ہو تب بھی باہم مہربانی کرنا بہتر ہے۔ اور کبھی لائے نہی دعاء کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے ربنا لا تؤاخذنا. ترجمہ اے ہمارے پالنہار ہماری گرفت نہ کر۔ اور کبھی لائے نہی محض زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے ما منعک ان لا تسجد. ترجمہ۔ تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا۔ اور کبھی لائے نہی صرف دھمکی دینے کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے لا تطعنی. ترجمہ۔ میرا حکم نہ مان، دیکھ تو میں کیا کرتا ہوں۔

☆ **(۳) مذکورہ عبارت پر اعراب:**

اگر مذکورہ عبارت پر غور کریں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ **(۴) نہی کا صیغہ غیر اصلی معنی میں استعمال ہونے کی تین صورتیں مع امثال:**

نہی کا صیغہ غیر اصلی معنی میں استعمال ہونے کی پہلی مثال۔ لا تشمت بی الاعداء. (دعاء کے معنی میں بھی) یعنی اے اللہ! میری تکلیف پر دشمنوں کو ہنسنے کا موقع نہ دے۔ نہی کا صیغہ غیر اصلی معنی میں استعمال ہونے کی دوسری مثال۔ لمن یساویك لا تبرح من مکانك حتی ارجع الیك. (التماس کے معنوں میں) تم اپنے برابر کے آدمی سے کہتے ہو کہ اپنی جگہ سے نہ ہلنا جب تک میں تمہارے پاس لوٹ کر نہ آؤں۔ نہی کا صیغہ غیر اصلی معنی میں استعمال ہونے کی تیسری مثال۔ (تمنی کے معنی میں) لا تطلع۔ ترجمہ۔ روشن نہ ہو۔

السؤال الثاني (ب) وَ أَمَّا الْعَلَمُ فَيُؤْتٰى بِهٖ لِاِحْضَارِ مَعْنَاهُ فِيْ ذِهْنِ السَّامِعِ بِاسْمِهِ الْخَاصِّ نَحْوُ وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ وَ قَدْ يُقْصَدُ بِهٖ مَعَ ذٰلِكَ اَغْرَاضٌ اُخْرٰى.

الجواب الثاني (ب) اس سوال میں چار امورحل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت پر اعراب ② مذکورہ عبارت کا ترجمہ ③ مذکورہ عبارت کی تشریح ④ علم کے استعمال کی دوسری تین اغراض مع امثال

☆ **(۱) مذکورہ عبارت پر اعراب:**

اگر مذکورہ عبارت پر متوجہ ہوں تو معلوم ہوگا کہ اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ **(۲) مذکورہ عبارت کا ترجمہ:** علم کو اس لئے لایا جاتا ہے تاکہ اس کے معنی کو سننے والے کے ذہن میں مخصوص نام کے ساتھ حاضر کیا جا سکے۔ مثلاً و اذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت و اسماعیل. ترجمہ اے پیغمبر اس وقت کو یاد کریں جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیاد اٹھا رہے تھے۔ یہاں پر ابراہیم اور اسماعیل علم ہیں۔ اور کبھی علم سے غرض مذکور کے ساتھ ساتھ دیگر اغراض کا بھی قصد کیا جاتا ہے۔

☆ **(۳) مذکورہ عبارت کی تشریح:** کبھی معرفہ علم کی صورت میں لاتے ہیں تاکہ اس کے نام سے لذت حاصل ہو۔ جیسے کہ اس شعر سے واضح ہے۔

نہ ملا ہے تیرے ناقہ کا پتہ او لیلیٰ　　　چھان ڈالے تیرے مجنوں نے بیاباں کتنے

یعنی اس شعر میں لیلیٰ کا نام عاشق کے ہاں کتنا مزے دار اور لذیذ ہے۔ اور کبھی علم کو بطور تبرک بھی لاتے ہیں۔ جیسے اللہ المنعم الکریم.

www.Bhalli.Info

☆ (۴) **علم کے استعمال کی دوسری تین اغراض مع امثال:** پہلی مثال (بغرض تعظیم) رکب سیف الدولة. یعنی سیف الدولہ سوار ہوئے۔ دوسری مثال (بغرض اہانت) ذھب صخر۔ یعنی صخر چلا گیا۔ صخر کا خاتمہ ہوگیا۔ تیسری مثال (بغرض معنی سے کنایہ کے لئے) تبت یدا ابی لھب ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ گئے۔ چونکہ لہب کے معنی ہیں شعلہ اس لئے یہاں پر اس سے حقیقی شعلہ یعنی جہنم کا مراد لیا گیا ہے اور ابولہب یعنی شعلے والا کہہ کر اس کے مسمّٰی کو جہنمی سے کنایہ کیا ہے۔

السؤال الثالث (الف) القصر تخصیص شئ بشئ بطریق مخصوص و ینقسم الیٰ حقیقی و اضافی فالحقیقی ماکان الاختصاص فیه بحسب الواقع و الحقیقة لا بحسب الاضافة الیٰ شئ آخر نحو لاکاتب فی المدینة اِلَّا عَلِیٌّ اذا لم یکن غیره فیها من الکتاب.

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② قصر اضافی کی تعریف ③ باعتبار حال مخاطب تین اقسام مع امثال ④ قصر کے چار طرق مع امثال۔

☆ (۱) **مذکورہ عبارت کا ترجمہ:** ایک شے کو دوسری شے کے ساتھ ایک مخصوص طریقے پر خاص کرنے کو قصر کہا جاتا ہے۔ اور وہ قصر حقیقی اور اضافی کی طرف منقسم ہوتا ہے۔ قصر حقیقی وہ ہے جس میں اختصاص واقع اور حقیقت کے لحاظ سے نہ ہو کسی دوسری چیز کی طرف نسبت کرنے کے اعتبار سے جیسے لا کاتب فی المدینة الا علی. یعنی شہر میں علی کے سوا کوئی کاتب نہیں ہے۔ یہ جملہ اس وقت کہنا صحیح ہے جبکہ علی کے علاوہ شہر میں کوئی دوسرا کاتب موجود نہ ہو۔

☆ (۲) **قصر اضافی کی تعریف:** جس شے میں کسی معین چیز کی طرف نسبت کرنے کے اعتبار سے اختصاص ہو۔ جیسے ما علی الا قائم. یعنی علی نہیں ہے مگر قائم۔

☆ (۳) **باعتبار حال مخاطب تین اقسام مع امثال:** مخاطب کے حال کے اعتبار سے قصر اضافی کی تین اقسام ہیں۔ ۱۔ افراد جیسے ما علی الا ابکر قصر صفت علیٰ موصوف ما محمد الا رسول (قصر موصوف علیٰ صفت) قصر افراد اس وقت ہوتا ہے جب مخاطب دو چیزوں کو کسی ایک امر میں شریک سمجھے۔ ۲۔ قصر قلب جیسے لا فارس الا علی. لا علی الا فارس. قصر قلب اس وقت ہوتا ہے جب مخاطب متکلم کے خلاف طلب سمجھتا ہو۔ ۳۔ قصر تعیین۔ جیسے ما قائم الا زید. ما زید الا قائم. قصر تعیین اس وقت ہوتا ہے جب مخاطب کا عقیدہ کسی امر غیر معین کا ہو۔

☆ (۴) **قصر کے چار طریق مع امثال:** قصر کا پہلا طریقہ مع مثال۔ نفی اور استثناء ہو۔ جیسے ان ھذا الا ملک کریم (یعنی نہیں ہے یہ مگر ایک قابل قدر فرشتہ) قصر کا دوسرا طریقہ مع مثال۔ انما کا استعمال جیسے انما الفاھم علی (یعنی سمجھ دار تو علی ہی ہیں) قصر کا تیسرا طریقہ مع مثال۔ لا. بل. لکن کے ذریعے عطف کرنا۔ جیسے انا ناثر لا ناظم (یعنی میں نثر کہنے والا ہوں نظم کہنے والا نہیں) انا حاسب بل کاتب (یعنی میں حساب جاننے والا نہیں ہوں بلکہ کاتب ہوں) قصر کا چوتھا طریقہ مع مثال۔ کلام میں جس چیز کو مؤخر ہونا چاہئے اس کو مقدم کرنا جیسے ایاك نعبد (ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں)

السؤال الثالث (ب) یجب الوصل فی موضعین الاول اذا اتفقت الجملتان خبرا أو انشاء و کان بینھما جھة جامعة ای مناسبة تامة ولم یکن مانع من العطف نحوان الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی جحیم و نحو فلیضحکوا قلیلا و لیبکوا کثیرا.

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② فصل اور وصل کی تعریف ③ وصل کا مقام ثانی مع مثال۔

☆ (۱) **مذکورہ عبارت کا ترجمہ:** وصل (بحرف الواؤ) دو جگہوں پر واجب ہیں۔ پہلی جگہ جب دونوں جملے خبری یا انشائی ہونے میں موافق ہوں اور ان دونوں کے درمیان کوئی وجہ جامع نہ ہو۔ یعنی ان میں مناسبت تامہ ہو اور ان دونوں میں عطف سے مانع کوئی شے نہ ہو۔ جیسے ان الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی جحیم. (بے شک نیکوکار لوگ جنت میں ہیں اور بدکار لوگ جہنم میں ہیں) اور جیسے فلیضحکوا قلیلا و لیبکوا کثیراً (چاہئے کہ وہ کم ہنسیں اور زیادہ روئیں)

☆ (۲) **فصل اور وصل کی تعریف:** ایک جملے کا دوسرے جملے پر عطف کرنے کو وصل کہتے ہیں۔ ایک جملے کا دوسرے جملے پر ترک عطف کو فصل کہتے ہیں۔

☆ (۳) **وصل کا مقام ثانی مع مثال:** وصل کا مقام ثانی یہ ہے کہ ترک عطف سے خلاف مقصود کا وہم ہو۔ مثال جیسے لا و شفاہ اللہ. اس شخص کے جواب میں جو تم سے یہ پوچھتا ہو کہ کیا علی بیماری سے ٹھیک ہو چکا ہے۔ تو یہاں واؤ کو ترک کر دینے سے یہ وہم ہوتا ہے کہ تم علی کے لئے بددعاء کر رہے ہو حالانکہ اس قول سے تمہاری مراد علی کو دعا کرنا ہے۔

www.Bhalli.Info

شعبان ۱۴۳۱ھ

الورقة السادسة..... في الأدب العربي ..... وفاق المدارس العربية باكستان

ورقة الاختبار السنوی للمرحلة العالية ..... للبنات ..... مجموع الدرجات ۱۰۰ ..... الوقت ۳ ساعات

ملحوظة: اجب عن احد الشقين من كل سوال فقط ان اجبت بالعربية الفصحی تستحق عشر درجات

السؤال الأول (الف) وَ اَرْجُوْ اَنْ لَا اَكُوْنَ فِيْ هٰذَا الْهَذَرِ الَّذِيْ اَوْرَدْتُهٗ وَ الْمَوْرِدِ الَّذِيْ تَوَرَّدْتُهٗ كَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهٖ بِظِلْفِهٖ وَ الْجَادِعِ مَارِنَ اَنْفِهٖ بِكَفِّهٖ فَاَلْحَقُ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا.

الجواب الأول (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق ④ علامہ حریری کا نام، سن ولادت، سن وفات۔

☆ (۱) **مذکورہ عبارت کا ترجمہ:** اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ نہیں ہوں گا میں اس فضول گوئی میں جس میں پڑ چکا ہوں۔ اس گھاٹ میں جس میں اتر چکا ہوں اپنے کھروں کے ساتھ اپنی موت کے کریدنے والے کی طرح۔

☆ (۲) **مذکورہ عبارت پر اعراب:**

اگر مذکورہ عبارت پر غور کریں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ (۳) **خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:**

خط کشیدہ الفاظ سات ہیں الهذر. اورته. تورد ته. حتفه. بظلفه. الجادع. يحسنون.

الهذر. از باب ضرب یضرب، باب نصر ینصر۔ اگر یہ لفظ (الهذر) باب ضرب یضرب سے آئے تو اس کا معنی ہوگا زیادہ گو ہو جانا۔ اگر باب سمع یسمع سے آئے تو پھر معنی ہوگا کلام کی زیادتی۔ اگر یہ لفظ (الهذر) باب نصر ینصر سے آئے تو پھر معنی بکواس کرنا، فضول باتیں کرنا۔

اورد ته. اس کا مصدر ایراد ہے بمعنی وارد کر دینا۔ اس مقام پر معنی ہوگا۔ کتاب میں لانا۔ ذکر کرنا۔ مجرد میں اس کا مصدر ورودا ہے۔ از باب ضرب یضرب (ورد یرد ورودا) بمعنی حاضر ہونا اور مصدر ورد ہو تو معنی ہوگا پانی کی گھاٹ پر پہنچنا۔

تورد ته. تورد از باب تفعل۔ اس کے تین معنی ہیں۔ ۱۔ سرخ ہو جانا۔ جبکہ ورد (گلاب) سے ماخوذ ہو۔ ۲۔ تکلیف کے ساتھ کسی تنگ جگہ میں گھس جانا۔ ۳۔ غیر مناسب جگہ میں چلے جانا۔ اس مقام پر تورد کا معنی ہے تکلیف کے ساتھ گھس جانا۔

حتفه. حتف یہ اسم جامد ہے۔ اس کی جمع حتوف ہے۔ اس کے تین معنی ہیں۔ ۱۔ خروج ۲۔ موت حتف یعنی بغیر ان یقتله احد. ۳۔ مطلق الموت۔

ظلف. گائے بکری وغیرہ کا سم جس کے اندر شگاف ہو۔ از باب ضرب یضرب۔ بمعنی کھر مارنا

بقول شیخ الادبؒ۔ انسان کے ناخن کو ظفر، اونٹ، خچر، گدھے کے ناخنوں (کھروں) کو خف اور اونٹ کے ناخن کو مسم اور گھوڑے گدھے کے ناخن کو سم بھی کہتے ہیں۔ اور پرندوں کے ناخن کو مخلب کہتے ہیں۔

الجادع. اسم فاعل ہے۔ اس کا مصدر جدع ہے۔ از باب فتح یفتح۔ بمعنی کاٹنا۔ اگر اس لفظ کی اضافت انف کے ساتھ ہو تو پھر معنی ہوگا ناک کاٹنا۔ از باب تفعیل (تجدیع) ہو تو پھر معنی ہوگا عیب دار کرنا۔ از باب مفاعلہ (مجادعہ) بمعنی جھگڑا کرنا از باب تفاعل (تجادع) بمعنی ایک دوسرے کو گالی گلوچ کرنا۔

یحسنون. اس کا مصدر احسان بمعنی کوئی اچھا کام کرنا از ب باب افعال۔

☆ (۴) **علامہ حریری کا نام، سن ولات، سن وفات:** علامہ حریری کا نام ابو محمد قاسم ہے ان کا سن ولادت ۴۴۶ھ ہے۔ علامہ حریری کا سن وفات ۵۱۶ھ ہے۔

السؤال الأول (ب) فَرَاَيْتُ فِيْ بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخِلْقَةِ عَلَيْهِ اُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَ لَهٗ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ وَ هُوَ يَطْبَعُ الْاَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهٖ وَ يَقْرَعُ الْاَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهٖ وَ قَدْ اَحَاطَتْ بِهٖ اَخْلَاطُ الزُّمَرِ اِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ.

الجواب الأول (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق ④ مذکورہ عبارت کون سے مقامہ سے لی گئی ہے۔

☆ (۱) **مذکورہ عبارت کا ترجمہ:** پس دیکھا میں نے ایک شخص کو حلقہ (گول دائرہ) کے درمیان جو کمزور خلقت والا تھا اس پر سیاحت کا ساز وسامان تھا۔ نوحہ کرنے والے کی طرح اس کے لئے رونے کی آواز تھی۔ اور حال یہ ہے کہ وہ سجع بندی کو اپنے موتیوں جیسے نفیس الفاظ کے ساتھ بنا رہا تھا۔ اور لوگوں کے کانوں کو اپنے وعظ کی ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ کھٹکھٹا رہا تھا۔ تحقیق اس حضرت صاحب کا مختلف جماعتوں کے لوگ ہالہ کے چاند کے ساتھ احاطہ کرنے کی مثل احاطہ کر چکے تھے۔

☆ (۲) **مذکورہ عبارت پر اعراب:**

اگر مذکورہ عبارت پر غور کریں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ (۳) **خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:**

خط کشیدہ الفاظ سات ہیں بهرة. اهبة. الاسجاع. جواهر. الاسماع. زواجر. الهالة.

بهرة. از بات فتح یفتح۔ یہ وسط کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اور غلبہ کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اس لفظ (بهرة) کی جمع بُهر بروزن ظلم جمع ظلمة ہے۔ بقول الاصمعی یہ لفظ بهرة الشی سے ماخوذ ہے۔ یعنی وسط اس مقام پر بهرة کا معنی وسط ہے۔

www.Bhalli.Info

اهبة. اس لفظ کا معنی ہے سامان سفر۔ اس کی جمع اہب آتی ہے۔ اس لفظ (اہب) کا مجرد مستعمل نہیں۔ البتہ اس کے ابواب مزید سے آتے ہیں۔ مثلاً باب تفعیل سے تاہیبا۔ باب تفعل سے تاہبا بمعنی تیار ہونا۔

الاسجاع. یہ لفظ سجع کی جمع ہے۔ از باب فتح یفتح بمعنی ایسی کلام کرنا جو ایک نمونہ پر ختم ہو۔ سجع کا لغوی معنی۔ کبوتر کی آواز ہے۔ اور فن بدیع میں اجزاء الفواصل علی قافية واحدة. چنانچہ اگر مقفی ہم وزن ہوں تو یہ سجع مطرف ہے۔ اور اگر شعر کے چار ٹکڑے کئے جائیں اور ہر ایک ٹکڑا دوسرے سے ہم وزن اور ہم قافیہ ہو تو اسے سجع مشطر کہتے ہیں۔ اگر شعر کے تین ٹکڑے کریں اور ہر حصہ ہم وزن ہو لیکن قافیہ بخلاف ہو تو اسے سجع تسمیط کہتے ہیں۔ اور ایک شعر اور نظم میں دو ایسے جملے لانا جس کا ہر لفظ دوسرے کے ساتھ ہم وزن و ہم قافیہ ہو تو اسے سجع مرصع کہتے ہیں۔

جواهر. یہ لفظ جوہر کی جمع ہے اور وہ جوهرة کی جمع ہے۔ بمعنی موتی۔

الاسماع. یہ لفظ سمع کی جمع ہے بمعنی کان۔ قرع الاسماع سے کان میں اپنی آواز پہنچانا۔ سنانا مراد ہے۔ سمع سمعا بمعنی سننا۔ جیسے سمعنا و اطعنا. از باب افعال ہو تو جیسے اسماعاً یا باب تفعیل سے ہو جیسے تسميعا تو معنی ہوگا سنانا۔ اگر باب افتعال سے ہو جیسے استماعا تو معنی ہوگا کان لگا کر سننا جیسے فاستمعوا له و انصتوا.

زواجر. یہ لفظ زاجرة کی جمع ہے جو زجر سے ماخوذ ہے۔ از باب نصر ینصر بمعنی ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔ جھڑکنا۔ از باب افتعال ہو جیسے ازدجار تو پھر معنی ہوگا ڈانٹنا جیسے مافيه مزدجر ان الزجر طرد بصوت. تو زجر کا معنی ہٹا دینا۔ منع کرنا۔ آواز کے ساتھ دفع کرنا ہوگا۔

الهالة. اس لفظ کی جمع ھالات آتی ہے۔ از باب نصر ینصر۔ ھال ھولا بمعنی چاند کا دائرہ۔ اگر یہ باب نصر ینصر سے ہو تو اس کا معنی ہوگا خوفناک کرنا۔ اگر یہ باب تفعیل سے ہو (تهويل) تو معنی ہوگا خوف دلانا۔ اگر یہ باب تفعل (تهولا) سے ہو تو معنی ہوگا خوفناک ہونا۔

☆ (۳) مذکورہ عبارت کون سے مقامہ سے لی گئی ھے:

مذکورہ عبارت المقامة الاولی الصنعانیہ سے لی گئی ہے۔

السؤال الثاني (الف) وَ لَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ بُرْهَةً يُنْشِئُ لِيْ كُلُّ يَوْمٍ نُزْهَةً وَ يَدْرَأُ عَنْ قَلْبِيْ شُبْهَةً إِلٰى أَنْ جَدَحَتْ لَهُ يَدُ الْإِمْلَاقِ كَأْسَ الْفِرَاقِ وَ أَغْرَاهُ عَدَمُ الْعِرَاقِ بِتَطْلِيْقِ الْعِرَاقِ وَ لَفَظَتْهُ مَعَاوِزُ الْإِرْفَاقِ إِلٰى مَفَاوِزِ الْآفَاقِ وَ نَظَمَتْهُ فِيْ سِلْكِ الرِّفَاقِ خُفُوْقُ رَايَةِ الْإِخْفَاقِ.

الجواب الثاني (الف) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ خط کشیدہ کلمات کی لغوی و صرفی تحقیق۔

☆ (۱) مذکورہ عبارت کا ترجمہ: اور ٹھہرے ہم اس پر ایک مدت۔ پیدا کرتا تھا میرے لئے ہر دن تر و تازگی اور دور کرتا تھا شبہات کو میرے دل سے۔ یہاں تک کہ اس کو بھوک کے ہاتھ نے حرکت دی فراق کے پیالے کی طرف برانگیختہ کیا۔ اس کو عراق کے چھوڑنے کے ساتھ ہڈی کے نہ ہونے نے اور پھینکا اس کو سہولت اور نرمی کی عدم موجودگی نے۔ زمانے کے اطراف اور اس کو مسافروں کے دھاگے میں تنگی کے جھنڈے کی حرکت نے پرویا۔

☆ (۲) مذکورہ عبارت پر اعراب: اگر مذکورہ عبارت کو غور سے دیکھیں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی و صرفی تحقیق:

خط کشیدہ کلمات چھ ہیں۔ برهة. نزهة. جدحت. اغراه. لفظته معاوز. مفاوز.

برهة. کچھ زمانہ۔ از باب فتح یفتح بمعنی کاٹنا۔ از باب سمع یسمع بمعنی سفید ہونا۔

نزهة. تازگی۔ سیر و تفریح۔ از باب کرم۔ بمعنی برائی سے دور ہونا۔ تر و تازہ ہونا۔ از باب تفعیل (تنزیہ) برائی سے دور کرنا۔

جدحت. از باب فتح یفتح بمعنی خلط ملط کرنا۔ حرکت دینا۔ یہ لفظ (جدحت۔ ستو ملانے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ از باب تفعیل (تجديح) ملانا۔ مجدح وہ چمچ جس سے ملایا جائے۔

اغراه. از باب نصر ینصر۔ اس کا مصدر اغراء ہے۔ بمعنی بھڑکا دینا۔ یہ غرا یغرو سے ماخوذ ہے۔ بمعنی چمٹ جانا۔ اگر یہ از باب سمع یسمع سے ہو تو پھر معنی ہوگا فریفتہ ہو جانا۔

لفظته معاوز. لفظته ای رمته والقته (پھینکنا۔ ڈالنا) معاوز یہ لفظ عوز کی جمع ہے۔ جس کے معنی ہیں کسی چیز کا ضرورت کے وقت نہ ملنا۔ یا یہ لفظ معوز کی جمع ہے۔ جو مصدر میمی ہے۔ اس کا لغوی معنی ہے پرانا کپڑا اور مرادی معنی ہے تنگدستی۔ از باب نصر ینصر۔ اگر یہ باب سمع یسمع سے ہو تو پھر اس کا معنی ہوگا محتاج ہونا۔

مفاوز. یہ مفازة کی جمع ہے بمعنی نجات، کامیاب، ہلاکت، بیابان۔ اگر یہ باب نصر ینصر سے ہو تو اس کا معنی ہے کامیاب ہونا جیسے اولئك هم الفائزون. اگر یہ لفظ باب افعال سے ہو تو اس کا معنی ہوگا کامیاب کرنا۔ اگر یہ باب سمع یسمع سے ہو تو پھر معنی ہے نفع، اعانت۔

السؤال الثاني (ب)

أَكْرِمْ بِهِ أَصْفَرَ رَاقَتْ صُفْرَتُهُ ... جَوَّابَ آفَاقٍ تَرَامَتْ سَفْرَتُهُ

مَأْثُوْرَةٌ سُمْعَتُهُ وَ شُهْرَتُهُ ... قَدْ أُوْدِعَتْ سِرَّ الْغِنٰى أَسِرَّتُهُ

وَقَارَنَتْ نُجْحَ الْمَسَاعِيْ خَطْرَتُهُ ... وَ حُبِّبَتْ إِلَى الْأَنَامِ غُرَّتُهُ

الجواب الثاني (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ اشعار پر اعراب ② مذکورہ اشعار کا ترجمہ ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق ④ اكرم به کا کیا صیغہ ہے۔

www.Bhalli.Info

تھکاوٹ تھی۔ تاکہ طلب کروں کسی میزبان کو یا حاصل کروں روٹی۔ بس چلایا مجھے چلانے والی بھوک نے اور قضاء نے جس کی کیفیت رکھی گئی ہو العجب یہاں تک کہ کھڑا ہوا میں ایک گھر کے دروازے پر۔

☆ (۲) مذکورہ عبارت پر اعراب:

اگر مذکورہ عبارت پر غور کریں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ (۳) کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق:

خط کشیدہ الفاظ پانچ ہیں مرامی الغربة لفظتنی۔ سجا۔ الدجی۔ الوجی۔ حادی الشعب۔

مرامی الغربة لفظتنی۔ مرامی یہ لفظ مرماة کی جمع ہے۔ یا مرمیٰ کی جمع ہے۔ بمعنی کمان یا پھر مرمی کی جمع ہے بمعنی تیر۔ الغربة کا معنی سفر ہے۔ لفظتنی۔ یہ لفظ سے ماخوذ ہے۔ جس کے لغوی معنی پھینک دینے کے ہیں۔

سجا۔ — یہ سجاوة سے مشتق ہے۔ از باب نصر ینصر۔ بمعنی سکون۔ چھا جانا۔ تاریکی ہونا۔ جیسے والیل اذا سجی۔

الدجی۔ یہ لفظ دجیة کی جمع ہے بمعنی اندھیرے جیسے الدجی سواد الیل۔

الوجی۔ بمعنی بوجہ تھکاوٹ۔ ٹانگوں (پاؤں) میں تکلیف ہونا۔

حادی الشعب۔ حادی یہ لفظ حدی سے ماخوذ ہے۔ یعنی اونٹوں کو تیز چلانے کے لئے شتربان کا گیت گانا۔ اس کی جمع حداة آتی ہے۔ الشعب۔ الجوع مع التعب۔ یعنی بھوک سے تھکاوٹ۔

☆ (۴) و جراب کفؤاد ام موسیٰ میں تشبیہ کی وضاحت:

جراب کفؤاد ام موسیٰ۔ جراب یعنی ان جرابی فارغ۔ یعنی میرا تھیلا زادِ راہ سے ایسے خالی تھا جیسے ام موسیٰ کا دل۔ اس میں اشارہ فؤاد ام موسیٰ فارغاً الآیة کے قول کی طرف ہے۔ اس میں اپنی خستہ حالی کو ام موسیٰ کے دل کے خالی ہونے سے تشبیہ دی ہے۔ یعنی جس طرح فرعونیوں نے ام موسیٰ سے موسیٰ علیہ السلام کو چھیننے کی کوشش کی اور ام موسیٰ نے اپنے لخت جگر کو ایک صندوقچے میں ڈال کر سمندر میں ڈال دیا تھا۔ اور ام موسیٰ کی گود (قلب) خالی ہوگئی۔ اسی طرح ابوزید سروجی کا وہ تھیلا بھی خالی ہوگیا۔ جس میں زادِ راہ تھا۔

مکتبہ قاسمیہ ملتان پاکستان

www.Bhalli.Info

☆ (۱) مذکورہ اشعار پر اعراب:

اگر مذکورہ اشعار پر توجہ دیں تو اس پر اعراب موجود ہیں۔

☆ (۲) مذکورہ اشعار کا ترجمہ: کیا ہی خوب ہے اس کی زردی اچھی لگتی ہے۔ اطراف کے چکر کاٹنے والا ہے اس کے لمبے چوڑے سفر ہیں۔ منقول ہوتا ہے اس کا ذکر اور اس کی شہرت۔ تحقیق ودیعت رکھا گیا ہے غناء کا راز اس کی لکیروں میں۔ اور ملی ہوئی ہے کوشش کرنے والے کی کامیابی کو اس کی حرکت اور محبوب کی گئی ہے لوگوں کی طرف اس کی زینت

☆ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق:

خط کشیدہ الفاظ سات ہیں راقت. ترامت. اودعت. استرته. قارنت. المساعی. غرته.

راقت. یہ لفظ روق سے ماخوذ ہے۔ از باب نصر ینصر۔ صیغہ واحدہ مؤنثہ غائب۔ بمعنی فریفتہ کرنا۔ تعجب میں ڈالنا۔

ترامت. بمعنی باہم تیر اندازی کرنا۔ اور مؤخر ہوجانے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ مجرد میں از باب ضرب یضرب بمعنی پھینکنا۔ کقوله تعالى و ما رميت اذ رميت ولكن الله رمى.

اودعت. واحدہ مؤنثہ غائب مجہول از باب افعال بمعنی ودیعت (امانت) رکھا گیا۔

استرته. یہ لفظ سرار کی جمع ہے بمعنی خطوط۔ نقوش۔

قارنت. ای صاحبت. ایک چیز کو دوسری شے کے ساتھ ملانا۔ یہ لفظ باب ضرب یضرب اور نصر ینصر سے ہے۔ جیسے وقرن الاساری فی الحبال. قیدیوں کو رسیوں میں باندھ لے۔ قال تعالی مقرنين في الاصفاد. یعنی زنجیروں میں جکڑے ہوئے۔

المساعی. یہ لفظ مسعی کی جمع ہے۔ از باب فتح یفتح۔ بمعنی کوشش۔ سعیا۔ کوشش کرنا۔ جیسے وسعی فی خرابها

غرته. از باب فتح یفتح۔ بمعنی خوبصورت چہرے والا ہونا۔

☆ (۴) اکرم بہ کیا صیغہ ھے: اکرم بہ فعل تعجب کا صیغہ ہے۔ بمعنی وہ کس قدر باعزت ہے۔

السؤال الثالث (الف) فَقَالَ اَرْعَى الْجَارَ وَ لَوْ جَارَ وَ اَبْذُلُ الْوِصَالَ لِمَنْ صَالَ وَ اَحْتَمِلُ الْخَلِيْطَ وَ لَوْ اَبْدَى التَّخْلِيْطَ وَ اَوَدُّ الْحَمِيْمَ وَ لَوْ جَرَّعَنِيَ الْحَمِيْمَ وَ اُفَضِّلُ الشَّفِيْقَ عَلَى الشَّقِيْقِ وَاَفِيْ لِلْعَشِيْرِ وَ اِنْ لَمْ يُكَافِيْ بِالْعَشِيْرِ.

الجواب الثالث (الف) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق ④ چوتھے مقامہ کو دمیاطیہ کیوں کہتے ہیں۔

☆ (۱) مذکورہ عبارت کا ترجمہ: پس اس نے کہا میں اپنے پڑوسی کی حفاظت کرتا ہوں۔

اگرچہ وہ ظلم کرے۔ اور خرچ کرتا ہوں میں محبت کو اس شخص کے لئے جو حملہ کرے اور ساتھی کی تکلیف کو برداشت کرتا ہوں اگرچہ ظاہر کرے وہ منافقت کو اور میں دوست سے محبت کرتا ہوں۔ اگرچہ وہ مجھ کو گرم پانی پلائے۔ اور ترجیح دیتا ہوں میں دوست کو حقیقی بھائی پر اور پورا پورا حق دیتا ہوں دوست کو اگرچہ وہ مجھے دسویں حصے کا بدلہ نہ دے۔

☆ (۲) مذکورہ عبارت پر اعراب:

اگر مذکورہ عبارت پر غور کریں تو اس پر اعراب لگے ہوئے ہیں۔

☆ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق:

خط کشیدہ الفاظ چھ ہیں۔ ارعی. جار. ابدی. الحميم. وافی. یکافی.

ارعی. از باب فتح یفتح۔ مراد لحاظ۔ رعایت کرنا۔ مرادی معنی حفاظت کرنا۔ صیغہ واحد متکلم۔ ارعی یعنی میں حفاظت کرتا ہوں۔

جار. سیدھے راستے سے انحراف کرنا۔ ظلم و زیادتی کرنا۔ از باب نصر ینصر (جار یجور جورا)

ابدی. یعنی اظہر۔ اس عبارت میں مرادی معنی ہے جو منافقت ظاہر کرے۔

الحميم. مخلص۔ دوست۔ جیسے ولا صديق حميم اس کی جمع احماء آتی ہے۔ اور حمیم کا معنی گرم پانی بھی ہے۔ اس کی جمع حمائم آتی ہے۔ جیسے وسقوا ماء حميماً حما از باب نصر ینصر۔

وافی. از باب ضرب یضرب (وفا یعنی وفاء) بمعنی پورا کردینا۔

یکافی. یہ لفظ مکافات سے مشتق ہے۔ بمعنی برابری اور مقابلہ بدلہ دینا۔

☆ (۴) چوتھے مقامہ کو دمیاطیہ کیوں کھتے ھیں: چوتھے مقامہ کو دمیاطیہ اس لئے کہتے ہیں یہ مقامہ ایک قدیم شہر دمیاط کی طرف منسوب ہے۔ جو مصر سے تین فرسخ دور دریائے شور کے کنارے واقع ہے۔ اور دریائے نیل بھی وہیں ختم ہوجاتا ہے۔

السؤال الثالث (ب) فَقَالَ اِنَّ مَرَامِيَ الْغُرْبَةِ لَفَظَتْنِيْ اِلَى هٰذِهِ التُّرْبَةِ وَ اَنَا ذُوْ مَجَاعَةٍ وَّ بُؤْسَى وَ جِرَابِيْ كَفُؤَادِ اُمِّ مُوْسٰى فَنَهَضْتُ حِيْنَ سَجَا الدُّجٰى عَلٰى مَا بِيْ مِنَ الْوَجٰى لِاَرْتَادَ مُضِيْفًا اَوْ اَقْتَادَ رَغِيْفًا فَسَاقَنِيْ حَادِي السَّغَبِ اِلٰى اَنْ وَقَفْتُ عَلٰى بَابِ دَارٍ.

الجواب الثالث (ب) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں

① مذکورہ عبارت کا ترجمہ ② مذکورہ عبارت پر اعراب ③ کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق ④ و جراب كفؤاد ام موسى میں تشبیہ کی وضاحت۔

☆ (۱) مذکورہ عبارت کا ترجمہ: پس اس نے کہا میرا مقصود غربت ہے۔ مجھے اس مٹی کی طرف پھینکا ہے اس حال میں کہ میں بھوک والا تھا اور تنگی والا تھا۔ اور خالی تھیلے والا تھا۔ مثل خالی ہونے موسیٰ کی ماں کے دل کے۔ جس وقت رات چھا چکی تھی کھڑا ہوا میں باوجود یکہ میرے ساتھ

www.Bhalli.Info